بہت دلچسپ ہے اپنی کہانی
کہو تو ہم سنائین کچھ کہین سے

ڈاکٹر کی بیٹی

سر والٹر اسکاٹ کے تاریخی ناول سرجنس ڈاٹر کا لکھنوی

شستہ زبان مین ترجمہ

جس مین

ایسٹ انڈیا کمپنی اور ٹیپو سلطان والی میسور کے زمانہ کے

[illegible] حالات دلچسپ پیرایہ مین بیان ہوے ہین

حسب فرمایش

بابو بہر چندر داس جتنا بھارگو ٹکسیلر و پبلیشر نمبر ۱۵ امین آباد پارک لکھنؤ

باہتمام

سیٹھ کندن لال مالک مطبع

سیٹھ کندن لال پریس لکھنؤ مین چھپا

۱۹۱۱ع

مختصر فہرست کتب ناول وغیرہ کتبخانہ بہار گو اسکول بک ڈپو امین آباد لکھنؤ

مرد میدان کامل ہر دو حصہ

(ترجمہ) پولینڈ کے دار السلطنت وارسا کے عجیب و غریب تاریخی واقعات روسیون کے ظلم و ستم کے عبرت ناک حالات نہایت ہی دلکش پیرایہ مین بیان ہوئے ہین عشق و محبت کی چاشنی پر مٹی ہوئی طبیعتونکی دل بستگی کیلئے مس جبین ہلن کے حسن گلو سوز اور جانباز رالفو کی عشق و محبت کے دلفریب واقعات بھی موجود ہین - ایک طرف روسی سپاہ اور جوانان پولینڈ کی خوفناک معرکہ آرائیون - و پر اسرار رالفو کی حیرت انگیز کار روائیونکا تذکرہ تصویر حیرت بنا تا ہے - تو دوسری طرف عاشق و معشوق کے راز و نیاز کا مسرت خیز منظر دلکو بے قابو کر دیتا ہے غرضکہ ایک ایسا البم ہے جسمین سوز و ساز - یاس و حرمان - حسرت و ارمان - درد و درمان ناکامی و کامیابی ہجر و وصل وغیرہ مختلف قسم کے صدہا فوٹو نظر آتے ہین - ترجمہ کا رنگ بھی نہایت اشتیاق افزا ہے حجم تقریبًا ..۸ صفحات (قیمت تین روپے ۳؏)

دھوکا یا طلسمی فانوس

انگلستان کے جادو نگار مصنف جی ڈبلو رینالڈس کے دلفریب نتیجہ خیز ناول (اسٹر ٹمو تھینر بک کیس) کا اردو ترجمہ جسمین دلاویز پیرایہ مین دکھایا گیا ہے کہ دنیا کے معاملات کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ - اور بادی النظر مین جو کچھ نظر آئے اسپر اعتبار کرکے راے قائم کرنے چاہئیے - سلسلہ وار قصون کی دلچسپی بغیر ختم کئے کتاب چھوڑنے کی اجازت نہین دیتی - مترجمہ ڈیڑا دوہ پنچ قیمت عا

اشک حسرت

نہایت ہی دلچسپ و معنی خیز فسانہ جسمین پردہ اور عقد بیوگان کی ضرورتین دردانگیز اور موثر پیرایہ مین دکھائی ہین - اور ان جذبات کی ہو بہو تصویر کھینچی گئی ہے - جو بے پردگی کی بدولت شرم و حیا عفت و عصمت کا خون کرتے ہین اور ان مشکلات کا پورا چربہ اتارا گیا ہے جو بیوہ کو دُبدھے مین ڈال رکھنے سے پیش آتے ہین - مصنفہ جناب وحشی نگرامی قیمت عا

رزم و بزم کامل ہر دو حصہ

اردو زبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول قنوج کے والی راجہ جے چند و اور سلطان شہاب الدین فاتح ہندوستان کے شکست و فتح کا با اثر قصہ - غازیان اسلام و راجپوت کی شجاعت و بسالت کا اعلیٰ نمونہ - حسن و راز و نیاز عشق کے سوز و ساز کی اصلی تصویر قصے کی عمدگی مضامین کی بندش دیکھنے سے ظاہر ہوگی - مصنفہ منشی امداد علی صاحب مصنف البرٹ بل وغیرہ - (قیمت دو روپیہ عہ)

نشتر

نئے رنگ نرالے طرز کا فسانہ - ایک نہایت سچے فارسی زبان کے قصے کا ترجمہ بہت ہی پر اثر - نہایت ہی معنی خیز - بلا کا دلچسپ از بس قابل دید ہے - ممکن ہے نہین کہ ایک بار پڑھکر - دوبارہ پڑھنے کو جی نہ چاہے

ڈاکٹر کی بیٹیا

مسودہ ۱

جراحت دل

باب پہلا

[illegible] صاحب [illegible] جو بوڑھے صاحب

[illegible] انگریز [illegible]

[illegible] کثیر اٹھاتا ہے ان میں زیادہ ناشکر

[illegible] ناشکر گذار اور احسان فراموش ہے

[illegible] دیہات میں رہتے ہیں [illegible] ان کے مطب کا خاص مقام [illegible]

[illegible] ڈاکٹر صاحب کو چالیس [illegible] تک [illegible]

[illegible] بعض اوقات

[illegible] خدا کی پناہ [illegible] بیچارے

[illegible] جنگل [illegible] وقت [illegible]

[illegible] پہاڑ [illegible]

[illegible] ضروری [illegible]

[illegible] کیا تو واہ [illegible] سے ڈاکٹر صاحب کو [illegible]

[illegible] نہایت قلیل البضاعت [illegible] عیش و آرام [illegible] نصیب

ہوتا ہے اور [illegible] قلت کا [illegible] افراط آسائش۔

دولت و امارت بلکہ عیش و عشرت کے نتیجے میں محروم رہتے ہیں۔

اگر چار پانچ برس کی محنت مشقت میں اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کے کسی نے کچھ پس انداز بھی کیا تو [illegible]

کھلا پلا دیا [illegible] دعوت کہ [illegible] رس [illegible] اک رکابی طعام [illegible]

دعوت [illegible] کوئی عورت گانوں بھر میں ایسی نہیں جس کو اپنے پیارے بچوں کی [illegible]

کے واسطے ڈاکٹر صاحب سے جلاب کی پڑیا یا تھوڑا سا رینڈی کا تیل لانا پڑا ہو [illegible]

ایک قسم کے نیم حکیم جن کو بیس برس تک ڈاکٹر صاحب نے اپنے یہاں پناہ دی تھی

ڈاکٹر کی بیٹی

تک کی گھروں کی عورتیں نکلوانا بنانا پیش رکھا جانتی ہیں ذرا ذرا سی بات میں ڈاکٹر
نہیں بلکہ تیں اگر خدانخواستہ کسی شخص کو بخار نے زیادہ ستایا یا کسی اور بیمار مریض نے
البتہ ڈاکٹر صاحب کی تلاش ہوتی ہے مگر باینہمہ ڈاکٹر کو مہلت نہیں ہے کہ
مکانات پر مریض کو آکے تو ڈاکٹر صاحب کو قرب و جوار کے دیہات میں جانا
کی وہ کیفیت آدھی رات کی وہ تاریکی کہ خدا کی پناہ راستہ وہ ہولناک کہ معاذ اللہ انجان
دل دو پہر ڈر جائے اگر بالکل ناتجربہ کار ہو تو سہم کر وہیں دم توڑ دے بلکہ ڈاکٹر صاحب
چنیں کہاں گھوڑے پر سوار ساتھ میں سائیس نہ خدمتگار ایک لگاتے چلے جاتے
ہیں راستہ ایسا تنگ کہ ذرا بھی پاؤں پھسلے تو غڑاپ سے دلدل میں ذرا اوپر چڑھے پہاڑ
سے منہ کے بل خیر جب ان مصیبتوں کو جھیل جھال کر ڈاکٹر صاحب کی محنت ٹھکانے لگی خدا خدا کر کے
مسافت طے ہوئی منزل مقصود پر پہنچے تو خدمت یہ ملی کہ کسی مریض کی دوا دی کو دیکھا
کی صورت دیکھی ان والی کا کام کریں یا کسی کو مفارقت دائمی یعنی عدم سے سفر سے
طرہ یہ کہ سب غریب مفلس گھر میں بھونی بھانگ نہیں اگر کسی نے ہمت کی تو
کی کمائی پیٹ سے بچی بچائی ڈاکٹر صاحب کے نذر کی تو لو کو ان کا زار دیکھ کر رحم آتا ہے لینے سے
انکار کرتے ہیں محنت جسمانی کا بیان کرو ایک نعمت دے آتی ہیں مسٹر منگو پارک سیاح افریقہ
جنہوں نے عشرت و عسرت دونوں کا مزہ چکھا تھا فرماتے تھے کہ افریقہ کے گرم ریگستانی میدانوں
میں پھر نا دریاؤں کے سوتے ڈھونڈھنا بسر و چشم قبول مگر خدا نہ کرے کہ کسی بیچارے ہمارے وطن کے
ڈاکٹروں کی طرح گلی گلی خاک چھاننا نصیب ہو صاحب ممدوح اپنے حالات بیان فرماتے ہیں کہ مجھکو
ایک دفعہ اپنے مکان سے بیس کوس کے فاصلہ پر جانا پڑا تمام رات جاگتا رہا ایک عورت بیچاری درد زہ
کی ماری جان بلب تھی رہی تڑپ رہی تھی بارے خدا خدا کر کے جانب مشرق سے آفتاب طلوع ہوا اور
ادھر صاحب زادہ نے زمین پر قدم رکھا عورت کی جان بچی مگر اس شب بیداری اور خدمتگزاری
کے معاوضہ میں ایک ادبالا ہوا آلو اور کٹورا بھر دودھ ملا (زہے نصیب!) مگر یہ آپ کو بھی غنیمت
سمجھے اور حسب عادت حاجت روائی عالم میں ویسی ہی دلسوزی اور جانفشانی کرتے رہے۔
غرضکہ تمام خطہ اسکاٹلینڈ میں کوئی مخلوق ایسا نہیں جسکی محنت زیادہ بڑی اور معاوضہ کم ہو
اگر کوئی ہے تو ڈاکٹر صاحب کا گھوڑا جسکا پیٹ بھرنا اور کھانا تھوڑا دانہ نہ گھاس سواری نوبنو
ڈاکٹر میکڈونلڈ بیک گرے موضع مذکور واقعہ اضلاع متوسط اسکاٹلینڈ میں رہتے تھے لڑکپن کی زندگی

کے دن تھیں آمدنی اور دوا دوش میں پورے کرتے تھے عمر تو چالیس سے کچھ ہی زیادہ تھی
روز محنت اور جانفشانی پر آمادہ مطلب خوب دل لگا کے کرتے۔ مریضوں کو خوب دیکھتے تشخیص
اور تجویز کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے۔ رفتہ رفتہ اسقدر شہرت حاصل کی وہ دیانت بہم پہنچائی
کہ لوگ کہا کرتے تھے آپ ایسے طبیب حاذق ہو کر ناحق ایسے اوجاڑ شہر میں پڑی اوقات ضائع
کرتے ہیں کسی بڑے شہر میں جا کر رہیے یا لندن میں جو دارالسلطنت ہے آپ کو چاہیے کہ مطلب
کیجیے۔ آمدنی کی ترقی اور حسن سے زندگی بسر ہو۔ مگر وہ ایسے کب جاہلوں کی باتیں سنتے ڈاکٹر صاحب
کا مزاج نہایت سادہ تھا اپنی بال بچے آدمی تھے تکلف سے نفرت شان شوکت سے گریز
بڑے آدمیوں کی صحبت سے اجتناب خوشامد سے بیزار ایسی صحبتوں سے جہاں تمام تر وقت
سلام کرنا پڑے دور بھاگتے آمدنی کا دم بھرتے مگر نہیں انہوں نے خود سوچا نہ انکے کسی
بدخواہ نے سوچ لیا کہ ایک ادنےٰ سی روکھائی میں ڈاکٹروں کی قدر و منزلت زیادہ
اور شہرت بڑھ جاتی ہے۔

ڈاکٹر کیرے کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ تھی چونکہ آدمی تھے نہایت عقلمند
بمقدار علم رکھتے تھے خواہشیں محدود کہ صرف آمدنی سے زیادہ نہ ہو عقلمندوں کا قول ہے کہ
جتنی کملی دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ۔ اس دو ہزار روپیہ کی آمدنی کیواسطے ڈاکٹر صاحب
کو سال بھر میں پانچ ہزار کوس کی مسافت طے کرنا پڑتی تھی دو گھوڑے بھی خرید
نے مول لیے تھے بعد چندے ڈاکٹر صاحب کی طبیعت تنہائی سے گھبرائی
کسی مونس غمگسار کی تلاش دامنگیر ہوئی گاؤں کے ایک شریف کی صورت دلربا کی
دیکھ کر پیغام بھیجا وہ بھی راضی ہو گیا چنانچہ شادی ہو گئی اب کیا تھا میاں بی بی کی
نہایت چین سے گذرنے لگی خسر صاحب کی آمدنی پانچ روپیہ ماہوار اور خدا کے فضل
سے چھ دونی بارہ اولادیں۔ غرض کہ بیبی ملی تو وہ اتنے سے بھی کم ترتیبات گھر ہے کی جانتی
تھی کہ جس شخص کی آمدنی سوا سو روپیہ ماہوار کی ہو اسکے گھر میں وہ ہوگا جو راجہ
کے یہاں بھی نہ ہوگا انکی آمدنی کو دولت بے انتہا سمجھ کر سن و سال کا کچھ لحاظ نہ کیا
اگرچہ انکا فرق تھا کہ نوجوان لوگ ڈاکٹر صاحب کو بڈھا ڈاکٹر کہتے تھے۔ آہ شادی
ہے ڈاکٹر صاحب کی خانہ آبادی تو ہو گئی مگر عورت تھک جام اور زرد بلا دہ مرجھا سے لڑکی
ہوا یعنی کوئی اولاد جس سے آنکھوں کو نور دل کو سرور ہوتا پیدا نہ ہوئی ڈاکٹر صاحب

نے اکثر لوگوں کو دوا کے ذریعے مرنے نہ دیا تھا مگر افسوس القاسم محروم اپنے واسطے
کوئی نسخہ ہاتھ نہ آیا مشیت ایزدی سے بندہ مجبور ہے نہ معلوم اوسنے کیا بہتری تصور کی تھی
ایک روز گرمی کے موسم میں شام کے وقت کیا دیکھتے ہیں کہ تین ضعیف عورتیں ڈاکٹر صاحب
کے دولت خانہ کی طرف بتحاشا دوڑی چلی آتی ہیں ڈاکٹر صاحب کے مکان کا صدر
دروازہ لب سڑک سے کسی قدر ہٹ کر تھا اور قطعہ زمین بطور صحن پیش دروازے کے
ایک ٹوٹے پھوٹے احاطہ سے گھرا ہوا تھا اور دوسرا نہیں پر اتنا پہلے میں دس بیس پھول بوٹے
درخت لگا دیے گئے اور یہی ڈاکٹر صاحب کا نظر باغ کہلاتا تھا۔ دروازہ پر ایک تختی
لگی تھی جس پر جلی حروف میں ایم اے ڈاکٹر وغیرہ وغیرہ لکہا تہا۔ اون عورتوں کو
اس طرح بے تحاشا دوڑتے ہوئے دیکھ کے دو چار بے فکرے نوجوان شراب کے
نشہ میں مست قریب کے شراب خانہ سے نکل کے خوب زور سے قہقہہ لگانے اور
تالیاں بجانے لگے ایک نے کہا واہ بی واہ کیا کہنا۔ ذرا سنبھل کے۔ ہاں دیکھیں
کون جیتتا ہے کسکے ہاتھ بازی رہتی ہے دوسرے نے کہا بھائی جو آگے نکل جائیگی میں
ایک ٹکا اسکو دونگا غرضکہ یونہیں جو جسکے جی میں آیا کہنے لگا۔

ڈاکٹر صاحب کی بی بی نہایت بھولی بھالی سیدہی سادہی نیکبخت تھیں۔ یہ شور
و غل سنکے فوراً اوٹھیں اور ڈاکٹر صاحب کو پکارا کہ للہ ذرا ادہر آکر دیکھو تو
بیگ ٹامسن کی اماں سیمسن اور ایلین جیکب کس زور سے دوڑتی آ رہی ہیں گویا شرط
باندہ کر دوڑی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بیچارے اپنا پسینہ پونچھتے تیز تیز دروازے سے سڑک سے
لت پت چلے آتے تھے کوٹ پتلون اوتارے تھے اور اون کے سامنے سوکھنے
کیواسطے پھیلایا تہا یہ خبر سنی فوراً سمجھ گئے کہ ضرور کچھ مطلب ہوگا کوئی نہ کوئی مرض
آتا ہے مگر خیریت اتنی ہے کہ خبر لانے والوں کے بشرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجھے زیادہ دور نہ
جانا پڑیگا۔ یہ سوچتے ہوئے ڈاکٹر صاحب دروازہ کے قریب پہونچے کہ لڑکی سیمسن بھی
سامنے آ کھڑی ہوئی اپنے دوڑنے کی بازی تو جیتی مگر سراسیمہ و مضطر بدحواس بحال ابتر
وہاں پہونچی ہانپتے ہانپتے دم پہول گیا تھا منہہ سے آواز مطلق نہ نکلتی تھی پیر سے
دوپٹہ الگ اوڑا جاتا تھا سنبھالنے کی طاقت نہ تھی بولنے کی بہت کوشش
کی مگر آواز غائب اتنے میں بیگ ٹامسن پہونچی اور پکاری۔ مسز سیمسن کی لڑکی

وقت مین ایک ایسی آواز کان مین پہونچی حضور مدد۔ فوراً مدد دینا یہ آواز الیسی جانب
کی تھی [illegible] کشش [illegible] بھاگا [illegible] کچھ کچھ آواز بھی
سنتے تھے [illegible] اونے کہا حضور یہ نہو کہ سب [illegible] ڈاکٹر صاحب نے ایکو خبر پہونچائی
ہے سب [illegible] الزام [illegible] مستحق ہون یہ سب [illegible] بیہودہ بکتی ہین [illegible] کا عہد مجھکو
[illegible] وہ نیکر آئین کیا ہم نہین دور کر
[illegible] خوب [illegible] ہونے لگی [illegible] چلنے والے یہ باتین سنا اگ
سنتے تھے ڈاکٹر [illegible] مجھے زیادہ [illegible] کہنے لگی کہ او مرد واجب [illegible]
[illegible] کیون ناحق یہان [illegible]
راستہ [illegible] سب چلے گئے [illegible] ڈاکٹر صاحب نے عورتون سے پوچھا کہ یہ لیڈی کون ہے
اور یہان [illegible] ایک [illegible] دوڑتی ہوئی [illegible] قریب تھی
اس عرصہ مین [illegible] اس بھی درست ہو گئے [illegible]
ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ صاحب جو اس گاڑی مین سوار ہین بڑے امیر ہین [illegible]
[illegible] ہین ہم انکو سمجھا کر لے آئے ہین کہ آپ ناحق کیون تکلیف اٹھاتے
چلیے ڈاکٹر صاحب [illegible] جیسے آپ اپنا مریضون والا کمرا [illegible] کو دیدیجے
یہ مرہ ڈاکٹر صاحب [illegible] ایسے مریضون کو [illegible] نظر رکھنا چاہیے
کھڑا نے اور [illegible] اس گاڑی مین صرف دو شخص تھے ایک مرد دوسری
عورت۔ مرد سوار [illegible] پوشاک پہنے گاڑی سے اترا اور ڈاکٹر صاحب کے کان
مین کچھ [illegible] اسکو یقین ہوا کہ لیڈی صاحب کو بھی آرام ملیگا وہ [illegible]
سے [illegible] گیا عورت [illegible] ڈاکٹر صاحب اور اونکی بی بی
کے سپرد کیا [illegible] ایک تھیلی اشرفیون کی نکالکر ڈاکٹر صاحب
کے ہاتھ پر رکھی اور کہنے لگا کہ سردست یہ آپکی نذر ہے براہ مہربانی قبول فرمایئے آیندہ اور
خدمت کیجائیگی وضع حمل کا وقت قریب ہے دیکھیے کسی طرح کی تکلیف نہو خرچ کی طرف سے
مطلق اندیشہ نہ کیجیے گا جو درکار ہوگا ایک سے ہزار تک دونگا اب سب آپ کے سپرد [illegible]
مین [illegible] جاکر اترتا ہون جس وقت بچہ پیدا ہو فوراً اطلاع دیجیے گا۔ یہ غریب الوطن اور
ایک امیرزادی ہین مین چاہتا تھا کہ انکو انڈین برگ لیجاؤن مگر وہان پہونچنا نہوا الخ

فی الحال وہ ارادہ بھی ملتوی رکھا گیا۔ جو آپکی خدمت مین اسوقت ظاہر کیا گیا یا چلتے چلتے [illegible]
اوس شخص نے بتاکید کہا کہ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ہرگز خوف نہ کیجئے گا۔ [illegible]
بلا تکلف لے لیجئے گا مگر جتنی جلد ممکن ہو انکو سفر کے لائق کر دیجئے۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا حضور
کل امر موت یا حیات [illegible] اسمین میرا اختیار نہین۔ خدا کی جو مرضی ہو۔ وقت [illegible]
نہین ہو سکتا عجب کا تعجب [illegible] ہو [illegible] کہ [illegible] آپ [illegible] کیا جائے یا
ظلم و [illegible] کو خدا نے بڑی طاقت بخشی ہے یہ کہکر ایک [illegible] اشرفیون کی [illegible] سے [illegible]
ڈاکٹر صاحب کو پیشکش کی ڈاکٹر نے متعجب ہو کر کہا جناب مین آپ [illegible] معاوضہ [illegible]
[illegible] مول نہین لے سکتے جو کچھ آپنے مجھکو پیشتر دیا ہے وہ انکی خبرگیری اور [illegible] لوازم ضروری
کے واسطے کافی ہے اور روپیہ آپ [illegible] جلد یا بعد [illegible] لینا میری [illegible] کے خلاف ہے
حتی الامکان محنت اور جانفشانی مین کوئی [illegible] کمی نہ [illegible] گا آپ [illegible] خاطر جمع رکھیے
انشاء اللہ وہ بہت جلد سفر کے لائق ہو جاینگے آپ [illegible]
جاتا ہون تا ہم اسی وقت [illegible] کی ضرورت ہو اوسکی ہمسے نہ کیجیو اسلئے [illegible] لیے [illegible]
[illegible] کا کچھ بندوبست نہین کیا [illegible] کا انتظام ابھی [illegible]
ڈاکٹر صاحب سے کہا ایک [illegible] بات [illegible] لیجئے آپ کون
لوگ نہین سمجھتے ہین ڈاکٹر نے [illegible] مین [illegible] جانتا ہون [illegible]
بشارت ہے بہر حال [illegible] اپنا مطلب سمجھا دیتا ہون [illegible]
پاتا ہون مسافر نے [illegible] ہے کہا [illegible]
ڈاکٹر نے کہا کچھ مطلق نہین مگر مسافر نے نہایت [illegible] کہا [illegible]
[illegible] اوسطرح اب فرانسیسی [illegible] گا [illegible]
[illegible] لائے اگر روپیہ [illegible] مجبوریت لیجیے پھر ڈاکٹر [illegible] زبانی [illegible] کا نام کیا
ہے [illegible] کیا لیکن بیکار وہ یہ جملہ ختم کو نہ پہونچا تھا کہ مسافر [illegible] اوٹھا [illegible] ٹھہر جائیے اور
[illegible] وقت ہم لوگ آپ سمجھ لین گے اتنا کہکر اوس مسافر نے [illegible] لبادہ [illegible]
[illegible] کر ادھر [illegible] اکیطرف چلتا ہوا نظر آیا وہان پہونچکر گاڑی بان کو رخصت کیا
[illegible] وہ ایک کوٹھری [illegible] اور کہدیا کہ کوئی ہمارے پاس سوا ڈاکٹر کے نہ آنے پاوے
[illegible] ڈاکٹر صاحب مریضہ کے کمرے کی طرف چلے [illegible] نہایت متعجب [illegible]

سادہ مزاجی اور بھولے ہیں کے انکا تعجب بدرجۂ خوف و تردد پہونچ گیا تھا بی بی نے
میاں کو آتے دیکھکر کہا کہ کچھ کہنے سنا یہ تو عجب قسم کی عورت معلوم ہوئی عیسائیوں کی طرح
ایک بات نہیں کرتی۔ ڈاکٹر نے کہا ہاں ہاں معلوم ہے۔
بی بی۔ اے ہی وہ تو برقع سے اپنا سر اور گردن بالکل چھپائے ہیں جو ہٹاؤ تو بہت بگڑتی ہیں۔
ڈاکٹر۔ اس سے ہمکو کیا مطلب تم اونکو برقع چہرے پر ڈالے رہنے دو ہمارا اسمیں کیا نقصان ہے
بی بی۔ معقول نقصان کی آپ نے ایک ہی کہی نہیں شریف اور نیک چلن عورتیں
اسطرح منہ چھپائے ہوئے صورت بنائے انکے خدا کرے ہیں۔
ڈاکٹر۔ بچہ تو خیر وہی ہوگا جو اونیک چلنی کا ہو یا بدچلنی کا لیکن بات یار اسے ان فقروں کا وہ آمد
خیر نمکو ایسی کیا کچھ بھی ہے کہ خواہ مخواہ اوسکا دل دکھا دیا۔ یہ کہکر ڈاکٹر صاحب اپنی
مریضہ کے بستر کی جانب تشریف لیگئے دیکھا تو درحقیقت ایک سیاہ باریک ریشمی برقع سے منہ
چھپائے بیٹھی ہے ایسا برقع اکثر شہروں میں کارآمد ہوتا ہے یا امیر زادی عورتیں سفر میں استعمال
کرتی ہیں خیر ایسے مقام پر پہونچ ہی ڈاکٹر صاحب کے پاؤں کی آہٹ اوس عورت نے سنی اور
خوف سے کہ مبادا بی بی کی طرح ڈاکٹر بھی برقع ہٹانے کی کوشش نہ کریں فوراً اپنا ہاتھ
چہرہ پر رکھ لیا مگر ڈاکٹر صاحب نے فرانسیسی زبان میں تسلی دی کہ ڈریئے نہیں آپکا حکم
بسر و چشم بجا لائینگے آپ کی مرضی کے خلاف کوئی امر وقوع میں نہ آئیگا آپ شوق سے
برقع ڈالے رہئے جب آپ کا جی چاہے اوتار ڈالیے گا ہم اسکے ہٹانے کیواسطے ضد نکرینگے
یہ سنکر اوس عورت کو ڈھارس ہوئی ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی زبان میں ڈاکٹر صاحب کا
شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر صاحب رخصت ہوئے اور باتوں کی فکر کرنے لگے انھیں عورتوں میں
سے اوس عورت کو جو سب سے پہلے خبر لائی تھی دائی کا کام سپرد ہوا اور دوسری کا بڑھیا کی بیٹی
کو دایہ کا عہدہ ملا اور تیسری کی پوتی کو خدمتگاری کے واسطے مقرر کیا ان فکروں سے بے
فکر ہوکے ایک بجے کے قریب ڈاکٹر صاحب ہمراہیں اوس مسافر کے پاس گئے اور بہا
ولادت فرزند ارجمند مبارک ہو زچہ بھی بخیریت ہے مسافر یہ خبر فرحت اثر سنکر ظاہر نہایت
خوش ہوا اور کہنے لگا ڈاکٹر صاحب اوس لڑکے کو عیسائی کرنا چاہیئے اس کار خیر میں تعجیل
ضرور نہیں فوراً انتظام کیجئے ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا صاحب من کیا جلدی ہے یہ بھی
ہو جائیگا مسافر نے قطع کلام کرکے کہا حضرت میرا تو اور خیال ہے میں رومن کیتھلک

ہون اور چونکہ شاید مجھکو [illegible] مین چاہتا ہون کہ میرا بیٹا
میرے [illegible]
[illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible]
[illegible] شخص [illegible]
[illegible]
کس بات [illegible]
[illegible]
آونگا [illegible] ڈاکٹر [illegible]
صاحب [illegible]
ڈاکٹری کا کام [illegible] تو میری
نوجی انجیل [illegible]
معاملہ مین [illegible]
[illegible] انشاء اللہ [illegible] شریک [illegible]
آپ خود بذات خاص [illegible] فرمایئے خدا ہو [illegible]
مین آپکا [illegible] مطلب سمجھ گئے دوسرے روز مسافر [illegible] پادری اور [illegible] اور [illegible]
ڈاکٹر صاحب کے مکان پر آیا سب لوگ معاون [illegible] کے ایک کوٹھری مین [illegible]
کرنیکے واسطے بند کر دیے گئے جب پادری اور گواہ چلے گئے مسافر نے ڈاکٹر صاحب [illegible]
کہا کہ وہ تو ابھی سفر کے لائق نہین ہین اور مجھکو اشد ضرورت [illegible] تو جاتا ہون [illegible]
روز کے بعد پھر آونگا تب تک وہ بخوبی سفر کے لائق ہو جاوینگی او نکو اپنے ہمراہ لیجاونگا۔
ڈاکٹر۔ بھلا اس لڑکے کا نام کیا رکہا جاوے اور اوسکی مان کا کیا نام ہے۔
مسافر۔ لڑکے کا نام رچرڈ۔
ڈاکٹر۔ تو صاحب خاص نام ہوا خاندانی نام کیا ہوگا علی ہذا اوسکی مان کا بھی نام بتلایئے
بلکہ آپ اور زیادہ ترین اوسکو اپنے مکان مین بے نام و نشان نہین رکھ سکتا۔
مسافر۔ اچھا اوسکو اپنے گانون کے نام سے پکاریے۔ مڈل باسیا آپکے گانون کا نام ہے
ڈاکٹر۔ جی ہان۔
مسافر۔ خیر تو والدہ کا نام مسز مڈل ماس لڑکے کا نام رچرڈ مڈل ماس اور میرا نام

نام تھیوڈل باس رکھا

اسی نام سے مسٹر تھیوڈل باس کو جب جس چیز کی ضرورت ہوگی بھیجے گی یہ کہکر اپنے جیب سے نوٹوں کی تھیلی جیب سے نکالکر ڈاکٹر صاحب کو دی مگر ڈاکٹر نے لینے سے انکار کیا اور کہنے لگے آپ مجھکو معاف کیجیے میری تو [illegible] خدمت میں حاضر ہونا چاہیے یہ روپیہ آپ بی بی کے حوالہ کیجیے وہ اپنے ہاتھوں سے خود صرف کریں۔ مسافر وہ نہایت بھولا بھالا [illegible] آپ کا [illegible] شخص [illegible] ہیں اگر کوئی نوٹ دیکھے تو [illegible] معلوم ہوگا کہ [illegible] ہے ڈاکٹر صاحب [illegible] اس لڑکی کا نام رکھا تھا [illegible] اور امورات خانگی [illegible] سپرد کئے اور [illegible] روپیہ صرف [illegible] حالات [illegible] مسافر نے کسی [illegible] اور جالاکانہ ضرورت کے [illegible] ظاہر ہوتی تھی مسافر کے اور سب حرکات سے بھی ظاہر تھا [illegible] وہ ہرگز نہیں چاہتا [illegible] اور کسی باتوں میں دست اندازی یا [illegible] استفسار کرے۔ غرضکہ ان سب باتوں کو دیکھکر ڈاکٹر صاحب کو یقین کامل ہوگیا [illegible] شخص اسے کہیں سے بھگا لایا ہے [illegible] شخص نہایت عالی خاندان [illegible] دولت میں مگر شادی خفیہ ہوئی ہے اور چال چلن سے بھی ثابت ہے ڈاکٹر صاحب کا مزاج تو نہایت ہی سادہ تھا [illegible] پسند کرتے تھے [illegible] کرنیکی عادت نہ تھی جب ہوسکا [illegible] یہ بھی دیکھا کہ [illegible] عورت کے [illegible] نہ تھی علاوہ [illegible] ہر وقت متردد اور مغموم رہنے سے بھی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ بیچاری مصیبت کی ماری بغیر نکاح شرعی اپنے والدین کے گھر سے بھاگ آئی ہے۔ جب تھیوڈل باس (یعنی وہی مسافر) تھوڑی دیر اوسکے ساتھ تخلیہ میں گفتگو کرکے رخصت ہونے لگا وہ اور بھی متردد ہوئی ڈاکٹر صاحب نے اپنے دل میں سوچا ع

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ اب تو ہم توکل باللہ بیٹھے ہیں یقیناً وہ کچھ روز کے بعد ضرور آویگا لیکن یہ عجب معاملہ ہے کہ بالکل ظاہر اور پھر بالکل پوشیدہ لیکن اگر وہ شخص اس بیچاری ستم رسیدہ کے ساتھ ویسا ہی سلوک

[illegible] چاہیے جیسا کہ اکثر شوہرون نے غریب عورتون کیساتھ کیا ہے تو کیا ہوا
[illegible] اور سکوت گیا تھا میں ہرگز پسند نکرونگا کہ وہ اسے میرے مکان میں چھوڑکر خود
نوکر چلا جائے زیادہ روپیہ چھوڑ جانے سے اور بھی زیادہ شک پیدا ہوتا ہے شاید
[illegible] دیکر اوسنے آنسو پونچھنا چاہیے خیر جو ہو سو ہو ہمیں انجام بخیر کرے بہر حال ہمکو
مناسب ہے کہ حتی الوسع اس عورت کی بہبودی کے واسطے کوشش کریں
بعد ازاں رخصت ہو کر چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر صاحب اپنی نرفیہ کے کمرہ میں گئے
دیکھے کیا ہیں سب کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے زچہ کی حالت نہایت پریشان آنکھوں سے
آنسو جاری بیہوشی طاری دل میں قلق چہرے کا رنگ فق خوب بیتاب بیتاب ہو کر رو رہی
ہے ہچکیوں کے صدمہ سے قریب مرگ ہو رہی ہے ڈاکٹر صاحب تو ایک ہی گرگ باران
دیدہ سرد و گرم چشیدہ تجربہ کار تھے سوچے کہ اسوقت دوا دارو سے کام نہ نکلے گا
اس درد کا علاج تو بس یہی ہے غنیمت ہے نوزائیدہ بچے کو لا کے گود میں ڈالدیا ماں نے
اپنے لخت جگر کو یا گوشۂ جگر کو پایا کبھی اول تو کچھ آنسو نثار کئے بعد ازاں جو مامتا نے
جوش کیا تو چھاتی سے لگا دل ٹھنڈا کیا بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ پہلوٹی کا بچہ
ہے پھر محبت کا کیا ٹھکانا تھا ڈاکٹر صاحب ہر روز دیکھتے تھے کہ اوس عورت کو سوائے
دن گننے اور منٹ گننے کے اور کچھ کام نہ تھا کہ کب شوہر (اگر وہ درحقیقت شوہر تھا)
واپس آوے کبھی خبریں منگا کر دیکھتے کبھی اپنی گھڑی اور دونکی گھڑی سے ملاتی کبھی
قرب و جوار کے دیہات اور شہرونکا فاصلہ دریافت کرتی مگر اس احتیاط اور ہوشیاری
کے ساتھ کہ کسی کو کچھ ثابت نہو کبھی دل ہی دل میں دنونکا شمار کرتی کبھی کچھ انگلیون پر
گنتی کبھی اپنے شیرخوار بچہ کو دیکھکر خوب روتی کبھی آہستہ آہستہ اوس سے باتیں
کرتی جسکے لہجہ اور الفاظ سے ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہوتا تھا کہ پرتگالی زبان ہے۔
ایک روز وہی پادری صاحب اوس سے ملاقات کے واسطے آئے اول تو اوسنے
انکار کیا مگر لگی بری ہوتی ہے اس خیال سے کہ شاید شوہر کی خبر لائے ہوں اپنے پاس
بلا لیا مگر پادری صاحب چند ہی لمحہ بیٹھے ہونگے کہ چیں بجبیں ہو کر اوٹھے یا یون
واپس آئے اور لاکھ چھپاتے رہے مگر ڈاکٹر صاحب پر چشم و ابرو سے ظاہر ہو گیا کہ
ناخوش ہیں اوس روز سے پھر کبھی پادری صاحب نے صورت نہ دکھائی اگر عورت

جب ایک مہینہ تک یہ ہوئی تو پادری صاحب کے تشریف لائے اور آتے ہی [illegible] تجربہ کرانے سے اونکو بڑی تسلی ہوئی۔

ایک دن یہ نازنین اپنے گھر مین تنہا بیٹھی تھی کوئی نوکر چاکر موجود نہ تھا تنہائی مین چہرہ زیبا سے برقع ہٹا دیا کہ اتنے مین ڈاکٹر صاحب ٹہلتے ٹہلتے ادھر آ پہونچے [illegible] بگڑ [illegible] روشن [illegible] آفتاب ڈاکٹر صاحب [illegible] تک [illegible] سمجھے [illegible] اونھین [illegible] مگر [illegible] محبت کے جوش سے ننگ و ناموس کو خیرباد کہہ کے بغیر [illegible] لیے [illegible] ڈاکٹر صاحب کو اوس کی حالت زار خاطر فگار پر ازحد رحم [illegible] گھر [illegible] پہونچا دی اور دیگر لوازمات سے پوشیدہ [illegible] کر دی [illegible] دیتے [illegible] پڑی اوس روز سے کھانا پینا [illegible] کسی [illegible] سر خوان پر [illegible] سے حضرت [illegible] پر دونو [illegible] صحت جسمانی اور آرام [illegible] دو دن [illegible] وہ بیچاری نے اپنے ہمدم و غمگسار کے انتظار مین [illegible] جب دو روز ختم ہو گیا اور [illegible] نہ آیا تو اضطراب [illegible] گھڑیون [illegible] کلیجہ ہاتھون [illegible] چھپائے آتش فراق سے جگر جلتا [illegible] تین روز اور بھی گذر گئے اور [illegible] کوئی خط آیا [illegible]

نہ قسمیے نہ فقطے نہ حکایتے نہ خبرے
بچپان و ہم تسلی دل بیقرار خود را

اب تو ڈاکٹر صاحب بھی گھبرائے کچھ تو اپنا خیال کچھ اوس نازنین کا تردد کہ بیشک اوس جوان کے دل مین کچھ ایسی سمائی تھی کہ اوس عورت کو بے یار و مددگار میرے گلے کا ہار بنا کر چھوڑ گیا بدقت ڈاکٹر صاحب نے چاہا کہ اس بارے مین گفتگو کرین اس عقدہ سربستہ کو ناخن تدبیر سے کھولین اوس گم گشتہ معشوق فراموش کی تلاش ہو یا اور کوئی تدبیر جو اوسکے حق مین مناسب ہو کرین مگر افسوس اب بھی اوس نازنین نے پردہ رکھا صاف صاف نہ کہا سوائے اسکے زبان فرانسیسی بھی اسقدر نہ جانتی تھی جس سے اپنا حال بخوبی بیان کرتی جب ڈاکٹر صاحب زیادہ اصرار کرتے تو بات کو ٹال دیتی یا سر درد کا حیلہ کرتی کبھی رو دیتی کبھی خاموش رہتی۔ اب ڈاکٹر صاحب کو اون صاحب کی

واپسی کی اور بھی زیادہ فکر ہوئی کیونکہ بلا اونکے آئے یہ پردہ کسی طرح اوٹھ نہ سکتا تھا اب
گانون بھر مین گھر گھر اسبات کا چرچا ہونے لگا بعضے کہتے کہ ڈاکٹر صاحب نے بڑی نادانی
کی کہ ایسے مشتبہ لوگون کو اپنے مکان مین جگہ دی بے جانے بوجھے بغیر دیکھے بھالے
اوتار لیا بعض حاسد یون کہتے تھے کہ واہ واہ ڈاکٹر صاحب ایک ہی مرتبہ مین مفت
سونے کی چڑیا اونکے ہاتھ لگ گئی خوب رقم اوڑائی مسافر کا سب مال ہضم کیا اور یہ غلط
بھی نہ تھا کیونکہ اب ڈاکٹر صاحب روز بروز اپنے معمول سے سوا عیش و عشرت کا سامان
بڑہانے لگے تھے اب خواہ مخواہ باوجودیکہ دل مین شاید آتا تھا خاموش تھے نہ بقدر چپ ہو رہتے
کس کس کے منھ مین ہاتھ دیتے پھرتے کس کس کو سمجھاتے حسب معمول گانون مین اور مکان پر
مریضون کو دیکھتے تھے کبھی کبھی باہر بھی چلے جاتے تھے اب اس معاملہ کو قریب ایک مہینے
کے ہو گیا تھا جب بھی بفضل خدا تندرست ہو گئی ایک روز ڈاکٹر صاحب دس میل کے سفر سے
واپس آرہے تھے جب مکان تھوڑے فاصلہ پر رہ گیا دیکھا کہ دروازہ پر چار گھوڑے کی گاڑی
کھڑی ہے سمجھے معلوم ہوتا ہے کہ آج وہ جوان واپس آیا اپنے تئین دل ہی دل مین ملامت
کرنے لگے کہ ناحق اوسکی طرف سے خیالات فاسد کو جگہ دی خدا جانے کیا تھا اسکی خاطر
سے اپنے دل مین سوچا بارے شکر ہے کہ واپس آیا ہم کو بھی اس بکھیڑے سے نجات ملیگی
یہ سوچکر گھوڑے کو ایڑ لگائی اور پہونچ گئے مگر جیون ہی گھوڑا اصطبل مین باندہ کر آئے
تو دیکھتے ہین کہ یہان تو قضیہ بالعکس ہے اوس عورت کا آنا اور جانا دونون دردانگیز اور
مصیبت خیز ہوا دیکھا تو بہت سے بنگلے دروازہ پر جمع ہین دو تین شخص دروازہ
روکے کھڑے ہین اور اندر کے شور و فساد کو سن رہے ہین جب ڈاکٹر صاحب کو آتے
دیکھا سب سامنے سے ہٹ گئے چوکھٹ پر پانون رکھتے ہی اپنی بی بی کی آواز معمول سے
زیادہ بلند سنی اونکا ماتھا ٹھنکا کہ خدا ہی خیر کرے کچھ دال مین کالا ہے کہان ڈاکٹر صاحب
کی وہ شائستہ اور خلیق بی بی کہان یہ چیخنا مگر بی بی پر ڈاکٹر صاحب کو خوب یقین تھا جانتے تھے
کہ جو کیا ہوگا مناسب کیا ہوگا غرضکہ قدم بڑہا کے اندر پہونچے کہ بچشم خود دیکھین معاملہ کیا ہے
اندر جاکر دیکھا کہ بی بی معہ انا اور دائی اور خادمہ کی دو اجنبی آدمیون سے حجت کر رہی ہین
ان مین سے ایک شخص سیاہ فام رسن رسیدہ تیرہ چشم بشرے سے سختی عیان مگر اوس سے
صرف رنج اور پژمردگی ظاہر تھی دوسرا شخص جو اوس وقت ڈاکٹر صاحب کی سمجھ مین

حجت کر رہا تھا نہایت چست و چالاک جوان مرد رعب دار آدمی تھا پستول کی جوڑی کمر سے
لگائے بات بات پر دکھانے کے واسطے اوس جوڑی پر ہاتھ رکھتا تھا میم اپنے صاحب کو دیکھتے
ہی نہایت خوش ہوئی فوراً بول اوٹھیں دل وہ دیکھو ہمارا صاحب آیا اب ہم دیکھیں گے تم
اوسکو کیا بولتا ہے میم صاحب جانتی نہین کہ انکے صاحب سے بڑھکر دنیا مین زیادہ عقلمند
اور ذی عزت کوئی آدمی نہین ہے۔ جوان نے جوابدیا کہ اب بھی ہم وہی کہتے ہین جو
کہتے تھے یعنی ہمارے وارنٹ کی تعمیل کرو میم صاحب یہ وارنٹ بہت درست ہے اسمین
کسی طرح کا شک نہین یہ کہکے اوسنے بائین ہاتھ سے ایک لپٹا ہوا کاغذ اوٹھایا اور داہنے
ہاتھ کی اونگلی سے اشارہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اب آپ کو جو کچھ کہنا ہو مجھسے فرمایئے صاحب
خانہ مین ہون یہ تو بتلایئے کہ معاملہ کیا ہے اور آپکے یہان آنے کا کیا سبب ہے اوس شخص
نے جوابدیا سیدھی سادھی بات ہے مین سرکاری پولیس کا افسر ہون اس عورت نے...
...ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مین یہ نہین پوچھتا۔ اگر آپ افسر پولیس ہین تو وارنٹ کہان ہے اور یہان
آپ کیا کرتے رہے ہین۔ یہ کہکر ڈاکٹر صاحب نے اپنی خادمہ سے کہا کہ لاؤ دھ صاحب وکیل کو جلد بلا لاؤ۔

افسر پولیس۔ وارنٹ یہ ہے ملاحظہ کیجیے۔

ڈاکٹر صاحب کی میم نے خوش ہوکر کہا دیکھا اب یہ سمجھا ہمارے ڈاکٹر کے سامنے اپنا کام نہین بیان
کرما وائی۔ نے کہا ہان ہان اور کیا اچھا حکم لیکر آئے ہین کہ ایک بیچاری کو گرفتار کرکے لیجائین
واہ واہ اسی تیزی سے آئے جیسے چیل جھپٹنے پر جھپٹتی ہے اچھا شکار بنایا۔

انہون نے کہا کہ جی ہان اور عورت بھی کون جسکو لڑکا جنے ہوئے ابھی ایک مہینہ بھی نہین ہوا
میم صاحب نے کہا اجی توبہ مہینا کیسا آج اس وقت چوبیس روز آٹھ گھنٹے سات منٹ کا ہم ہوئے ہین آپ
ڈاکٹر صاحب نے وارنٹ بغور پڑھا عدالت کی مہر حاکمون کے دستخط درست اسمین کچھ کلام نہ تھا آپ
ڈرے ایسا نہو کہ گھر کی عورتین ہمجنسی کے جوش مین محافظت مین زیادہ قصور برپا کرین فوراً
سب سے کہا تم خاموش ہو رہو اور افسر پولیس سے مخاطب ہوکر بولے کہ یہ وارنٹ واسطے گرفتاری
رچرڈ ڈرسٹم اور زلیلیا مالیسنڈا کے بجرم دغابازی از جانب سرکار ہے مین نے بھی سرکاری نوکری
کی ہے آئین و قانون سے واقف ہون میرے مکان مین کوئی دغاباز مجرم سرکار پناہ نہین لے سکتا
مین ان اشخاص مندرجہ وارنٹ کی نسبت کچھ نہین جانتا اور نہ مین نے کبھی اونکے نام
سنے۔ افسر پولیس نے کہا جس عورت کو آپ نے مکان مین رکھا ہے یہ وہی زلیلیا ہے

شخص جو میرے ساتھ ہے اوسکا باپ ہے اور وہ بے تکلف اوسکی شناخت کریگا۔ ڈاکٹر نے کہا
واقعی ایسا ہی ہے تو یہ عجیب معاملہ ہے سنئیے صاحب میں کبھی اپنے ذات خاص سے
فرزند کے انکار نہیں کرتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ سرکاری آئین قانون میں کسیطرح کی مداخلت اندازی
ہو بے شک میرے مکان میں ایک عورت ہے مگر نہایت بیمار۔ ایک مہینہ ہوتے آج
کہ یہاں اوسکے لڑکا پیدا ہوا اگر یہ وہی عورت ہے جسکا نام وارنٹ میں لکھا ہے اور اس
شخص کی بیٹی ہے تو میں فوراً اوسکو آپکے حوالہ کیے دیتا ہوں۔
یہ سنکر وہ سب عورتیں گھبرا کر چلا اٹھیں اہل صاحب نے کہا حوالہ کردیجیے گا؟ بڑے شرم
کی بات ہے۔ آپ اپنے منھ سے ایسی بات نکالتے ہیں عورتوں اور بچوں کے علاج سے
تو روٹیاں چلتی ہیں۔
آیا نے کہا تعجب ہوگا تو ان بہن کسی بی بی کو یقین نہ ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب سے ایسی حرکت ہوئی۔
دائی نے کہا میں جانتی ہوں ڈاکٹر صاحب انسانیت سے محض بے بہرہ ہیں مجھکو ان کا ایسا
خیال نہ تھا میں انکو مرد جانتی تھی انسے تو بوڑھی عورتیں اچھی لاحول ولا قوۃ میری طرح یہ بھی
بزدل نکلے۔ کچھ تعجب نہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی میم ...
ڈاکٹر صاحب نے جھلا کر کہا خدا کیواسطے تم اپنی زبان بند رکھو ایک تو مصیبت میں پھنسے ہیں دوسرے
تم اپنی واہیات ذق ذق بق بق سے اور جلے پر نمک چھڑکتے ہو۔ پھر اہل بیوی سے مخاطب ہوکر کہا کہ حضور
یہ نہایت دردناک اور دلسوز معاملہ ہے آپ یہ وارنٹ ایک بیچاری غریب زچہ کی گرفتاری
کے واسطے لائے ہیں اور وہ بھی بجرم سنگین۔ افسوس وہ نازنین ہنوز اس لایق نہیں کہ ایک مکان
سے اٹھکر دوسرے میں جائے نکہ جیلخانہ میں۔ میں اسوقت صاف صاف آپسے عرض کیے دیتا ہوں
کہ یہ ذلت خواری تنبیہ و گرفتاری موجب ہلاکت اوس بیچاری کا ہوگا اگر درحقیقت آپکی بیٹی ہے
تو آپ پر فرض ہے کہ اس معاملہ کو جسطرح ممکن ہو ٹھنڈا کیجیے نہ کہ اس آگ کو اور بھڑکائے۔
مگر اوس سنگدل نے نہایت غصہ ہوکر جواب دیا بے غیرتی سے موت بہتر ہے پھر افسر پولیس سے
کہا آپ فوراً وارنٹ کی تعمیل کیجیے ذراسی فروگذشت میں آپ پر بڑا جرم عاید ہوگا ہم نہیں جانتے
یہ سنکر پولیس افسر نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ سنتے ہیں یہ شخص کیا کہتا ہے میں ابھی اوس عورت
کے پاس جاتا ہوں۔
ڈاکٹر صاحب نے کہا کیوں عجلت کرتے ہو یہ لو وکیل صاحب بھی آپہونچے۔ ڈ فورڈ صاحب

یگا عرض ہے ۔ ایک معاملہ قانونی مین مشورہ لینا ہے آپ نہایت ذی علم [illegible]
[illegible] بعد ازان ڈاکٹر صاحب نے سارا حال مختصراً وکیل صاحب سے بیان کیا [illegible]
نے [illegible] شخص سمجھا وارنٹ دکھلایا۔

وکیل صاحب نے کہا اس وارنٹ کے صحیح ہونے مین کچھ شک نہین لیکن ایک بات [illegible]
صاحب از روے حلف یہ تصدیق کرین کہ اس وقت یہان سے حرکت کرنے مین [illegible] عورت
کی جان کا خطرہ ہے تو وہ ابھی چند روز تک رہ سکتی ہے لیکن زیر حراست۔

ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ حضرت چلنے پھرنے سے اتنا خوف نہین ہے بلکہ [illegible]
حلف تصدیق کرسکتا ہون کہ باپ کی غضبناک صورت دیکھکر اوسکے دل پہ صدمہ ہوگا [illegible]
لے خطرے کلیجہ منہہ کو آئیگا گرفتاری کا خوف سوہان روح ہو جائیگا کیا تعجب اس سے بیماری
پیدا ہو جان تک کا خوف ہے صاحب۔

وکیل صاحب نے کہا کہ باپ کو اپنی بیٹی سے ملاقات کرنا چاہیے گو کیسی ہی باہمی سابقہ رنجش ہو اور
افسر پولیس کے لیے وارنٹ کی تعمیل بھی ضرور ہے خواہ مجرم جیسا امر ہے [illegible] مقدمات غارتی [illegible]
بتائی ذکہ [illegible] جنسے کوئی نتیجہ خراب سرو سنت پیدا ہوا اور ڈاکٹر صاحب باوجودیکہ میری
دانست مین آپ کا عذر نہایت صحیح اور درست ہے لیکن تاہم بہتر یہی ہے کہ آپ
اس عورت کو انکے حوالہ کر دیجیے۔

ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ قبل ازین ہمکو یہ بھی تو دریافت ہونا چاہیے کہ آیا وہ شخص جسکی
تلاش کرتے ہین یہ عورت ہے یا نہین یہ سنکر اوس بڈھے نے کہا آپ مجھکو اوسکے کمرے مین لے
چلیے مین فوراً اوسکو پہچان لونگا افسر پولیس بھی جو تھوڑی دیر تک دلیل کی آمد کے بعد
خاموش ہو رہا تھا اب سختی کرنے لگا وہ سمجھا کہ اگر مین عورت کو فوراً گرفتار کر لونگا تو کیا
عجب دوسرے مجرم کا بھی سراغ اوس سے ملجاے اگر اسکی گرفتاری مین اسیطرح تامل
کیا جائیگا تو دوسرے کا پتہ ملنا مشکل ہو جائیگا وہ کمبخت اور چلا جائیگا اسلیے اوسنے کہا کہ
جو شخص اس تامل کا باعث ہوگا اوسکو بھی جوابدہی کرنا ہوگی مین خبردار کیے دیتا ہون۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا ہمکو چاہیے پھانسی کیون نہ ہو جاے مگر ہم ضرور دیکھینگے کہ ایسی کارروائی
سبب ہلاکت ہماری مریضہ کی ہوگی۔ لافورڈ صاحب ذی [illegible] تو [illegible] کیا ایسے معاملات [illegible]
[illegible] نہین ہو سکتی۔

وکیل صاحب نے جواب دیا بھائی جرائم سنگین میں ضمانت نہیں ہو سکتی پھر آہستہ سے کہا کہ بھائی صاحب
آپ تو سرکاری آئین قانون سے بخوبی واقف ہیں اس معاملہ کو زیادہ طول نہ دیجئے ایسا نہو کہ
آپکے دشمن خدانخواستہ کسی علت میں پھنس جائیں تو بڑا ہی غضب ہو جائیگا قانون بہت ہی نازک
چھوٹا بڑا افسوس کریگا سنہ ۵۷ء کی مجکو بخوبی یاد ہے اس قسم کے بہت سے وارنٹ بجرائم سنگین جاری
ہوئے تھے اکثر بڑے بڑے عالیخاندانوں کی عورتیں ماخوذ ہو گئی تھیں لیکن انجام سب کا یہ ہوا
دو چار مقدمات کی نظیریں بھی بتائیں کہ فلان فلان لیڈی کا یہی حال ہوا۔ یہ شخص اپنی
کارروائی جانتا ہوگا اسکی رہائی کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور بتائی ہوگی ہمیں مناسب یہی ہے
کہ پالان خر نیست خراب کو کیا غرض ہے کہ پرائی بلا اپنے سر لیجئے بقول تمھارے ہم بداری نیز بجز
انکو دفع کیجئے۔ یہ سنکر ڈاکٹر صاحب نے یہودی سے کہا کہ خیر آپ میرے ساتھ تشریف لائیے اور اس
عورت کو چلکر دیکھئے۔ چلنے کو ڈاکٹر صاحب چلے مگر اس خیال سے کہ عنقریب وہان جاکر
مصیبت تازہ دیکھیں گے نہایت افسردہ دل ہو گئے طوعاً وکرہاً ایک چھوٹے زینہ سے جاکر
یہودی ایک کمرے کے دروازہ پر کھڑا کیا اور کہا کہ اسی کمرے میں آپکی صاحبزادی ہے جسکے
حق میں افسوس اب میری حفاظت کام نہین اسکتی اگر آپسے ممکن ہو تو کمرے کے اندر تشریف
لیجانے پر اوس یہودی نے بنظر غضب ڈاکٹر کی طرف دیکھا اور بے وسواس بکشادہ پیشانی کمرے
کے اندر گھس گیا پیچھے پیچھے ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب بھی گئے مگر تھوڑے فاصلہ پر ٹھہرے
رہے افسر پولیس بھی دروازہ کے باہر رہا۔ اب اوس نازنین غنچہ دہن مبتلائے رنج و محن کا
حال سنیے کہ یہ سب شور و غل وہ اپنے کمرے میں بیٹھی بیٹھی بستر سے سن رہی تھی اور مصیبت
تازہ کے خیال سے سر دھن رہی تھی افسوس صد افسوس سے یہ حسن یہ جوانی اور اوسپر یہ غم یہ
ستم ہے ستم ہے ستم یہ تماشہ ان لوگوں کو گاڑی سے اوترتے وقت کبھی دیکھا ہو جسوقت
یہ لوگ کمرے کے اندر پہنچے تو دیکھا کہ باخاطر دلگیر غم کی تصویر بنی ہوئی سیاہ ریشمی برقعہ سے
منھ چھپائے ہوئے تو درگاہ ایزدی میں تک خستی کر رہی ہے۔ یہودی نے کمرے میں پہونچتے ہی کہا
او کمبخت۔ مگر زبان اجنبی کہا کوئی اوسکے معنی نہ سمجھا جو عورتیں اوس وقت کمرے میں موجود تھیں
سب کے بدن پر رعشہ آگیا خوف کے مارے ہوش اوڑ گئے جسم تھر تھر کانپنے لگا جیسے کوئی
سپاہی میدان جنگ میں زخم کھا کر گرے اور اوسکا دشمن دوسرا زخم اوسپر لگائے یہودی
نے اسپر بھی کچھ خیال نہ کیا ایک ہاتھ سے بازو پکڑا اوس نازنین کو کھڑا کیا یہ بھی بیچ خیر

ہوئی ورنہ اگر اوس گلبدن کو بازو کا سہارا نہوتا تو وہ فوراً زمین پر گر پڑتی پھر اوسنے چہرہ انکو غیرت ماہتاب سے نقاب اوتار کر پھینکدیا - ہائے افسوس اوسوقت کی مصیبت دیکھنے سے چھاتی پھٹتی تھی آنکھ اوسطرف اوٹھائے نہین اوٹھتی جسوقت اوس مہ جبین رشک لعبت چین نے اپنے رخ انور کو بے نقاب پایا فوراً بائین ہاتھ سے منھ چھپایا داہنا ہاتھ باپ زور سے پکڑے تھا مگر ع - چھپے ہے کہین خاک ڈالے سے چاند ٭ اگر وہ دونون ہاتھون سے بھی چہرہ چھپاتی تب بھی وہ نور کا ٹکڑہ ضرور نظر آتا - چہرہ تھا یا رنگ شفق - آنکھیں تھین یا ابر باران - نوک مژگان تھی یا فوارہ وامصیبتاہ

آتش عشق پہ برستے تھے یہ کار روغن
اشک گرم اور بھی تھے آگ لگاتے جاتے

مگر اوس ظالم یہودی کے دل مین ذرا بھی رحم نہ آیا خون سفید ہوگیا ڈاکٹر صاحب اور [illegible] کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ حضرت یہی میری ناخلف ننگ خاندان غیرت دودمان بیٹی ہے زلیخا جسکا نام وارنٹ مین لکھا ہے اب آپ مجکو اسے عدالت لیجانے دیجیے تاکہ اسکو اپنے جرم کی سزا ملے - لافورڈ صاحب نے اوس نازنین سے پوچھا کہ کیا تم درحقیقت اس شخص کی بیٹی ہو مگر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بھائی وہ انگریزی مطلق نہین جانتی پھر یہی سوال زبان فرانسیسی مین کیا گیا اور یہ بھی کہا کہ اگر تم اسکی بیٹی نہ ہو تو کیا مجال کہ یہ شخص تمہارے جسم کو ہاتھ لگا سکے اب بھی ہم لوگ تمہاری محافظت کیواسطے طیار ہین مگر جواب مین اوس پری چہرہ نے کچھ منھ ہلائے اور آہستہ سے - لجائے ہوئے شرم کہاتے ہوئے کچھ کہا مگر سمجھنے والونکے واسطے کافی تھا یعنے ہان یہ شخص میرا باپ ہے -

اب دست اندازی کی کسی کو مجال نہ تھی افسر پولیس نے فوراً گرفتار کیا نزاکت اور حسن کو دیکھ کر اتنی مہربانی کی کہ عورتون سے کہا کہ تم لیجا کر سوار کرا دو -

ڈاکٹر صاحب نے پھر روکا اور کہا اس معصوم شیرخوار بچے کو کسپر چھوڑ چلے اوسکو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ ایسا نہین ہوسکتا کہ ماں اپنے بچہ سے علیحدہ ہو - گو یہ کلمات ڈاکٹر صاحب نے یہودی سے کہے مگر گھبراہٹ مین زبان فرانسیسی مین بک گئے اوس نازنین نے بھی سنا اور سنتے ہی محبت مادری نے جوش کیا فوراً چھاتی بھر آئی معصوم بچہ یاد آیا جسکو ابھی عیش مین دو چار گھڑی بھول گئی تھی ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر لوٹ گئی عورتون پر جو اوسکو گاڑی پر سوار کرنے کو لے جاتی تھین [illegible]

سے بامید غمگساری باپ کی طرف دیکھا یہ عالم ایسا رقت آمیز اور درد انگیز تھا کہ انسان تو کیا
پتھر ہے اگر پتھر بھی ہوتا تو پگھل جاتا مگر اوس سنگدل یہودی کے دل پر ذرا بھی اثر نہ ہوا اور اُسنے
جواب دیا اس بار جلو کو نہیں چھوڑ دونگا ڈاکٹر صاحب نے کہا چہ خوش یہ ممکن ہی نہیں اگر یہ
عورت آپکی بیٹی ہے تو لاریب یہ آپکا نواسا ہے خواہ مخواہ اسکی پرورش اور گزارہ کی آپ
کو کچھ نہ کچھ سبیل ضرور کرنا ہوگی خواہ آپ خود کیجئے خواہ کسی اور معزز آدمی کو بلائیے - یہ
سنکر بڈھے نے وکیل صاحب کیطرف دیکھا اور اونکے بشرے سے دریافت کیا کہ یہ بھی ڈاکٹر صاحب
سے متفق الرای ہیں - کہنے لگا اچھا اس ناشدنی کی پرورش کیواسطے اگر آپ راضی ہوں جو
کچھ درکار ہوگا میں دیسکتا ہوں آپکو بھی حق الخدمت ملیگا - قریب تھا کہ ڈاکٹر صاحب انکار
کریں مگر کچھ تامل کیا اور کہنے لگے کہ حضرت یہ سانحہ مجکو نہایت ناگوار معلوم ہوتا تاہم اگر
اس بچہ کی پرورش کیواسطے مجھسے کہیں تو کیا مضایقہ میں یہ تکلیف بھی اوسکے خاطر
گوارا کرسکتا ہوں - اس بابین میں اوس بیکس کے بھی ہوش و حواس کسیقدر فراہم ہوے
اس گفتگو کو اوسنے اپنے کانوں سنا بڈھا چاہتا تھا کہ کچھ کہے کہ وہ نازنین عورتونکا ہاتھ
چھوڑکر ڈاکٹر صاحب کے پاس گئی اور اونکا ہاتھ اپنے دست نازک میں لیکر بوسہ دیا اول تو
خوب رودی پھر نہایت لجاجت اور عاجزی سے کہا ہیہات ہیہات میں اپنے لخت جگر نور بصر
سے جدا ہوتی ہوں صدمہ سے کلیجہ منھ کو آتا ہے آپ ازراہ مہربانی اس معصوم بیکس کی
خبرداری اپنے ذمہ لیجئے کسی قدر میرے دلکو تسلی رہے اور اسوقت سوا ے خداوند کریم
یا آپ کی ذات کے اس دنیا میں میرا کوئی یار و مددگار نہیں نظر آتا آپ ہی نے آجتک
میری اور میرے بچہ کی جان بچائی ہے -

ادہر یہ گفتگو اوس نازنین اور ڈاکٹر سے ہورہی تھی ادہر اوس یہودی نے دس ہزار روپیہ
کے نوٹ جیب سے نکال وکیل صاحب کو دیے اور کہا کہ انکو فروخت کرکے کسی کارخانہ
میں لگادیجئے منافع میں جو ملے اس لڑکے کی پرورش میں صرف ہوا کیا مگر کام مرجاے یا اور کسی
امر کے تحریر کی مجکو ضرورت ہو تو فلاں بنک کے ذریعہ سے خط میرے نام روانہ کیجئے پھر
ڈاکٹر صاحب کو تاکید اکید کی کہ جب نہایت ہی سخت ضرورت ہو تب ہی مجکو تکلیف دیجئے
ورنہ ہرگز ہرگز خط نہ لکھئے گا -

ڈاکٹر صاحب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے جو کچھ آپ نے کیا ہے اس سے آپ کے مزاج کا
حال معلوم ہو گیا اگر آئندہ ضرورت ہوگی تو ہرگز آپ کو خط نہ لکھونگا۔
ادہر وکیل صاحب نے اپنے ہاتھوں ایک اقرارنامہ کا مسودہ لکھ کر لیا بجائے متولیان ڈاکٹر
صاحب اور وکیل صاحب موصوف کا نام لکھا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے چاہا کہ بقیہ زر جو مسٹر نسیم
صاحب (اگر اوسکا اصل نام بھی ہو) اپنی نازنین کے خرچ کے واسطے دے گیا تھا اوسکے
حوالہ کریں مگر اوس مسکین نے اوسکے لینے سے قطعی انکار کیا اور کہا کہ اب آپ اوسکو بچہ کا مال
تصور کیجیے [illegible] ایک اور انگوٹھی جس پر نگینہ تھا ڈاکٹر صاحب کے نذر کی اسپر اوسکے باپ نے
کچھ کلمات سخت اپنی زبان میں کہے مگر وہ سعید خاموش سنتی رہی کچھ جواب نہ دیا۔
جب یہ سب انتظام ہو چکا اوسکا بیرحم بڈھے نے کہا میں چند منٹ کی مہلت دیتا ہوں کہ تو
اپنی اوس بدنامی کی مہر یعنی لڑکے کو آخری وقت دیکھ کر منہ کالا اور کلیجہ ٹھنڈا کر لے۔ اور لوگوں
سے کہا تم ذرا علیحدہ ہٹ جاؤ مگر پولیس افسر سے کہا کہ آپ دروازے پر نگرانی کرتے رہیں۔
ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب اوس عورت کو معہ اوسکے پیارے بچے کے چھوڑ کر ہٹ گئے
اور اپنے اپنے منصوبے گانٹھنے لگے۔
یہودی اپنے دل میں کہتا تھا کہ ہونہ ہو یہ سب باتیں کوئی تک ہو غرض قبول کرتی
جاتی ہے کیا عجب اگر اب بھی راہ پر آجاوے اور اوسکا خیال چھوڑ دے۔ یہ سوچتا ہوا
وہ زینہ پر چڑھ گیا اور اپنی بیٹی کو ایسی ہی سیاہ نقاب سے چہرہ چھپا کر نیچے لایا جیسے ہی وہ نازنین
ڈاکٹر صاحب کے قریب ہو کر نکلی بے اختیار رنج سے بیتاب ہو کر نہایت دلسوز آواز سے
پکار اوٹھی "ہائے میرا پیارا بچہ! ہائے میرے لخت جگر! ہائے میرا لڑکا!" اور گاڑی
میں جو ڈاکٹر صاحب کے دروازے پر کھڑی تھی سوار ہوئی۔
افسر پولیس نے گھوڑے پر لدے سے اور ایک مددگار اور ایک ملازم کو جو اوسکے ہمراہ آیا تھا
ساتھ لیکر چل دیے اور شہر ایڈنبرگ کی راہ لی تماشائی بھی اپنی اپنی کھچڑیاں پکاتے
کانپتے اوڑاتے روانہ ہوئے گھر کے نوکر چاکر اپنا اپنا روپیہ شمار کرنے لگے کیونکہ چلتے
وقت اوس نازنین نے ہر ایک خدمتگار کو انعام سے مالامال کر دیا تھا۔

باب دوم

جب تک گاڑی کی خاک اوڑاتی نظر آئی لوگ اوسطرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے جب وہ

معدوم ہوگئی تب ڈاکٹر صاحب کی میم کو کہانیکی سوجھی کیونکہ اشتہا ایسی چیز نہین ہے کہ انسان
یا حیوان کو کیسی ہی مصیبت مین کیون نہو اوسکو فراموش کرے فوراً ڈاکٹر صاحب کی پاس
گئین اور کہا آپ اسبات کے منتظر بیٹھے ہین کہ کوئی مریض آوے اور ہم بدون کہانے کے پیے چلین
اور مین اس فکر مین ہون کہ لا فورڈ صاحب بھی اسوقت موجود نہین وہ بھی کہانے مین
شریک ہوجاوین کہانا بھی عمدہ طیار ہے آدمی عورت کل واسطے بنایا گیا تھا اب وہ
نہین تو اوسکی یاد ہی سہی ع ہمان بہ کہ بر یاد مے خوریم - ڈاکٹر صاحب ابھی تک
بنا اور مانیہا سے بے خبر سکتہ کے عالم مین ہوش و حواس باختہ بیٹھے تھے بی بی کی
آواز سنکر گویا خواب سے چونک پڑے میم صاحب کی درخواست کو پسند کیا وکیل
صاحب بھی راضی ہوگئے غرضکہ شراب وکباب نان پاؤ اور مٹن چاپ میز پر چنا گیا
اور باہم طعام واقعہ گذشتہ کا چرچا ہونے لگا -

وکیل صاحب - مین جانتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب اگر مین نہ آجاتا تو آپکو نہایت ہی مشکل ہوتی

ڈاکٹر صاحب - ارے صاحب کچھ نہ پوچھیے جسوقت کہ مینے افسر پولیس کو پستول
لیے ہوئے اپنے گھر مین عورتونکے مجمع مین دیکھا کلیجہ پر سانپ لوٹ گیا غصہ سے بدن مین
آگ لگ گئی اور یکہ نظر آیا آتشدان کا دست پناہ پڑا تھا جی مین آیا کہ فوراً اوٹھا کر
اوسکے سر پر رسید کرون آپ جانتے ہین اسکاٹلنڈ کا باشندہ اسقدر بردشت کی
تاب کہان -

وکیل صاحب - نہین نہین ایسا ہرگز نہ چاہیے تھا یہ معاملہ ایسا نہ تھا اسمین کسقدر
نادانی آپکے ہر پستول اور دست پناہ سے بہتر تھی کیونکہ ع نہ ہر جائے مرکب
توان تاختن - کہ جاہا سپر باید انداختن -

ڈاکٹر صاحب - یہی تو اصل وجہ ہوئی کہ آپ کی یاد آئی فوراً آپکے واسطے آدمی دوڑایا -

ڈاکٹر صاحب کی میم تھوڑے فاصلہ پر بیٹھی ہوئی کچھ کام کر رہی تھین فرمانے لگین ایسے
مشکل کے وقت مین آپسے زیادہ عقلمند مشورے کے واسطے اور کون تھا -

اپنی تعریف سے وکیل صاحب کی باچھین کھل گئین کہنے لگے یہ تو آپ لوگونکی عنایت
ہے ورنہ من آنم کہ من دانم - خیر یہ گلاس تو لیجیے اور نوش فرمائیے -

میم صاحب نے کہا اسوقت مجھکو معاف کیجیے -

کپل صاحب نے پھر فرمایا میں جانتا ہوں کہ وارنٹ اور افسر پولیس کو اسواسطے لایا تھا کہ
کوئی مزاحمت نکرسکے آپ نے کہا جب بحث قانونی چھڑی تب وہ کیسے ڈھیلے ہوگئے۔
ابھی قانون تو یہان انگلینڈ پر ہے لیکن میں جانتا ہون کہ عورت کو اس معاملہ مین کچھہ
خطرہ نہین ہے میری دانست مین اوسکا باپ کچھہ بیوقوف ہے شاید اوسنے بڑے ناز و نعم
مین بیٹی کو پرورش کیا معمول سے زیادہ آزادی دی اسیوجہ سے وہ نکل بھاگی
اب وہ اوسکو لیجاکر کسی معبد یا خانقاہ مین مقید کرے گا۔
ڈاکٹر صاحب۔ ایسا نہوگا مجھکو شک ہے کہ باپ بیٹی دونون یہودی ہین۔
میم صاحب۔ کیا کہا یہودی۔ کیا ہمنے یہودیونکو اپنے مکان مین رکھا تھا آپکو
[illegible] معلوم ہوا۔ اسیوجہ سے جب کبھی والی انڈے یا گوشت اوسکے پاس لیجاتی تھی
وہ ناراض ہوتی تھی۔ لیکن مین سنتی تھی کہ یہودیونکی بڑی بڑی ڈاڑھیان ہوتی
ہین مگر یہ بڈھا تو ریشا پنل نہ تھا ہمارے اہل وطن کے مانند داڑھی تھی۔ مین اکثر
دیکھتی ہون کہ ہمارے ڈاکٹر صاحب کی ریش مبارک جب اونکو خط بنوانے کی مہلت
نہین ملتی تو اونکی داڑھی سے بھی زیادہ بڑھجاتی ہے۔
وکیل صاحب۔ شاید اس یہودی کا بھی ایسا ہی حال ہوا ہو کیونکہ وہ بہت
دور سے آیا تھا مگر یہودی لوگ نہایت معزز اور شریف ہوتے ہین زمینداری نہین
رکھتے کیونکہ قانوناً مخالفت ہے اور کارخانے بہت رکھتے ہین خوب دولت جمع کرتے ہین
اگر اس عورت کا باپ یہودی کیا تو میری دانست مین بہتر ہے کہ وہ جاکر اپنے باپکے
پاس رہے نہ کہ اوس بدمعاش کیساتھہ جو اوسکو دھوکا دیکر نکال لایا۔ اونکی باری گفتگو
سے معلوم ہوتا ہے کہ کیتھلک مذہب کا تھا یہودی لوگ سرکار کے بہت خیرخواہ ہوتے
ہین اور پوپ شیطان سے ہمیشہ نفرت کرتے ہین جیسا کہ ہر ایک ہمارا شخص ہملوگون مین سے۔
ڈاکٹر صاحب۔ مین دونون مین سے کسیکو برا نہین کہتا حیرت اسکی تھی کہ باوجود بری مزاج
اور استغنا لکب طبع کے اوس یہودی نے کوئی امر بعید از مصلحت وہ دور از شرافت نہین کیا
[illegible] اسکے وہ شخص یعنی ٹرنتیم میرے ساتھہ نہایت غصے سے پیش آیا اور میری راے مین اوسکو
[illegible] عورت بیچاری عورت پر زیادہ التفات اور میری شکرگزاری کرنا چاہیے تھی پس میری
[illegible] مین اوس عیسائی سے یہ یہودی بہتر تھا۔

وکیل صاحب۔ اب ڈاکٹر صاحب یہ تو فرمائے آپ اس لڑکے کی نگرانی اور پرورش
کیا کرنا چاہتے ہین۔
ڈاکٹر صاحب۔ بیشک ہمارا کیا نقصان ہے اگر وہ زندہ رہا تو اوسکی تعلیم اور دیگر اخراجات
کیواسطے روپیہ کافی ہے مین اوسکو کوئی اور مفید پیشہ بھی سکھادونگا اسمین ہمکو تکلیف تو
کیا عین خوشی ہے کیونکہ ابھی تک خداوند کریم نے ہمکو کوئی اولاد عطا نہین فرمائی ابھی
کیوا سے لڑکون کی طرح پالینگے۔
وکیل صاحب۔ بس بس ڈاکٹر صاحب رہنے دیجیے ابھی ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز تو
آپکی شادی کو نہین ہوے اور اولاد کیطرف سے مایوسی ہو گئی۔
اس واقعہ کے چار برس کے بعد ڈاکٹر صاحب کا دامن آرزو گلہائے مراد سے لبریز ہوا یعنی انکی
بی بی کے بطن سے ایک دختر نیک اختر زاہد کش عابد فریب غارت گر صبر و شکیب تولد ہوئی
مگر دورنگی زمانے کی مشہور ہے ؎ کہین سایہ ہے اور کہین نور ہے۔ دنیا مین رنج و
راحت عشرت اور عسرت توام ہین کبھی کسیکا ایک حال پر نہ دیکھا ڈاکٹر صاحب کو جتنی خوشی
تولد دختر سے ہوئی اوس سے زیادہ رنج بی بی کی وفات کا ہوا جس سے گھر کی بالکل خانہ بربادی
ہو گئی برسون اوس غمگسار کی یاد مین رویا کیے ناچار سنگ صبر سینہ پر رکھا اور بدستور سابق اپنے
کاروبار مین مصروف ہوے گو بظاہر خوش حال اور خندہ پیشانی نظر آتے تھے مگر ہر وقت
رنج و غم کا کانٹا دل مین کھٹکا کیا اپنے ہم پہلو کی یاد مین تمام اگلی عیش و عشرت بھول گئے تھے قاعدہ
تھا کہ جب صبح ڈاکٹر صاحب کسی مریض کے دیکھنے کو دور جانے کیواسطے عازم ہوتے تب انکی
بی بی سمجھاتی کہ میان ذرا اپنی بھی تندرستی کا دھیان رکھو آخر تمھارا جسم بھی پتھر کا نہین ہے
ایسا نہو کہ لینے کے دینے پڑین کثرت محنت سے دشمنوں کی طبیعت بدمزا ہو جائے افسوس
کہ اب کوئی اتنی بات کا کہنے والا بھی نہ رہا جب دن بھر کی محنت مشقت و دوڑ دھوپ کے بعد
گھر مین آتے بی بی دروازے تک پیشوائی کیواسطے آتی گویا انکی آمد کی منتظر تھین بکشادہ
پیشانی تمام دن کی رام کہانی دلچسپی سے بی بی سے بیان کرتے رات کو میان بی بی ساتھ ساتھ
کھانا کھانے سو رہتے سارے دن کی کلفت بھول جاتی سعدی ؎ ہمہ روز اگر غم روزی
خورم ندارد + چو شب غمگسارت بود در کنار + افسوس اب وہ بھی سہارا نہ رہا دہ غم غلط
کرنے کا سہارا بالکل جاتا رہا اب وہ سب باتین بھول گئے اب تھوڑے بہ سوا

سر جھکائے گردن نیوڑاے بادل صد چاک سڑک کی پھلانگتے آتے دروازے پر گھوڑے سے
اوترتے۔ گھوڑا بھی اپنی مالک کو مغموم دیکھکر خاموش کھڑا رہتا مگر اس کثرت رنج والم مین
اگر کسی قدر دل کو ڈھارس ہوتی تھی تو اپنی بیٹی سے جسکی پیاری پیاری صورت دیکھکر اوسکی
ماں کی تصویر ڈاکٹر صاحب کی آنکھونکے سامنے پھر جاتی تھی سو یہ تسلی بھی برائے نام تھی
کبھی کبھی بالکل بار خاطر ہوجاتی کیونکہ اوسکی ولادت ماں کی مفارقت کا سبب تھی جب
یہ خیال آتا تو اوس لڑکی کو بلاتے گلے لپٹا کے خوب پیار کرتے چومتے مگر یہ بھی کہتے کہ
اگرچہ یہ کہنا گناہ ہے مگر سچ تو یہ ہے کہ تو ہی باعث اس رنج والم کی ہوئی جب رنج بڑھتا
اوسکو سامنے سے ہٹا دوسرے کمرے مین بھیجدیتے۔

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ بعد وفات پیروان دین محمدی جب بہشت برین کو جاوینگے اونکو
پل صراط ہوکر گذرنا ہوگا یہ پل آہنی ہے سرخ انگارے کی طرح دہکتا ہوگا اوسوقت کوئی
چیز پانون کی حفاظت کیلیے نہوگی مگر وہ پارچہ کاغذ جسکو ان لوگون نے پانون کے نیچے اس خطر
سے نہ پڑنے دیا۔ کہ ان پر کوئی آیت یا حدیث نہ لکھی ہو آڑے آوین گے اور پل پر چلنے
والونکے پانون مین الریپٹ جاوینگے اور اونکو گرم لوہے کی طپش مطلق موثر نہوگی اسیطرح
نیک اعمال کے پاداش دنیا مین رنج والم کرنے کا ذریعہ ہوتے ہین۔

غرضکہ ڈاکٹر صاحب کو بعد اس واقعہ جانگزا کے اگر کسی قدر تسلی ہوتی تو [illegible] کے
لیمیا کو دیکھنے سے جو عجیب حسن اتفاق سے اونکے مکان مین رہگیا اور جسکی پرورش ڈاکٹر صاحب
نے مثل اپنے خاص فرزند کے کی تھی وہ لڑکا بچپن ہی سے نہایت صورت دار تھا اگر کبھی لفظاً
ناخوش یا بدمزاج ہوجاتا تو اوسکی آنکھین دیکھکر اوسکے باپ کی تندمزاجی یاد آتی
لیکن وہ اکثر خوش مزاج اور خندہ پیشانی رہا کرتا تھا تندمزاجی کے کوئی نشان اوسکے
چہرے سے کبھی نہ پائے جاتے ایام طفولیت ہی سے ـ بالاے سرش ز ہوشمندی :
میتافت ستارۂ بلندی : خدا نے اوسکو عجیب ذہانت و متانت عطا فرمائی تھی بہت
عقلی باتون مین اپنے سے بڑے لڑکون سے گوے سبقت لیجاتا جو دیکھتا تعجب کرتا
کہتا ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ خدا جیتا رکھے نہایت ہوشیار اور عقلمند ہوگا۔
دائی قدیم رفیق کی بچپن سے پالا کو دکھلایا سب طرحکی نازبرداری کی فرایض ادا کرتی مین

سے موقوف نہ کیا۔ اوسکا ایک لڑکا خورد سال مر گیا تھا اور جب سے ڈاکٹر صاحب کی میم نے قضا کی تھی کل امورات خانہ داری کا انتظام باورچی خانہ کا انصرام اوسکے متعلق ہوا سب کاموں کو اوسنے نہایت دیانت و امانت سے انجام دیا گھر میں بڑا اعتبار ہو گیا تھا۔ رچرڈ کو اوسنے نہایت محنت سے پالا تھا ایسا مانوس تھا گویا اوسی کا لڑکا ہے اور اوس لڑکے کا بھی یہ عالم تھا کہ اسکو اپنی مادر مہربان تصور کرتا اوسکے حکم کے خلاف قدم نہ دھرتا بلکہ مرضی کے موافق اوسکی خاطرداری کرتا۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی اس لڑکے کو نہایت محبت تھی اونکو باپ کی طرح بسر و چشم خدمت بجا لاتا جس وقت وہ کوئی کتاب پڑھتے ہوتے یا کسی امر میں غور کرنے کے واسطے خاموش بیٹھے ہوتے تو ہمیشہ چپ چاپ بیٹھا رہتا کھیل کود کے وقت اونکے خوش کرنے کے واسطے بہت چستی و چالاکی ظاہر کرتا نہ معلوم کہاں سے اس کم سنی میں اوس لڑکے کو ایسی … باتوں کا موقع اور محل سمجھ میں آگیا تھا۔

جیوں جیوں بڑا ہوتا وہ لڑکا چشم بد دور سیانا ہونے لگا سب گانو کے لڑکوں سے کھیل کود ورزش دوڑ دھوپ میں سبقت لیجانے لگا مدرسہ میں اگرچہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہیں پائی مگر اوستاد اوسکی نیک چلنی راست روی اطاعت اور ذہانت نہایت پسند کرتے مدرسوں سے جب ڈاکٹر صاحب کی ملاقات ہوتی اور پڑھنے لکھنے کا ذکر آتا تو وہ بھی کہتے کہ حضرت رچرڈ بہت کچھ پڑھا نہیں مگر جو کام کرتا ہے نہایت صحت کے ساتھ کرتا ہے۔ رچرڈ جیوں جیوں بڑھتا گیا ویسی الفت اور اطاعت ڈاکٹر صاحب کی طرف بڑھتی گئی اپنے مربی کے ادائے حقوق کا ایک نہایت عمدہ موقع بھی اوسکے ہاتھ آگیا تھا یعنی وہ انکی صاحبزادی مس ایڈتھ کی نہایت خاطرداری کرتا اوسکا ذری اشارہ اوسکے واسطے آیت و حدیث ہو جاتا اگر وہ کہتی کہ رچرڈ آج تم کہیں نہ جاؤ گھر میں رہو اور میرے واسطے کاغذ کا گھروندا بناؤ تو پھر چاہے ہزار لڑکے اوسکو بیسیوں ہی دفعہ؟ کھیل کے واسطے بلاتے وہ ایک کی بھی نہ سنتا اور مکان پر بیٹھ کر مس ایڈتھ کے حکم کی تعمیل کرتا کبھی کبھی تنہا اوسکے ساتھ ہوا کھانے جاتا جنگلی خودرو پھول توڑ کر جھولی بھرتا کبھی اوس کے خاطر گلدستہ بناتا کبھی پھولوں کی رنگ برنگ ٹوپی طیار کرتا غرضکہ ہر صورت سے دلجوئی کرکے اوسکو راضی رکھتا وہ بھی اوسکے ساتھ سچے دل سے محبت کرتی دن و رات اوسیکا دم بھرتی ڈاکٹر صاحب بھی اس محبت اور پاسداری سے نہایت خوش ہوتے کہ یہ لڑکا غیر کا ہے مگر میری لڑکی کی نہایت خاطر اور خدمت کرتا ہے۔

اس عرصہ مین جبکہ رچرڈ بچہ سے لڑکا ہوا اور پھر رفتہ رفتہ دن دونا رات چوگنا نوجوانون مین
چہرہ لکھا گیا ڈاکٹر صاحب نے دو مرتبہ اوسکے نانا کو خط لکھا اور اوسی بنک کے پتے سے جو
چلتے وقت بتایا گیا تھا روانہ کیا۔ بارہا ڈاکٹر صاحب کے دل مین یہ خیال آیا کہ کاش ایک مرتبہ
اسکا نانا اپنے نوجوان خوبصورت نیک سیرت ہونہار نواسے کو دیکھتا تو سنگدلی جاتی رہتی
دل موم ہوجاتا خون جوش کرتا اسکو اپنی جائداد کا مالک کر دیتا اور اپنے خاندان سے ہرگز علیحدہ
نہ جانتا اسی خیال سے بڈھے سے خط وکتابت بھی جاری رکھی تھی کہ شاید کبھی اسکے دن
پھرین نصیب جاگے اپنے نانا سے ملے حالانکہ ڈاکٹر صاحب کو ایسی خط وکتابت ناگوار
تھی اول تو وہ خود ہی مضمون نہایت مختصر تحریر کرتے تھے یعنے خرچ کا حساب محنت کا نتیجہ
کسی قدر اوسکی تعریف۔ فرد حساب پر احتیاطاً دوسرے متولی یعنے وکیل صاحب کے بھی دستخط
کرا لیتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے خطوں کا جواب اسطرف سے بھی مختصر آتا تھا یعنے آپ کا خط آیا حال
مندرجہ سے آگاہی ہوئی حسب معمول خط وکتابت جاری رکھیے کبھی کبھی جب معمول سے خرچ زیادہ
ہو تو فوراً وہان سے روپیہ آجاتا جس مہینے مین ڈاکٹر صاحب کی بیگم نے انتقال کیا تھا
ایک خط معہ پانسو روپیہ کے وہان سے آیا کہ یہ روپیہ صاحبزادہ کے ماتمی لباس
بنانے کے واسطے بھیجا ہے اس خط مین معمول سے زیادہ دو ایک باتین لکھی تھین یعنی جتنے
روپیہ بعد طیاری پوشاک کے باقی بچین اندازہ ہو وہ ڈاکٹر صاحب اپنا تصور فرمالین اور اس روپیہ
کو لڑکے کے صرف مین خرچ کرین۔ مگر آخری فقرہ اوس بیہودی نے ناتمام چھوڑ دیا تھا شاید
زبان انگریزی کم علمی کی وجہ سے اس بیان مین تعزیت نامہ لکھا جاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب
نہایت بیشرم آدمی تھے کل زر باقی سرمایہ مین جمع کر دیا خود ایک کوڑی بھی نہ لی چنانچہ اوس
سبب یعنے وکیل صاحب نے سمجھایا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین اس لڑکے کے رکھنے مین
آپ کا فائدہ تو خاک نہین بلکہ برعکس اوسکے نقصان ہے خیر اور کچھ نہ سہی یہی سہی ایسا
کرو کہ اوپر گھر سے لیجاؤ مگر ڈاکٹر صاحب نے ایک نہ مانی۔

اب ماشاء اللہ رچرڈ کا چودھوان سال شروع ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے ایک بڑی طول طویل
چٹھی اوسکے نانا کو لکھی کہ اب اوسکی تعلیم کے نسبت کیا ارادہ ہے ابتدائی تعلیم ختم ہو چکا اور
اعلے علوم وفنون کا راستہ نظر آنے لگا ہے وہ عمر ہوتی ہے کہ طالب علم خود اپنے زینہ کی فکر
کرتا ہے کہ کون پیشہ سیکھنا چاہیے جس سے آمدنی کا سہارا ہو اسی غرض سے ڈاکٹر صاحب

نے اور بھی دریافت کیا کہ آپ کی کیا منشا ہے جو پیشہ یا کام آپ پسند فرمائے اوسکی تدبیر کیجاوے بہر حال آپ اوس لڑکے کے مربی اور سرپرست ہین آپ کے ارشاد کی بخوبی تعمیل ہوگی یہ بھی ڈاکٹر صاحب نے لکھا کہ گو یہ لڑکا آپ کا لخت جگر نور بصر ہے مگر مجھکو بھی جان و دل سے عزیز ہے شب و روز پدرانہ شفقت مین مصروف رہتا ہون۔

دس روز کے بعد اسکا جواب آیا مگر اس مرتبہ بخلاف ماضی خوب طول طویل مضمون تحریر تھا یعنے مسٹر ٹگرے صاحب مجھکو کمال افسوس ہے کہ میری اور آپ کی ملاقات اول ہی مرتبہ ایسے موقع پر ہوئی جس سے نہ آپ نے مجھکو نہ مینے آپ کو بخوبی پہچانا کہ افسوس کہ وہ موقع ہی ایسا خراب تھا بالیقین میرے جانب سے بہت خیالات فاسد آپ کے دل مین پیدا ہوے ہونگے میں تاہم آپ کا شکر گذار ہون اور آپ کو ایک نہایت لائق و فائق آدمی سمجھتا ہون آپ کیا جانین کہ مین کس غرض سے ان سب حرکات کا مرتکب ہوا کیسی کیسی خفت مین نے اوٹھائی کیا کیا میری آبروریزی ہوئی ایک ملعون بدمعاش کی وجہ سے مین مدت العمر کیواسطے اپنی راحت جان قوت روح روان پیاری بیٹی سے علیحدہ ہوا یہ بیعزتی ایسی نہین ہے کہ پھر مین تو نفرۃ اسکو آنکھ سے دیکھون گو وہ خود اس بار مین بیخطا کیون نہ ہو مین جسوقت اوسکو دیکھون گا آتش غیرت فوراً جسم کو خاک کر دیگی اس بیچارے لڑکے کو آپ اپنے نزدیک رکھیے اپنا ہی پیشہ اوسکو سکھلائے مگر اتنا لحاظ رہے کہ وہ حد سے زیادہ قدم باہر نہ نکالے آپ ہی کے مانند با وضع نیک چلن بنا رہے اگر یہ نا پسند ہو تو اور کوئی پیشہ مثل کاشتکاری یا محرری یا طبابت یا کوئی اور کام اوسط درجہ کی لیاقت کا بہتر ہوگا اسمین جو کچھ صرف ہوگا مین دونگا مگر وہ اور آپ دونون اس بات کو خیال رکھیے کہ اگر اوسنے یا آپ نے بھی میری مرضی کے بخلاف درخواست کی یا یہان آنیکا ارادہ کیا تو یاد رکھیے کہ یہ سب عنایات منجانب میرے کالعدم ہوجائینگے سر ٹپک کر مرجائیگا مگر مین ایک نہ سنونگا خیریت اسی مین ہے کہ ہمیشہ مجھسے دور دور رہے مین نے اپنی راے سے آپ کو اطلاع دی اوسکے مطابق عمل کیجیے۔

خط کے پہونچنے پر ڈاکٹر صاحب کو لازم آیا کہ رچرڈ سے بھی اس بارہ مین تذکرہ کرین کہ آیا وہ کون پیشہ پسند کرتا ہے حالانکہ ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی معلوم تھا کہ جو کام مین بتلاونگا وہی اسکو بھی پسند ہوگا اور کیا عجب کہ وہ میری ہی راے پر منحصر رکھے مگر قبل از بیان مضمون

نظر ڈاکٹر صاحب پر ضرور ہوگا کہ شمہ اوسکی ولادت کا حال کچھ اوس سے بیان کرین بعد
واضح ہو کہ آج تک ڈاکٹر صاحب نے اس راز کو بالکل سربستہ رکھا تھا اپنی زبان سے ایک حرف
اوس بارہ مین نہین نکالا تھا اور یقین تھا کہ رچرڈ اپنے تئین ایک یتیم یا ڈاکٹر صاحب کا کوئی
رشتہ دار [illegible] کا تصور کرتا ہوگا کہ یہ سبب بیخبر تھا یہ نہین جانتے تھے کہ ہم خاموش رہے تو کیا
[illegible] کبھی [illegible] داستان کے پہلے ہی جزو سے پرزے
اور چلی تھی رچرڈ کے کان خوب بھر دیے تھے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا۔ اوسکے والد کی
[illegible] صورت شباہت سپاہیانہ وضع والدہ کی حسن کی تعریف قیمتی زیور سے آراستہ ہونا
[illegible] پر رقع کا شب و روز پہنے رہنا بعد ازان اوسکے نانا کا معہ افسر پولیس بزور اوسکو
لڑکے مکان سے لیجانا نوٹون کی تقسیم اشرفیون کا لٹانا سب موبمو بیان کر دیا بلکہ کچھ
[illegible] سے [illegible] ملا دیا تھا کچھ تو اپنی فصاحت وبلاغت جتانے کیواسطے
[illegible] ہو سکتے۔
[illegible] ہمہ تن گوش ہوکر خوب دل لگا کر سنتا اکثر
[illegible] اپنی رجمنٹ کے ساتھ ملتان اوڑ اسکے
[illegible] دیرانہ عربی [illegible]
[illegible] والدکی محبت مادری جوش کر [illegible]
[illegible] کی طرح میرے سر پر سایہ [illegible] ہوئی اوسوقت یہ سبب تاریکی دفع ہو جائیگی
[illegible] ہوا تو کیا تعجب ہے کہ [illegible] کبھی میرا خیال کرے صندوق مین لاکر اشرفیان میرے
سامنے گذشتہ [illegible] مجھکو اپنا وارث بنادے۔
[illegible] دل الگ [illegible] آگ تو اور بھی بھڑکا دی کہ خداوند کریم
مسبب الاسباب ہے جامع المتفرقین اوسی کا نام ہے یہ نئی بات کچھ نہین ہے ہزار ہا
ایسے معاملہ گذرے ہین۔

دل مین چاہے تو گدا کو وہ کرے تخت نشین
کچھ اچنبھا نہین اسکا کہ خدا قادر ہے

جیسی اس لڑکے کی ولادت مخفی طور پر ہوئی ویسے ہی اوسکی عظمت یکبارگی ہو گی ایک
دن ایسا ہوگا کہ ہمارے گانون کے لوگ وہ تماشا دیکھین گے جو اونھون نے کبھی نہ دیکھا ہو

دیکھا نہ کا نون سنا ہوگا پھر اوسوقت انکا مزاج عرش معلی پر ہوگا یہ تمام ہی نہ رہے گا کوئی عمدہ ریاسانہ نام رکھا جائیگا۔

دالی کی لن ترانی گذشتہ تواریخ کی خوش بیانی آیندہ کی امید خوشامد آمیز بلا خیز تھی اور نوجوان نا تجربہ کار کے دل مین صرف انواع انواع کے خیالات ہی نہین پیدا ہوے بلکہ ان باتون نے اوسکو نہایت اولوالعزم بنا دیا اور اوسکو امید قوی ہو گئی کہ ایک ایک روز مین دنیا مین ذی رتبہ ضرور ہونگا دل حوصلہ نکالونگا میری ولادت کا حال نجیب اون دلاوروں کے مانند ہے جنکے حالات ہم قصہ کی کتابون مین پڑھا اور کہانیون مین سنا کرتے ہین۔

ادہر ڈاکٹر صاحب اپنے دل مین یہ سوچتے تھے کہ ابھی یہ لڑکا ان معاملات سے محض نابلد ہے ادہر صاحبزادہ بلند ارادہ اور بیتاب ہو رہے تھے۔ ہاکر نے شب و روز موقع اور وقت کے منتظر اور رات دن درگاہ ایزدی مین دست بدعا رہتے تھے کہ یا حضرت ایزد ذوالجلال شتابی کہین یہان سے مجھکو نکال کسی طرح کوئی وسیلہ ہاتھ آوے مین اس قید فرنگ سے نجات پاؤن اور اس دولت مرتبہ کو پہونچون جسکا کہ باستحقاق ولادت مستحق ہون۔

غرضکہ ع ہر کس بخیال خویش خبطے میدارد۔ انہون نے خیالی پلاؤ پکانے رات کو سمجھا شدہ شدہ ایک روز شب کے وقت کھانے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ... کی تیز روشنی تیز کیا اور اپنے صندوق سے ایک بقچہ جسمین دستاویزات اور ادویات بیش بہا ... رکھا کرتے تھے نکالا اوسمین سے مسٹر ہانکینڈ کا خط ہاتھ مین لیکر چہرہ سے بہت سنجیدگی کے ساتھ تھوڑا حال اوسکے ولادت کا بیان کیا سنتے ہی چہرہ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا آنکھون مین خون اوتر آیا اول تو خاموش بشکل تصویر سکتے کے عالم مین رہا دالی کا بیان یاد کیا دیکھا تو اسمین اور اوسمین زمین و آسمان کا فرق ہے کہان گفتگو خوشامد آمیز و بلا خیز کہان ڈاکٹر صاحب کی گفتگو بناوٹ سے خالی زمانہ سازی سے عاری۔ ڈاکٹر صاحب نے ساری سرگذشت از سرتا پا بیان کی جسکو اہل انگلستان مطلب ... یا ... کہتے ہین۔ رچرڈ کو ثابت ہوا کہ میری ولادت والدین کے واسطے باعث ہلاکی ہوئی آج تک ایک دور کے رشتہ دار کی بدولت پرورش پایا گیا مگر وہ رشتہ دار

بھی مجکو اپنا ننگ خاندان سمجھتا رہا کاش مین مرجاتا تو وہ میری تجہیز و تکفین کا خرچ نہایت خوشی سے دیتا گو کہ پرورش اور تعلیم کا خرچ محض طوعاً و کرہاً دیا غرضکہ ڈاکٹر صاحب کی گفتگو سنکر رچرڈ کے دل مین عجب اثر پیدا ہوا جتنے خیالی قلعے دل مین بنائے تھے جو جو مضمون گانٹھے تھے سب دفعتہً برباد ہو گئے غیرت و شرم سے بدن پسینے مین ڈوب گیا دل مین کہتا تھا ے

معاذ اللہ عجب کاریم افتاد
بستر تا پردہ دیواریم افتاد

مین سخت آسمان در رسندہ بہرکیف مجبور کاش اسوقت زمین شق ہو جاتی تو مین سما جاتا ندہ در گور ہو جاتا کثرت ندامت سے آنکھیں زمین پر گڑی ہین سر اوٹھانے کا تحمل نہ آواز کا نکلنا دوبھر ہو گیا۔ چند لمحہ کے بعد پھر ڈاکٹر صاحب نے کہا عزیز من اب ہمکو خیال مناسب ہی کیونکہ تمھارے نانا صاحب نے وصیت مین جو کچھ مینو نکے وہ سکے صلاح دی ہے اور یہ سے گو دنیا مین معمول تو نہین ہو سکتے مگر اتنا البتہ ہے کہ کسی کے دست نگر اور محتاج بھی نہ ہو گے اگر ایمانداری اور عقلمندی سے کام کروگے تو بخوبی آزادانہ زندگی بسر ہو جائیگی پس خوب غور کرکے جو رائے تمھاری ہو مجھ سے کہو۔

کچھ دیر بعد رچرڈ نے سر اوٹھایا اور کہنے لگا جناب مین مجکو سوچنا غور کرنا درکار نہ تھا مجکو معلوم ہو گیا کہ مین ایک عالی نسب والا منصب انگریز کا خلف الصدق ہون میرا وطن انگلستان ہے جسوقت میرا دل چاہیگا انگلستان چلا جاونگا۔

ڈاکٹر صاحب۔ جو خوشی تم سمجھے ہو تم انگریز کے بیٹے اور انگلستان کے رہنے والے۔ مجھسے بڑھکر آپ کی پیدایش کا حال جاننے والا دوسرا کوئی شخص نہین آپ اسی لندن مین اور اسی مکان مین پیدا ہوے اگر اسی کا نام صحیح النسبی اور خلف الصدقی ہے تو خیر ڈاکٹر ہام بلیرے نے مجھسے بیان کیا ہے کہ مین والدین کیجانب سے صحیح النسب انگریز ہون ڈاکٹر ہام بلیرے ایک کمسن لڑکا لافورڈ صاحب وکیل کے پاس عدالت کی کارروائی کرتا تھا اور چند روز سے رچرڈ کا بڑا اعتبار ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب۔ لاحول ولا قوۃ ہم تمھارے والدین ہی کو نہین جانتے اور تمھارے والدین کو کیا منصب نہ تمھارے صحیح النسب ہونے سے غرض۔ اس بحث فضول سے

کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ پر جا کہ روی بہ سند ہنرت چلیست نہ بہ سند کہ پدرت کسست۔
رچرڈ۔ نہایت غصہ ہوکر۔ حضرت معاف فرمائے۔ اہل انگلستان آپکے ہم وطنوں کے مانند سختی مین زندگی بسر نہین کرتے اس ملک مین ڈاکٹر یا پادری یا وکیل قدر کی نہین جاتے۔
ڈاکٹر صاحب۔ ٹام ہلیری تمکو پاگل کردیگا دماغ مین واہیات خیالات پیدا کرکے ہتور ڈالیگا تمہاری اس گفتگو کا مطلب کیا ہے یہ بالکل نہین سمجھتا۔
رچرڈ۔ ٹام ہلیری کہتا ہے کہ پادری لوگ خلق اللہ کے گناہ کی بدولت۔ وکلا رعایا کی مصیبت کی بدولت اور ڈاکٹر لوگ بیمارونکے بدولت اوقات بسر کرتے ہین ایک چاہتا ہے کہ لوگ بلا گناہ کرین تاکہ گرجا گھر بخشائش کیواسطے آنا ہو دوسرا کہتا ہے کہ لوگ بتلائے مصیبت و آفات ہوں عدالت دوڑین تیسرا چاہتا ہے کہ آے دن بیماری ہاتھ باندھے سامنے موجود رہے تاکہ ہم لوگونکی روٹیان چلین گستاخی معاف۔
ڈاکٹر صاحب۔ ٹام ہلیرے کو جلد گانون سے نکالنا پڑا۔ ایک وکیل کا چھرہ ایک شہر سے بھاگ کر یہان جان چھپائے اور اوسپر یہ دماغ یہ خیالات۔ اگر میرے روبرو ایسے کلمات زبان پر لاتا تو ایسا سبق دیتا کہ بچہ عمر بھر نہ بھولتے اور ان معزز لوگون کی عزت کرنا سیکھتے۔ اب تم اس نامعقول کا نام میرے روبرو نہ لینا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارا بہت پیارا ہوگیا ہے۔ اب تم خود غور کرکے جواب دو کہ مین تمہارے نانا کو کیا جواب لکھوں عجلت نکرو سوچ لو تم تو خود فہمیدہ ہو۔
رچرڈ نے طعنہ آمیز گفتگو چھوڑ دی اور ترمردہ ہو کر کہا آپ صاف لکھ بھیجے کہ میری روح ان کامون سے گھبراتی ہے ان پیشون سے مجھکو سخت نفرت ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اپنے باپ کا پیشہ اختیار کرون البتہ ایک صورت سے باز رہ سکتا ہون یعنے اگر آپ مجکو اپنے پاس رکھین اور اپنا کام سکھائین۔
ڈاکٹر صاحب۔ معقول ہی فرمایا۔ ور آپ د اپنا شریک بھی کرین بلکہ میری دم مین آپ کو اپنا وارث قرار دین اور بیشک یہ ہو بھی سکتا ہے جس طریقہ سے اوسنے آپکی پرورش کی ہے اوس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے اور مضمون خط نسبت آپ کے بھی اسکے مصداق ہین۔ شاباش بیٹا شاباش یہ خوب سوچے کیا کہنا۔
رچرڈ۔ تو صاحب ایک بات ہے براہ عنایت اسکو منظور فرمائے یعنے میرے نانا کا

ہت روپیہ آپکے پاس جمع ہے اور یہ روپیہ خاص میرے فایدہ کیواسطے آپکے پاس رکھا گیا ہے
بلو جیتکی رسوم سرکاری داخل کرکے ایک عمدہ فوج مین دلوا دیجیے اور باقی روپیہ مجکو عنایت
زندگی پھر آیندہ مین آپ کو کبھی تکلیف ندونگا اور آپکی توجہات کا مدت العمر مشکور رہونگا
اکٹر صاحب ۔ مجکو نہایت افسوس ہے کہ تمہاری فہم و فراست خوش مزاجی اور نیک
ب امید موہوم سے باز رکھنے کو جسکا تمکو خیال بھی کرنا مناسب نہ تھا کافی نہین ہے یہ تم
ح کہتے ہو کہ تمہارا روپیہ میرے پاس ہے اور آج تک کا خرچ دیکر دلا کر شاید دس ہزار
چھ زیادہ باقی ہو لیکن مین یہ روپیہ تمکو بغیر اجازت تمہارے نانا صاحب کے نہین
سکتا علاوہ برین تم ابھی نابالغ ہو تمہارا استحقاق کبھی نہین پہونچ سکتا اور اس
نابالغ مین قانوناً ابھی چھ سال کا عرصہ ہے اور ایک حساب سے تم اسکے مستحق کبھی
ہوگے اگر تم یہ خیال دور نکرو ۔ لیکن عزیز من یہ سب واہیات گفتگو ہے جانے دو
ہوا سو ہوا گذشتہ را صلواۃ ۔ آج اول مرتبہ ہے کہ مینے تمکو اسقدر گستاخ پایا یا ایسا
مزاج دیکھا تمکو اس عجلت سے زیادہ باتونکے واسطے معافی مانگتا ہے مگر مجھ سے
لکن ناخوش ہوے میری اسمین کچھ خطا نہین ہے یاد رکھو کہ میرے احسانات کا بار
ارکی گردن پر بہت ہے ۔ دیکھو مین تمہارا اسوقت مین حامی و مددگار رہو!
ب کوئی تمہارا دنیا مین نہ تھا ۔
رڈ ۔ مین ان باتونکے واسطے مطلق آپ کا شکر گزار نہین ہون اگر آپ چاہتے تو
ں سے بھی زیادہ سلوک کر سکتے ۔
ڈاکٹر صاحب ۔ (ناخوش ہوکر) ہمارے ناشکرے بھلا اس سے بڑھکر مین اور کیا کر سکتا ۔
رڈ ۔ کیون نہین ۔ آپ مجکو اونکی گاڑی کے پہیونکے نیچے ڈالدیتے تاکہ کچلکر مرجاتا
وہ اچھا ہوتا یا یہ اچھا ہوا کہ اب تمام عمر کیواسطے کوفت دلپر رہے اسوقت ایک
ن کام تمام ہوجاتا ہمیشہ کے لیے قصہ تمام ہوتا ۔
اہوا رچرڈ اوس کمرہ سے چلا گیا دروازہ زور سے بند کردیا ڈاکٹر صاحب اسکی
حی دیکھکر نہایت تعجب مین بیٹھے رہے کہ یا الہی آج یہ معاملہ کیا ہے اس لڑکے
نا ہوگیا ۔ اسکے دل مین کیا سمائی ہے کیا جن اسکے سر پر چڑھا ہے ۔ ظالم بلکہ
پڑا پاکر اسکو دیوانہ کردیا لیکن ابھی اسکا مزاج تربیت پذیری ہی تدبیر کرنا ہوگا

ادہر ڈاکٹر صاحب یہ خیالات نیک نیتی سے کر رہے تھے اودھر رچرڈ اپنی دائی کے کمرے مین
پہونچا وہان مس مینی بیٹھی تھی جسکو اسکے صورت دیکھنے سے ایسی خوشی ہوتی تھی جسکا بیان نہین
ہو سکتا۔ اسکو دیکھتے ہی ایک موم کی گوڑیا لئے ہوے اسکو دکھانے کے واسطے دوڑی اور
فی الحقیقت مس مینی کے کھیل کود مین سواے رچرڈ کے کوئی اور شریک بھی نہ ہوتا تھا مگر
اسوقت رچرڈ کا اور ہی عالم تھا مارے غصہ کے جامہ سے باہر تھا گوڑیا مینی کے ہاتھ سے جھٹک
دیا اور وہ آتشدان کے پتھر مین لگ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی یہ حال دیکھ کر دائی بہت جھلائی
کیونکہ وہ رچرڈ کو بہت چاہتی تھی مگر اسوقت نہایت ناخوش ہوئی اور کہنے لگی ارے یہ
تونے کیا کیا مس مینی کے ساتھ یہ سلوک ایسا تجکو واجب نہ تھا۔ تونے بڑا غضب کیا بیٹی تم
تم خاموش ہو رہو ابھی گوڑیا درست کیے دیتی ہون۔
اگر مس مینی اوسوقت روئی تو وہ رونا گوڑیا کیواسطے نہ تھا البتہ اوسکے رخسار و نپر اشک
روان تھے مگر خاموش منھ سے آواز نہ نکلتی تھی ہر کا ایکا یہ نظر حیرت و عبرت رچرڈ کیصورت دیکھ
رہی تھی۔ دائی نے جب دیکھا کہ مس مینی چلا کر رو دی نہین ہے تو ایک گونہ اوسکی طرف سے
جمعی ہوئی اور رچرڈ کی طرف متوجہ ہوکر استفسار حال کرنے لگی کہ بیٹا آج کیا حال ہے
کیون افسردہ ہو کس سے خفا ہو۔ ماجرا کیا ہے کیا ہوا۔ کسنے تمکو ستایا کسنے تمسے کچھ کہا۔
غرضکہ بہت سے اسیطرح کے سوال کئے تو آخرکار رچرڈ نے کہا کہ چلو چلو۔ جاؤ آج سے نہ مین
کسی کا لڑکا ہون نہ بیٹا ہون۔ بلکہ متروک الدنیا ننگ خاندان ہون نہ میرا کوئی ہم
زمین کسی کا ہون۔ آج ڈاکٹر صاحب نے خود مجھسے کہدیا۔
دائی کہنے لگی کہ کیا ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا کہ تم ماں جلو ہو۔ یہ صحیح نہین ہے۔
تو پھر کیا اونھون نے میرے بچے کو یہ جتلایا کہ خدا نکرے وہ حرامی ہے۔ توبہ توبہ بھلا یہ
کہنے کی بات ہے۔ کبھی ہم تو خدا لگتی کہین گے۔ اے تمھارے باپ تو وہ اشراف آدمی
تھے کہ ڈاکٹر صاحب کے ہان اتنے آنے والے ہین کوئی بھی اونکی برابری نہین کر سکتا۔
ماشاء اللہ سے رعب داب ایسا ہی صورت سے بھلے مانس۔ آنکھین بڑی بڑی اور ہاتھ
پاؤن ایسے کہ ایک ہزار ہی مین نواز کو نصیب نہین۔
انا جمعین تو بہت کچھ تعریف و توصیف کے تین لعد ایسی باتون مین اونکا جی بھی بہت
لگتا تھا کیا سبب کہ مدانہ حسن کی بڑی پکی معتقد تھین مگر آخر مثال جو اونھون نے دی

وہ لڑکے کو ناگوار گزری - اور بات کاٹ کے پوچھنے لگا کہ اچھا ان باتون سے کیا حاصل -
بھلا یہ تو بتاؤ - دادا جان نے ہماری پرورش کے لیے ڈاکٹر گرے کو کتنا روپیہ دیا ہوگا -
انا جیمسن - بیٹا ایمان کی پوچھو تو ٹھیک ٹھیک شمار مین کیا جانون - اور نہ اچھی طرح دیکھا
ہان اٹکل سے اتنا جانتی ہون کہ پہلی تھیلی اشرفیان اونھون نے مٹھی بھر کے دی تھین
کچھ نہو نگی تو سو سے کسی طرح کم نہو نگی بلکہ اگر دو سو ہون تو کچھ تعجب نہین - اصل یہ ہے
بیٹا مجھے ٹھیک ٹھیک تو معلوم نہین - مگر ڈاکٹر صاحب روپیہ پیسے کے معاملے مین بڑے ایماندار
آدمی ہین - وہ ضرور تو سب کوڑی کوڑی کا حساب سمجھا دینگے - اور بیٹا جو تمکو صحیح
صحیح حال اپنے روپیہ کا پوچھنا ہو تو چلے جاؤ محاسب قصبہ کے دفتر مین وہ ابھی سب
حساب بتا دینگے -

رچرڈ مڈلماس نے ان باتون کا تو کچھ جواب نہ دیا مگر چپ چاپ گھر سے نکل کے باہر چلا گیا
سیدھا محاسب کے دفتر پہنچا - محاسب ایک معمر پرانا تجربہ کار شخص تھا اور اس سے
بخوبی واقف بھی تھا اسکے مزاج مین ملنساری بھی ایسی تھی کہ قرب و جوار مین سبھی لوگ
جانتے اور خاطر داری کرتے تھے -

رچرڈ نے تمہید اسطرح شروع کی کہ مین چاہتا ہون کوئی پیشہ اختیار کرون اسکے بعد بچے
پیدا ہونے کی کیفیت اور آیندہ کے سامان کی باتون کی لپیٹ مین سلسلہ سخن بانی کی
مقدار تک پہونچ گیا اور محاسب نے وہی مقدار بتا دی جو پہلے سے سن چکا تھا
ہر سنے فوجی ملازمت کی تجویز بھی کی اپنے بصورتی سے بر سبیل تذکرہ بیان کی جسکے جواب
[illegible] نے بھی الا سہلا وہی امر گوش گزار کیا جو ڈاکٹر گرے نے کہا تھا کہ جب تک
ن بلوغ کو نہ پہونچ لوگے اوسوقت تک اس سرمایہ سے تمکو حبہ نہین ملسکتا -
ور اوسپر بھی تمھارے دونون ولیون اور ماسٹر کی رضامندی مشروط ہوگی -
ں گفتگو کے بعد یہ وہان سے رخصت ہوا - اور محاسب قصبہ بھی اوسکے طرز کلام
ر سب سے بڑی بات اس امر سے بہت ہی خوش ہوا کہ اس عمر مین اسکو چار پیسے
نے کا خیال آیا اور مجھ سے مشورہ پوچھنے آیا - چلتے وقت یہ تجویز بھی ٹھہر گئی کہ اگر
ماہی ارادہ ہے تو تم قانون کیون نہین یاد کر لیتے نوکری کہین باہر لینے جانا
[illegible] خود اسی دفتر مین [illegible] معقول تنخواہ [illegible]

رکھنے کے قابل نہین۔ وہ ایک لچہ لفنگا ہے اور جب دیکھو انگلستان کے قاعدون کی
ڈہنگ مارا کرتا ہے۔ بھلا تمھین خیال کرو اس سے حاصل۔ ملکے ویہر رسمے۔
رچرڈ نے وکیل صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مین اسوقت صاف صاف جواب
نہین دے سکتا۔ سوچکر کہونگا کہ مجکو یہ پیشہ پسند ہے یا نہین۔

ٹام ہلبیری کے آقا کے پاس سے اوٹھکر رچرڈ ٹام ہلبیری کے پاس گیا جو اوسوقت
اپنے دفتر کے کمرے مین تہا سن بیس برس کا پست قامت کوتاہ گردن تیزی مین پرکالہ
آتش شرارت مین شیطان کے اوستاد چالاکی و فطرت کے برادر مادر زاد ادہر طباع
اور ذہن دقیقہ رس نکتہ چین۔ خوش پوشاک نوعمر کے بناو سنگار کے شوقین بال
سنوارے پسد اور گول ٹوپی سر پر رکھے بیل دار واسکٹ ڈالے یا شتبہ کو گرجا جاتے
لوگ اونگلیان اوٹھاتے سابق مین اور کسی شہر مین کسی وکیل کے محرر تھے مگر کسی
نہ کسی وجہ سے بھاگنا پڑا اس ملک مین آکر آباد ہوے وکیل کے پاس کام کو کیا ہی
تہا سب کارروائی سے واقف تہے آتے ہی لاورڈ صاحب کے پاس ملازم ہو گئے
ترتیب مثل وغیرہ مین وہ صحت دکہائی کہ وکیل صاحب نے نہایت پسند کیا فوراً نوکر
رکھ لیا عجب کہ اسنے رچرڈ کی پیدایش کا حال سنا اور یہ بھی دریافت کر لیا کہ اسکے پاس
دولت ہے اسیوجہ سے دوستی بھی کر لی ہر وقت خلا ملا رہنے لگا گو رچرڈ سے وہ عمر مین
کہین زیادہ تہا مگر اسکا خیال نہ کیا وہ وہ سبز باغ دکہاے وہ وہ قصے بتاے کہ اسکا
دل پھر گیا جو باتین کہ اس گاؤن مین اوسکو برسون مین معلوم ہوتین وہ چند دنون
مین بتا دین ہر طرح کے کھیل سکھاے قمار بازی کا شوق دلایا یہ طفل مکتب وہ ہوشیار
چالاک یہ محض ناتجربہ کار یہ ہارتے وہ فائدہ اوٹھاتا یہ کھوتے وہ پاتا غرضکہ اوس روز
بہت دیر تک رچرڈ اوسکے ساتھ پھرتا رہا سارا قصہ اوسکو کہہ سنایا جو اوسنے کہا
خوب دل لگا کر جو صلاح دی اوسکو مفید سمجھا شام کے وقت مکان کو واپس آیا بیٹے
مین طرح طرح کے خیالات بھرے تہے اشتہا کسکو تہی کہانا بھی نہ کہایا ویسے ہی سو رہا
مارے شب خوابی نے اپنا بخوبی اثر ظاہر کیا گرمی دماغ فرو ہو گئی مزاج بہی اصلاح پر آیا
علی الصباح اودہر آفتاب بر آمد ہوا ادہر یہ بھی بستر استراحت سے بشاش اوٹھا
باہر نکلتے ہی مس بینی سے ملاقات ہوئی رچرڈ نے ایک گورا نما وضع اوسکے جو کل ٹوٹ

گئی تھی نذر کی لیکن اوسکو معاوضہ کی کیا ضرورت وہ بیچاری سادہ مزاج بھولی بھالی لڑکی دل شیشہ سے بھی زیادہ نازک کسی دوست کی ادنی رنجش سے وہ صدمہ اوسکے آئینہ دل پر پہونچتا تھا جو برق سے خرمن کو یا پتھر سے شیشہ کو پہونچتا ہے مگر کیا ہی رنج پہونچا ہو۔ دل دکھا ہوا گر اوسنے التفات سے کوئی پیش آیا فوراً آئینہ دل کدورت سے صاف ہوگیا سب گزشتہ معاملہ فراموش کر دیا پھر وہی باتین وہی کھیل وہی میل ہوگیا۔ علی ہذا رچرڈ کے ساتھ وہی حال ہوا ادھر اسنے گوڑیا نذر کی اوستے ہنسکر لے لی بہرساتھ ساتھ کھیلتے ہوا کھانے چلدیے۔

ڈاکٹر صاحب کا غصہ بھی بہت عرصہ تک قائم رہا حالانکہ دوسرے روز جب رچرڈ سے ملاقات ہوئی اوسکی شب گزشتہ کی گستاخی اور بے اعتنائی یاد کرکے منہ پھیر لیا مطلق اوسکے جانب متوجہ نہوئے رچرڈ کو تاب نیرآئی فوراً اونکے روبرو گیا اور کہنے لگا جناب من میری تقصیر معاف فرمائیے سچ تو یہ ہے کہ کل تک مجھکو اپنے والدین کی عظمت اور ثروت کا کمال خیال تھا عجب ہوا دماغ مین بھری تھی مگر نانا صاحب کے خط نے تمام امیدون کا خون کر دیا کیا کہون کیسا صدمہ دل پر پہونچا یہی قلق تھا کہ اب مجکو غربت مین زندگی بسر کرنا پڑی اوسی رنج مین چند کلمات گستاخانہ آپ کی خدمت مین زبان سے نکل گئے اب مین نہایت شرمندہ ہون کہ غصہ کی حالت مین یہ خطا ہوئی آپ مربی ہین از خوردان خطا واز بزرگان عطا براہ توجہات قدیمانہ معاف فرمائے درحقیقت جو سلوک آپ نے میرے ساتھ کیے اوسکے بیان مین زبان قاصر ہے مین تمام عمر نہ بھولونگا نہ اوسنے کبھی سبکدوش ہونگا۔

ڈاکٹر صاحب یہ معذرت بزبان لجاجت سنکر فوراً اپنا غصہ بھول گئے رچرڈ کو اپنے قریب بٹھالیا اور فرمایا خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا لیکن اب یہ تبلاؤ کہ تمنے اپنے دل مین کیا قرار دیا کیا سوچا کون کام سیکھوگے اگر ابھی خیال نہ کیا ہو تو اور مہلت سہی پھر خوب غور کرلو۔

رچرڈ نے فوراً صفائی اور مستعدی سے کہا۔ جی ہان مین نے اسبارہ مین وکیل صاحب سے بھی مشورہ لیا تھا وہ بھی بکمال عنایت پیش آئے مجکو اپنے پاس ملازم رکھنا چاہا لیکن بہرحال آپ میرے مربی اور سرپرست ہین اگر آپ مجکو علم طب پڑہاتے تو نہایت عمدہ ہوگا آپ نے جو کمال اور اتقا اس پیشہ مین حاصل کیا ہے شاید کیسے

طفیل سے ایک ثمرہ اسکا مجکو بھی کسی وقت مین حاصل ہو جاوے آپ کے ہمراہ مطب کا بھی موقع اچھا ہاتھ آیگا اور اتنا دلسوز اور مہربان اوستاد مجکو کہان ملیگا بہرحال مین آپ سے مفارقت پسند نہین کرتا شب و روز آپ کی خدمت مین حاضر رہونگا۔ یہ پیشہ مختاری سے کہین زیادہ معزز ہے۔

جب رچرڈ نے اپنا مستقل ارادہ علم طب سیکھنے اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ رہنے کا ظاہر کیا تب ڈاکٹر صاحب نے اوسکے نانا کو اطلاع دی نانا صاحب نے خط کا جواب مع ایک نوٹ ہزار روپیہ کے ڈاکٹر کے پاس بھیجا اور لکھا کہ مین نہایت خوش ہوا کہ لڑکا علم طب سیکھنے پر راضی ہو گیا یہ روپیہ آپ کا حق التعلیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے اگر دریافت کیا جاتا تو شاید اسکی تہائی بھی اپنے منھ سے نہ مانگتے۔

چند روز کے بعد ڈاکٹر صاحب کی ملاقات وکیل صاحب سے ہوئی رچرڈ کا ذکر رہا ڈاکٹر صاحب نے سارا قصہ بیان کیا وکیل صاحب نے کہا البتہ وہ لڑکا نہایت سلیم الطبع رحم پسند معلوم ہوتا ہے اسنے میری محرری صرف اس خیال سے منظور نہ کی کہ لوگ یہی کہینگے کہ ایک دست کی روزی بند کر کے خود نوکری کر لی اور یہ مجکو ناپسند ڈاکٹر صاحب نے کہا جی ہان آپ سچ فرماتے ہین مگر مجکو اس دوست کا نہایت خوف ہے میں دیکھتا ہون کہ کچھ عرصہ سے ٹام ہلسری اور رچرڈ کا بہت خلا ملا رہتا ہے مگر یاد رکھیے کہ اگر ایک کیا دس ہزار ٹام ہلسری آوین تو بھی رچرڈ کے مزاج کو برگشتہ کرنا دشوار ہے۔

باب سوم

جن دنون ڈاکٹر صاحب نے رچرڈ کو اپنا شاگرد کیا ہے اوسی عرصہ مین ایک اور درخواست آدم بارٹلی نامے شخص کی باستدعاء تعلیم علم طب ڈاکٹر صاحب کے پاس دی یہ شخص ایک معمولی کاشتکار کا بیٹا تھا اوسکے باپ کے دو بیٹے تھے بڑے کو اوسنے اپنا پیشہ سکھایا چھوٹے کو ڈاکٹر بنانا چاہا زیادہ تر اسکی وجہ یہ تھی کہ ہوس گانون کے میدار کو اپنے مصاحبین مین ایک ڈاکٹر کی ضرورت تھی چنانچہ اوسکے باپ سے کہا کہ تم اپنے بیٹے کو ڈاکٹری سکھاؤ تو مین اوسکو اپنے پاس رکھون گا مین تمہارا اور اوسکا

نون کا فایدہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس درخواست کو بھی منظور کر لیا اب دونون
الب علم ڈاکٹر صاحب کے مکان مین ساتھ ساتھ رہنے لگے ایام سرما مین ایڈن
ب کے مدرسہ طب کو جاتے کیونکہ بغیر مدرسے کے پڑھے امتحان مین شریک ہونا
ن نہ تھا۔ اب اسکو تین چار برس کا زمانہ گزر گیا دونون طالب علم ماشاءاللہ جوان
ن ہوگئے اور جوان بھی کیسے کہ نہایت حسین طرحدار خوش رو اور ذی استعداد خوش لباس
ب اطوار تعلیم یافتہ اور [illegible] دونون مین آنکھ نیچے حد ہو جاتی ہے گو انکی نظر انیر ترقی
انکا نون کے لوگ بیچارے غریب اوسط درجہ کے لوگ تھے نہ کوئی ایسا امیر تھا نہ
ن یو ناک تھا سب اہل کاروبار شیا الدار و بازان رہتے تھے انکو امورات خانہ داری
آتی فرصت کہان تھی کہ آرایش بنانی کے طرف التفات کرتین عورتین البتہ صدہا
ین مہ جبین بناؤ سنگار کئے و بازار پھرتی تہین۔
نون طالب علم خندہ پیشانی یار اس بشتے مگر دونون کی ہم صحبت اور جلیس ہم ادر
یا اپنی اپنی پسند کے مطابق علیحدہ علیحدہ تھے گو کہ یہ دونون شخص ایک ہی مکان مین
تھے ایک ہی ساتھ پڑھتے تھے اور بظاہر ایک دوسرے سے مانوس بھی معلوم ہوتا تھا
لیکن مین دل صاف نہ تھے دونون خواہان رہتے تھے کہ ایسا نہ ہو میرا ساتھی مجھسے
امتحان مین سبقت لیجاوے میری کرکری ہو جاوے اور اسکا نمبر بڑھ جاوے اور شباب
دونون کو گد گدا [illegible] جوانی [illegible] دکھاے ہوئے دونونکو رقص و سرود کا شوق
ی کا ذوق پیدا ہوا اتفاقاً ایک اوستاد جی بھی وہان گاہ بگاہے آجایا کرتے تھے
انکا قیام زیادہ تر یہان ہونے لگا یہ دونون نوجوان بھی اونکے پاس جانے لگے علم
سیکھنا شروع کیا ذکی اور فہیم تو تھے ہی بہت جلد دستگاہ بہم پہونچالی مگر دونون
ایک کم نہ دوسرا زیادہ۔ نہ اوسکو اس پر فوق نہ اسکو اوس پر فضیلت اوستاد
حیران تھے کہ یا الٰہی ان دونون مین کون اچھا ہے اگر ایک بات مین
بہتر پاتے دوسرے مین اوسکے ساتھی کو اوس سے برتر دیکھتے۔
کی یہ کیفیت تھی کہ اعلی کو قیمتی پوشاک پہننے کا کمال شوق تھا شاید اسوجہ
ین مالدار تھے خاطر خواہ روپیہ ملتا تھا کچھ حسرت ہو نگی نہ تھی اسکی پروا نہ تھی کہ
ین قطع ہون عادت پر چست ہون مگر قیمتی ضرور ہون نہ با احتیاط لباس

رکھنے کا مطلق خیال تھا اودہر پہنا اودھر پھینکدیا۔ مگر رچرڈ کو احتیاط کا بڑا خیال تھا کیا مجال
کہ کپڑے پر ذرا دھبہ لگے یا میلا ہوجاے۔ بعض اوقات ہارٹلی ملبوس فاخرہ
پہنتا خوب اکڑ کر چلتا اوسکا ساتھی صاف اور خوش قطع پوشاک پر فدا تھا ہر وقت
بشاش خندہ پیشانی رہتا جس صحبت یا جلسہ مین جاتا اوسکی علمی لیاقت فصاحت
و بلاغت سے کوئی پوشاک کا چندان لحاظ نکرتا جو پہنے ہوتا وہی مناسب معلوم ہوتا
مگر دونون کی صورت شباہت مین بڑا فرق تہا۔ ہارٹلی میانہ قامت چست و چالاک
نک سک سے درست بدن کے اعضا متناسب تندرست خوش رو مرغوبانہ صورت
سے انگریزیت پیدا چال ڈہال سے جوانمردی ہویدا۔ کثرت ورزش کا شوق جب فرصت
ملی موقع دیکھا وہیں سے اکھاڑے مین جا ڈٹے فن کشتی مین طاق پھری گدکا بانک پٹے
مین مشاق تہے۔
برخلاف اسکے رچرڈ کا رنگ مثل انگریزوں کے اسقدر صاف نہ تہا کشیدہ قامت
مگر خوبصورت چہرا بدن ہر عضو درست سانچے مین ڈہلا مگر تیسرے سے اجنبیت پیدا
جستی اور چالاکی کوٹ کوٹکر جسم مین بھری تہی خوش کلامی شیرین زبانی سیکھنے کیواسطے
تھیٹر مین جانا شروع کیا فن سپہ گری کا از حد شوق تہا لیمون تراشنا چوزنک جمانا
خوب سیکہا تہا۔ رچرڈ مچھلی کے شکار پر فدا ہارٹلی بندوق پر شیدا وہ شست لگاتے
یہ بال باندہا نشانہ اوڑاتے۔ دونون کو ڈاکٹر صاحب کے دسترخوان کی فکر ہوتی
ایک دریا جاتا دوسرا جنگل بہاگتا دونون اپنا اپنا شکار ہر روز شام کو لاتے ڈاکٹر صاحب
کو اپنی محنت کا مزہ چکھاتے تہے۔
تمام گانون کے لوگ تعجب کرتے کہ آیا ڈاکٹر صاحب کے شاگردون مین کون بہتر ہے
اکثر لوگ آکر خود ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرتے کہ آپ کی کیا راے ہے مگر ڈاکٹر صاحب
ایک گرگ باران دیدہ سرد و گرم چشیدہ کبھی صاف صاف نہ کہتے کہ کون بہتر ہے جب
کوئی بہت ضد کرتا تو یہ کہتے کہ اے بہائی میری نظر مین دونون یکسان ہین دونون
جفا جو فرمان پذیر نہ کوئی اعلے نہ کوئی حقیر اگر یونہین دل لگا رہا تو چند روز مین پختہ تجربہ
شدہ ہوجائینگے۔ روٹیان کھا کمائینگے اگر آجکل کی ہوا نہ لگے گانون کے لوگ

ونکے مزاج کو برگشتہ نہ کردین مگر باوجود اس سب کے ڈاکٹر صاحب ہارٹلی کو زیادہ
پسند کرتے تھے اونکا اعتبار زیادہ تھا کیونکہ وہ اونکا ہموطن اور رئیس کا لڑکا تھا کیونکہ
زیادہ ملتفت نہ ہوتے پہر ڈاکٹر صاحب یہ بھی اپنے دل مین سوچتے تھے کہ مین ناحق
رچرڈ کو جو سمجھتا ہون اوسکو مین نے بچپن سے پالا ہارٹلی کل آیا ابھی اسکو بخوبی ندیکھا
نہ بھالا کیا جانے کیسا نکلے اسکا مزاج مجھکو بخوبی معلوم ہے وہ مجھکو اپنا حربی جانتا ہے
میرا ذرا اشارہ بجائے آیت حدیث مانتا ہے پھر مین اوسکی کیون طرفداری کرتا ہون
سمجھ سوا میری خطا ہے۔
بعض لوگ بیٹھے بٹھائے یہ بھی کہتے کہ ارے میان ہم تم یہ کیا جانین اسکا انصاف
تو ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی ہی خوب سمجھتی ہوگی اوسنے ضرور اپنی پسند کرلی ہوگی
اوسکے دل سے پوچھیے تو معلوم ہو کہ کون بہتر ہے اوسکو معلوم ہوگا کہ کون زیادہ لئیق
ہے کون زیادہ حسین ہے مگر اتنی مجال کسکو تھی کہ بالمشافہ اوس سے جاکر دریافت کرتا جادہ
اعتدال سے قدم باہر رکھتا اوسکے چال چلن کو بغور دیکھا کرتے کہ کسکی طرف توجہ زیادہ
رجوع ہے کون اسکا مطبوع ہے اگر بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ ہارٹلی کا ساتھ اوسکو زیادہ
پسند ہے اوسکے ساتھ زیادہ ہنستی بولتی ہے محفل رقص و سرود مین بھی اوسی کا ساتھ
رہتا ہے رچرڈ کے ساتھ گفتگو مین وہ آزادی نہین بلکہ بہ حجاب بات چیت کرتی ہے تاہم
لوگون کے دلکو تشفی نہوتی کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ ہانکتا۔
یہ تو غیر ممکن تھا کہ تمام گانون مین اسکے چرچے ہوا کرین اور یہ دونون شخص اس
سے محض ناواقف رہین اونکے کانون مین آواز پہونچتی تھی اور جان بوجھکر انجان بننا
بھی دشوار تھا بہرحال دونون مین خیال ہوا کہ ہم دونون ایکدوسرے کے رقیب ہین۔
اس عرصہ مین مس مینی کا بھی شباب چمکا جوبن نے وہ رنگ دکھایا کہ مہر نیمروز دیکھکر
شرمایا بدر کامل نے اوسکے روبرو خجالت سے سر جھکایا اللہ اللہ دریائے حسن کی روانی
وہ اٹھتی جوانی۔

حسن خوبی سے وہ بت مغرور ۔۔۔ سر سے پا تک برنگ شعلۂ طور
سن برس چودہ اک کا ہوگا کمال ۔۔۔ پر وہ ماہ دو ہفتہ بدر جمال
مست صہبائے غمزہ و انداز ۔۔۔ اوٹھتا جوبن شباب کا آغاز

آنکھڑیاں پھڑکی لگاوٹ باز — دلربا بات گھات کے انداز
نشۂ بادۂ شباب سے چور — چنچل مست حسن پر مغرور

نازک اندام مدور خرام سہی قد غنچہ دہن عالم فریب زاہد فریب غارتگر صبر و شکیب دل و دین
ہر قدم حشر بپا کر تا لب جوان بخت پر غرت میں اعجاز مسیحائی کا دم بھرنا ثبوت یہ ہے
کہ اس کے کانوں میں ایک جلسہ سا لیا تھا گھر دور دور کا ہو گیا سب بیٹھا اور قرب و جوار
کے رئیس زادے اور فقرا پر سالہ شعرا اہل و عیال اس کے کانوں میں آکر فراہم ہوتے
اہل ولایت اپنے مقامات کی آرائش میں [illegible]
رہتا ہر شب کو خیموں میں جلسہ [illegible]
مگر بخیال امارت و ثروت [illegible] کانوں کا کوئی منتظر
اوس محفل میں بار نہ پاتا ہمارے ڈاکٹر صاحب بھی اونکے مقابلے کے نہ تھے یہ کبھی
محروم رہتے مگر کانوں والوں کے [illegible] کے واسطے اکثر عام جلسہ کا ہوتا
اوس روز ہر کس و ناکس کو اجازت ہوتی جسکا جی چاہتے چلا جاوے کوئی
مزاحم ہوتا اوس روز ڈاکٹر صاحب [illegible] محفل خوبان
خاستہ گلشن محبوبی یعنی دختر پری پیکر رشک قمر کو ہمراہ لیئے ہوئے جلسہ میں تشریف لیگئے
اس مست سراپا ناز کا آنا تھا کہ قیامت کا سامنا تھا اوس زہرہ تمثال غیرت مہر
کا ہوش ہلال کا حسن و جمال دیکھ کر گل لبستان فرنگ کی گرمی بازار حسن سرد ہو گئی
گلبدنوں کے چہرے زرد ہو گئے رشک سے کلیجہ پر سانپ لوٹ گیا عاشق مزاجوں
کی جان پر آفت حسن پرستوں کے لیے قیامت آئی ان سب میں ایک رئیس کے نونہال
فرخندہ اقبال صاحب جمال کا اسکی پیاری پیاری بھولی بھولی صورت دیکھکر
عجب حال ہوا جونہی نظر اوس جمال جہان آرا پر پڑی خرمن صبر و شکیب پر
برق کا کام کر گئی ؎

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ — صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ
دل یہ کرنے لگا طپیدن ناز — رنگ چہرے سے کر گیا پرواز
تھی نظر یا کہ جی کی آفت تھی — وہ نظر ہی وداع طاقت تھی

فوراً ڈاکٹر صاحب کو معہ اوس نازنین کے باعزاز [illegible] تمام لیجا کر بٹھایا

خود بھی قریب قریب ہر ایک سے صحبت کرنے لگا ایک تو جوانی کی اُمنگ دوسرے نشے کی ترنگ
صفت یہ ایسے بیخود ہوئے کہ تمام شب اونکے ہمراہ رقص مین ساتھ ساتھ ناچا کئے مین
[illegible] لیے پھرتے رہے یہ نوجوان نہایت عالی خاندان معالی دودمان امیر
کبیر کا لڑکا تھا اسکی ذات کو اپنے رتبہ کا بدرجہ اتم خیال تھا کم رتبہ آدمیوں سے گفتگو
کرنا [illegible] ضرورت عجیب جانتی تھین چھوٹے آدمیونکو کبھی منہ نہ لگاتی تھین مگر
[illegible] مین ونزاکت فہم و فراست خوش بیانی شیرین زبانی حیا و شرم دیکھ کر
[illegible] ہو گئین اور اسکو مادرانہ شفقت سے بلاکر اپنے پاس بٹھایا پیر آنے
[illegible] خیالات اور ثروت کے توہمات بالاے طاق رکھدیے ایسے جلسے
تو خصوصاً سب کے لوگ جوڑے آتے ہین اور ٹی چرپا بچاتے ہین خود اپنا [illegible]
عجب ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی کی شادی اس نوجوان کے ساتھ ہوجاے
ڈاکٹر صاحب بھی بخت خواہ [illegible] بڑے رئیسان ملک مین شامل ہوجاین
[illegible] اور ہارٹلی بھی اوس جلسہ مین گھس گھسا کر کہین لب فرش تک پہونچ گئے
[illegible] ایک گوشہ مین خاموش کھڑے کھڑے سب باتین بنظر حیرت و حسرت دیکھ
رہے تھے اپنے انہی خیالات مین مست تھے ہارٹلی اور امیرزادہ کا اختلاط مس بیٹی
کے ساتھ دیکھ کر انکے دل مین نہایت ناخوش ہوتا تھا اور سکا ہنسنا بولنا اونکے ساتھ
[illegible] کیا کرین کچھ چارہ نہ تھا وہی مثل ٹکر ٹکر دیدم و دم نہ کشیدم اگر ذرا
بھی [illegible] سے بے زبان سنے نکال لیتے فوراً گردن زدنی جانی مجبور تھے

غیر آنکھین سینکے اوس بت سے ہمارا دل جلے
وائے بیدردی کوئی نالے کسیکا گھر جلے

آتش حسد سے سینہ جلتا تھا کلیجہ بلیوں اوچھلتا تھا مگر نہ پاے رفتن نہ جاے ماندن
جیسے کسی گرسنہ کو ایک عمدہ کھانا دکھلا کر کوٹھری مین بند کردے مگر رکابی چھونے کی اجازت
نہ دے قہر درویش برجان درویش [illegible] اور ہی دھن تھی کچھ اور ہی سوچ رہے تھے
ہر نفس کو مس بیٹی کے طرف متوجہ دیکھکر دل مین نہایت خوش ہوتے تھے کہ بیشک یہ
ماہ لقا اسی قابل ہے کہ پیاری صورت کسکو نہین بھاتی ہے دولت حسن سب پر غالب ہے
ہر شخص اسکا طالب ہے لیکن اوس امیرزادے کے رقص کو مطلق پسند نہ کرتا تھا

کہتا تھا کہ یہ تو نرا گو کیا ہے رقاصی خاک نہیں جانتا۔ کہیں اوستاد جی بھی کھڑے تھے انکا نام
بھی منتظمان جلسہ میں تھا اونسے رچرڈ نے کہا اجی حضرت آپ کیا دیکھتے ہیں ع
سب صورت لنگور فقط دم کی کسر ہے ۔ استاد جی نے فرمایا اری بھائی اسکی کیا خطا
سکھانے والے کا قصور ہے وہ خود ہی بندر ہوگا اوستاد باکمال بھی قسمت سے ہاتھ آتا ہے
اگر تمہاری طرح اوسکو بھی لئیق اوستاد ملجاتا دو سبقوں میں برق کر دیتا یہ اوستادی کی
اوستادی ہے بھائی ورنہ تم بھی ایسے ہی کورے رہجاتے اب تم کھڑے ہنستے ہو یاد رکھو
کہ تمہاری نازنین محبوبہ بھی اوسکو مطلق پسند نکریگی۔ کہاں تم کہاں وہ ع
چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ تم اپنے اوستاد کے طفیل سے اس فن میں کمال
حاصل کر چکے (واہ رے استاد اپنی میری محبوبہ۔ رچرڈ کچھہ اور بھی کہنے کو تہا کہ
اونکے اوستاد جی کو اوستاد محفل رقص نے باواز بلند پکارا کہ حضرت آپ وہاں غضب ڈھا
رہے ہیں یہاں محفل کا رنگ پھیکا ہوا جاتا ہے تشریف لائیے یہ سنکر استاد جی ادہر گئے اور
ایک بلندی پر استادہ ہوکر یہ تماشا دیکھنے لگا دل ہی دل میں نہایت محظوظ ہوتا
تہا کہ عجب جانگلو جمع ہوئے ہیں جنکو رقص کا قاعدہ ہی نہیں معلوم اس علم
کی الف بے تک نہیں جانتے۔

غرضکہ شب تو اسی جلسہ میں کٹی علے الصباح ڈاکٹر صاحب کے دونوں شاگرد رشید باغ
پہونچے یہ باغ سراپا بہار ڈاکٹر صاحب کے مکان کے قریب تہا گو قطعہ مختصر تہا مگر
ہرا بہرا صاف ستہرا خوش رنگ خوشبودار پہول جڑی بوٹی ادویات کی کیاریاں
علیحدہ علیحدہ ہم خرما و ہم ثواب سیر کی سیر مطلب کا مطلب یہ باغیچہ انہیں دونوں شاگردوں کے
سپرد تہا وہی لوگ خبر گیری کرتے تھے نئے نئے درخت لگاتے رچرڈ پہولوں کا شائق ہارڈی
میوہ دار درخت اور جڑی بوٹی ترکاری پر عاشق دونوں کے شوق سے کوئی چیز ادہوری
نہ رہتی ہر شے ضروری وہاں ملجاتی ایک گوشہ میں رچرڈ نے ایک آرامگاہ مس بینی کی
نشست کے واسطے طیار کیا تہا نہایت عمدہ عمدہ پہولوں کی بیل سے اوسکو چھپا
دیا تہا اور اوسیکے نام سے موسوم بھی کیا۔

اسوقت یہ دونوں شاگرد اس باغ میں کام کر رہے تھے دفعتاً رچرڈ نے اپنے دوست سے
پوچھا کہ یار سچ کہنا تمہیں اپنی جان کی قسم کل تم جلسہ سے کیوں رسیاں توڑا کر بہاگے

کیا شیطان نے اونگلی دکھائی تہی۔

ہارٹلی۔ بہلا مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ آپ کو وہان کون چیز پسند آئی کہ آپ اسقدر جمے رہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یار یہ گانون محض خراب جگہ ہے انگلستان کے چہوٹے چہوٹے گانون مین اگر کسی رئیس کے مکان پر جلسہ یا دعوت ہو تو ہر ایک شخص اوس گانون کا باشندہ اوس شب کو مدعو ہوتا ہے میہان کا تو باوا آدم ہی نرالا دیکھنے مین آیا جو ہے وہ فرعون بے سامان نخوت اسقدر کہ خدا کی پناہ کسیکو محفل مین جانے کا مقدور نہین۔

رچرڈ۔ اخاہ۔ خدا کی شان۔ ع۔ بندگی راز کام پیدا شد۔ کیا آپ کا ارادہ ہے کہ آپ بہی بمجمع روسا مین جا کر شامل ہون۔ اللہ کی پناہ یہ حوصلہ ع اندہے کو اندہیرے مین بڑی دور کی سوجہی۔ ارے آپ اسوقت ہین کہان میری دانست مین تو یہین جلسہ ہو رہا ہے آپ امیر زادی کے ساتھ رقص کر رہے ہین اور دیکہئے رئیس لوگ تمکو دیکہکر قہقہہ اوڑا رہے ہین جیسے کوئی بندر کو مردانہ لباس پہنا اور ہتہیار لگا کر جلسہ مین چہوڑ دے۔ آپ بہی واللہ کیا ہی بے دم کے لنگور ہین۔

ہارٹلی۔ آپ شاید میرے مزاج سے واقف نہین آپ مطلق جانتے نہین کہ مین کیا ہون اجی حضرت اگر وہ لوگ ہمکو کچہ نہین سمجہتے تو ہم بہی اونکی کب پروا رکہتے ہین سنو بہائی اپنا تو یہ ہے کہ ع جہکے آپ سے اوسکے جہک جا لیجئے ہو رکے آپ سے اوس سے رک جائیے ورنہ ع بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے۔ وہ شال دوشالے اوڑہتے ہین ہم اپنے لنگوٹے مین بہاگ کہیلتے ہین۔ وہ بگہی ٹم ٹم فٹن پر چڑہتے ہین ہم اپنی ٹانگہین پر سوار پہرتے ہین مگر اونکے دروازے پر سوال کرنے تو نہین جاتے۔ مگر افسوس اتنا البتہ ہے کہ اگر نہ بلایا نہ سہی۔ مگر ہمارے ساتہی کو کیون بلایا۔

رچرڈ۔ آپ کا ساتہی۔ کون۔ اوہو۔ اب مین سمجہا مس ایمی۔ مگر وہ ہمیشہ تو آپ کے ساتہہ نہین رہتی۔

ہارٹلی۔ (غصہ ہو کر) کیا خوب ہمیشہ کی آپ نے ایک ہی کہی ارے صاحب جب جاتا ہون وہ میرے ساتہہ ہوتی ہے۔ آپ ہین کس سبز باغ مین۔

رچرڈ (طعنہ سے) خیر تو یہ کہئے۔ مین یہ مطلق نہ جانتا تہا۔ اور خدا ہی کی مار مجہپر پڑے

اگر مین ایسا کبھی سمجھون۔ خیر جانے دیجئے انچہ گزشت گزشت۔ اب انشاءاللہ کبھی
کسی جلسہ مین آپ کے ساتھ بجا ایسگی دیکھ لینا۔ جو چاہے شرط لگا لو۔ اور نہ ہو تو ایک بوتل
برانڈی ہی سہی۔ بوتل نہ ہو ایک ایک گلاس ہی بدیئے۔

بارٹلی۔ بھائی مس بیٹی پر مین کوئی شرط وطر لگانا نہین چاہتا۔ اوسکا باپ میرا اوستاد
اور اوستاد بھی کیسا کہ نہایت مہربان اور مین اوسکا نہایت ممنون ہون بس ایسی
صورت مین اگر ہم ایسے محسن کی صاحبزادی کی نسبت ایسی واہیات گفتگو کرین تو
سراسر ہماری کور نمکی اور احسان فراموشی ہے۔

رچرڈ۔ حضرت پہلے ایک جھگڑا رفع کر لیجئے تب دوسرے مین ہاتھ لگائیے۔
آپ ایک کام کیجئے۔ ایک گھوڑا کسوا لیجئے اور سوار ہو کر اوس قلعہ کی طرف تشریف
لیجائیے اور اوس امیرزادہ سے انتقام لیجئے جو کل مس بیٹی کے ساتھ ساتھ ہاتھ مین
ہاتھ دئے جلسہ مین ناچ رہا تھا۔ غضب خدا کا تمہارے ہوتے غیر شخص تمہاری معشوق
کو ہاتھ لگائے۔ تمہین چلو بھر پانی بھی میسر نہ ہوا۔

بارٹلی۔ یار ایک کام کرو۔ مس بیٹی کا تو نام نہ لو اور تم خود ڈاکٹر صاحب کے شاگرد
بنکر وہان جاؤ اور اوس امیرزادہ کو دھمکاؤ۔ ہمسے کیا مطلب۔

رچرڈ۔ اجی واہ۔ کیا خوب۔ یک نشد دو شد۔ ہمسے کیا واسطہ۔ پہلے اپنی آپ خبر لیجئے مین کچھ
تمہاری طرح ایسے ویسے کوڑی کسان کی اولاد تو ہون نہین اگر مین چاہون تو ابھی
اون لوگون کے ساتھ گفتگو کرون اور بتلا دون کہ مین کون اور کیا ہون اور اگر نہ جی چاہے تو
کچھ اسکی بھی پروا نہین۔

بارٹلی۔ بیتاب ہو کر۔ کیون نہین آپ بجا فرماتے ہین۔ واہ واہ آپ تو نہایت عالی
خاندان والا دودمان نجیب الطرفین صحیح النجانین رئیس اعظم امیر الامرا شریف الشرفا
کے صاحبزادے ہین۔ مین خوب جانتا ہون۔ بھلا آپ کے فرمانے کی بات ہے۔

یہ سننا تھا کہ رچرڈ کے بدن مین آگ لگ گئی جلکر خاک ہو گیا غصہ سے کباب ہو گیا
کہنے لگا او بدمعاش۔ زبان سنبھال۔ مین ابھی بجا کلے دیتا ہون۔

بارٹلی۔ ذرا پیچھے ہٹے رہئے گا۔ قریب نہ آئیگا ورنہ وہ چاندنا رسید کیا ہو کہ چھٹی کا دودھ

یاد آجائے ایسا نہ ہو کہ ساری شیخی کرکری ہو جائے جیسا تمنے کہا ویسا سنا۔ جواب ترکی بہ ترکی

رچرڈ۔ خدا کی قسم ہے اس وقت اس بدکلامی کا عوض تمسے ضرور لونگا ایک نہ مانونگا تمکو خوب ہی دھونڈونگا۔

ہارلی۔ بیشک بیشک۔ اگر اسی پر آپ ہوتا رہے ہیں تو یہ لیجئے عوض بھی موجود ہے یعنے مطلب یہ ہے کہ [illegible] کو صلواتیں کہیں۔ اسبات کا زیادہ تذکرہ نکریں بلکہ خاموش ہو رہیں میری [illegible] کہ میں نے وہ وہ باتیں آج تمسے کہ ڈالیں جو مجھکو کہنا ہرگز مناسب نہیں [illegible] پوچھئے تو تمنے خود چھیڑ چھیڑ کر مجھکو کہنے کے واسطے مجبور کیا بس آپ خوش ہوئے کیسا [illegible] لیا نہ عوض اوس بدکلامی کا سچ کہو ہے یا نہیں۔

رچرڈ۔ ہرگز نہیں۔ میں یہ عوض نہیں چاہتا بلکہ وہ جو جوانمردونکو درکار ہے۔ پستول ڈاکٹر صاحب کے مکان میں ایک جوڑی پستول کی رکھی ہے۔

اتفاق سے ڈاکٹر صاحب بھی ایک جھاڑی کی اوٹ میں کھڑے کھڑے یہ گفتگو سن رہے تھے پستول کا نام سنتے ہی گھبرا کر سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ ارے جوانو پستول کی جوڑی اور [illegible] جان کا [illegible] دیکھئے آپ لوگوں کی [illegible] کیا ہی عمدہ بات ہوگی کہ میرے ہی شاگرد [illegible] پستول کی جوڑی لیکر ایک دوسرے پر فیر کریں۔ ہاں ہاں ہو۔ ذرا [illegible] تماشا دیکھیں [illegible] لڑنے [illegible] ارے عقل کے دشمنو ہٹو دور ہو میرے سامنے سے [illegible] اپنا کام دیکھو تم دونوں بعض نادان ہو کہ ایسے جھگڑے بکھیڑے [illegible] اسواسطے اب اور زیادہ تکرار نہ بڑھانا بلکہ ہمیشہ خوش [illegible] محبت اور الفت سے اس مکان میں رہو اور بیچاری معصوم [illegible] لڑکی [illegible] سلوک کرو ورنہ جب تک [illegible] اور تم لوگ [illegible] بیچاری دیکھو کسی اور جگہ بھیجدونگا اور آپس میں مجکو تکلیف کی تکلیف اور خرچ کی زیرباری ہوگی مناسب یہی ہے کہ تم اپنا اپنا غصہ دور کرو ایکدوسرے سے بغلگیر ہو کر مصافحہ کرو کدورت جانے دو جب تک ڈاکٹر صاحب یہ باتیں کہتے رہے دونوں شاگرد اقبالی مجرمونکی طرح گردن جھکائے منہ لٹکائے سناٹے کے عالم میں چپ چاپ سنا کیے مارے شرم سے سر اوٹھانا بار ہو گیا جب

ڈاکٹر صاحب بخوبی نصیحت کر چکے ہارٹلی مصافحہ کرنے کو آگے بڑہا رچرڈ نے بھی ایک لمحہ
سوچکر ہاتھ بڑہا دیا ازان بعد کوئی امر قابل تذکرہ وقوع مین نہ آیا البتہ اندونون جوانون
مین تپاک اور محبت کا اوسی روز سے خون ہو گیا ایک دوسرے کیصورت سے دلمین جلتا رہا
جہانتک ممکن ہوتا ملاقات کو ٹالجاتے بات کرنے کی نوبت نہ پہونچنے دیتے درس اور مطب
کے وقت بھی یہ حال رہتا کہ ایک مغرب تو دوسرا مشرق کہ بالمشافہ گفتگو کی ضرورت نہ پڑے مس
[illegible]ت سے ڈاکٹر صاحب کو مطلق فکر نہ تھی حالانکہ بوجہ اونکی زیادہ غیر حاضری کے
[illegible] کو اکثر ان نوجوانون سے گفتگو کا موقع ملتا تھا انھین کے دیکھنے سے اوسکا دل
[illegible] دونونکو نہ دل سے خیال تھا کہ حتی الوسع اوسکو راضی رکھین یہ دائی کی نگرانی بھی صرف
[illegible] تھی وہ اپنے گود کھلائے دودھ پلائے لڑکے کا ہر دم دم بھرتی تھی اوسی کی جانب
[illegible] تھی مگر ڈاکٹر صاحب کو اپنی دختر نیک اختر کی چال چلن پر بخوبی اعتبار تھا جانتے تھے
[illegible] طرح میری لڑکی کا بھی دیانت اور امانت شیوہ ہے اپنی عفت اور حرمت کا غایت
لحاظ ہے اوس سے ہرگز کوئی فعل ایسا صادر نہوگا جس سے بدنامی ہو اس خیال سے کبھی
کوئی کلمہ اسبارہ مین لب پر نہ لاتے تھے نہ کبھی تذکرہ مین زبان ہلاتے تھے مگر با این ہمہ اوس
[illegible] بینی کی رفتار و گفتار کی در پردہ بغور نگرانی کرتے تھے حتی کہ اوسنے ان نوجوانون سے
[illegible] بولنا رفتہ رفتہ بالکل ترک کر دیا کھانا کھانیکے وقت البتہ ملاقات ہوتی اوسوقت
[illegible] صاحب خود اپنی صاحبزادی سے فہمایش تو درکنار بلکہ فرمایش کرتے کہ تمنے اسقدر
[illegible]کی اور عزلت گزینی کیون اختیار کی ہے ان لڑکون سے بخوبی بات بخندہ پیشانی پیش
آیا کرو مگر جب دل ہی نہو تو کیجئے کیا + سکا معاملہ تھا نہ معلوم اوسکے دلمین کیا کیا خیالات
آنے جاتے تھے علاوہ برین وہ ہنسی وہ دل لگی وہ مذاق وہ اشارے وہ کنائے اب کہان
ہارٹلی اسقدر مردہ دل اور تنہائی پسند ہوگیا تھا اور تکلف اوسکے مزاج مین سما گیا تھا کہ
سوائے معمولی گفتگو کے اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ اوسکو نہایت ناگوار ہوتی تھی یہ حالت دیکھکر
مس بینی نے اوس سے اور بھی ربط کم کر دیا اب رچرڈ کی بن آئی منھ مانگی مراد پائی مونچھون
پر تاؤ دینے لگے کہ اب کیا ہے اب تو ہم ہی ہم ہین گیا گھنا ربط ضبط بڑہانے مین کچھ
محنت اوٹھانے کی ضرورت نہ رہی روز بروز خود ہی محبت زیادہ ہونے لگی۔

رفتہ رفتہ اب وقت میعاد تعلیم قریب الاختتام پہونچا وہ زمانہ قریب آیا کہ ڈاکٹر صاحب
کے دونوں شاگرد جدا ہوں اور اپنی اپنی راہ لیں اپنا اپنا کاروبار علیحدہ شروع کریں۔
ایک روز ڈاکٹر صاحب نے رچرڈ سے کہا کہ مینے کئی خط تمہارے نانا صاحب کو لکھے
مگر معلوم نہیں کیوں کبھی جواب نہ آیا اونکے جواب کا ہر روز مجھکو انتظار رہتا ہے طبیعت کو تمنا
ہے دیکھئے اونکی کیا رائے ہوتی ہے جب تک وہ کچھ تحریر نکرین مین بھی کچھ رائے نہیں دے سکتا۔
مگر جب ایسی باتون کا تذکرہ ہوتا رچرڈ چپ چاپ سُنا کرتا کبھی کچھ جواب نہ دیتا نہ ڈاکٹر
صاحب سے اسبارہ مین سوال کرتا نہ کچھ دریافت کرتا نہ اوسکے بشرے سے کوئی آثار تردد
یا تفکر کے پائے جاتے۔ یہ حالت دیکھکر ڈاکٹر صاحب اپنے دلمین کہتے کہ یا تو اس شخص نے
کوئی خاص ارادہ اپنے دلمین مصمم کیا ہے یا وہ تیز طبعی تند مزاجی جو مقتضاء صغر سنی ہے
اب بالکل اسکی طبیعت سے جاتی رہی اب سنجیدہ مزاج ہو گیا یہ مجھکو ہرگز امید نہ تھی۔
رچرڈ نے بھی اس عرصہ مین ایک نہایت دردانگیز محبت خیز خط اپنے نانا صاحب کے نام روانہ
کیا کہ مین چاہتا ہون کہ میری آپ کی خط کتابت بلا واسطہ غیرے ہوا کرے تمام عمر مین جناب کی
اطاعت سے قدم باہر نہ رکھونگا آپ کا ارشاد واجب الانقیاد سمجھونگا [illegible]
جواب مین وہی خط بلا کھولے افسر نے رچرڈ کے پاس واپس کر دیا [illegible] ایک پرچہ بایں
مضمون لگا دیا کہ اگر آئندہ تم اور کوئی خط مسٹر مانکمیڈ کے نام بھیجو گے تو [illegible] روپیہ جو
خرچ کیواسطے ملتا ہے وہ بالکل بند کر دیا جائیگا۔
ایک روز ہارٹلی خلاف معمول اپنے ہمدرس کی ملاقات کو گیا دیکھا تو وہ ایک کیاری مین بیٹھا
ہوا ایک کاغذ بغور پڑھ رہا ہے مگر پانون کی آہٹ پا کر فوراً وہ کاغذ لپیٹ کر جیب مین رکھ لیا
اور ایک کھرپی اوٹھا کر کیاری کی گھاس صاف کرنے لگا گویا کہ بہت دیر سے یہی کام کر رہا تھا
ہارٹلی نے قریب پہونچکر کہا مسٹر رچرڈ اسوقت مین تمسے کچھ کہنا چاہتا ہون مگر ڈرتا ہون
شاید تمہارے کام مین مخل نہون رچرڈ نے کھرپی ہاتھ سے رکھدی اور کہنے لگا جی مطلق
نہیں آپ شوق سے فرمایئے مین کچھ کام نہیں کرتا تھا بارش کی وجہ سے گھاس بکثرت ہو گئی
ہے سو اسوقت مین اس کیاری کو صاف کرنے لگا۔ آپ تشریف لائیے بیٹھئے کیا ارشاد ہے۔
ہارٹلی اوس کنج کے اندر جا کر ایک مقام پر بیٹھ گیا رچرڈ بھی قریب آکر بیٹھا اور منتظر ہوا کہ

دیکھیے آج بجدت یہ کیا کہنے کو تشریف لائے ہین-

ہارٹلی- آج ڈاکٹر صاحب سے اور مجھ سے عجب دلچسپ طول وطویل گفتگو ہوئی یہ کہکر خاموش ہو رہا جیسے کہ کوئی نہایت مشکل کام کا اظہار بہت غور و تامل کے بعد کرتا ہے-

رچرڈ- میری دانست مین ڈاکٹر صاحب نے ہر ایک بات کا جواب باصواب دیا ہوگا-

ہارٹلی- اسکو آپ خود سمجھ لیجیے گا- دیکھیے [illegible] ابھی عرض کرتا ہون- ڈاکٹر صاحب نے آج بڑی مہربانی سے میرے ساتھ گفتگو کی [illegible] لیاقت اور استعداد کے بھی مداح رہے اور ایک بات کہی جس سے مجھکو نہایت [illegible] اونہون نے فرمایا کہ اب مین ضعیف ہو چلا مجھسے بہت محنت [illegible] اس اور کام سیکھو تو بعد [illegible]

رچرڈ- ڈاکٹر صاحب نہایت نیک [illegible] اور فہیم آدمی ہین [illegible] اور تمکو ہم پیشہ اور شریک [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible] قریب دو ہزار سالیانہ کے ہے اور اگر اونکو کوئی تمہارا سا ساتھی محنتی اور جفاکش شریک ملگیا تو دونی ہوجانے مین تو شک نہین اور [illegible] مین کچھ دقت نہوگی-

ہارٹلی- بہائی صاحب یہی نہین ڈاکٹر صاحب یہی فرماتے تھے کہ اگر اس دو برس کے اندر مین مس میری کو راضی کرسکون تو وہ مجھکو اپنی فرزندی مین بہی قبول کرینگے اور شرکت بھی رکھینگے- یہ فقرہ کہکر ہارٹلی خوب غور سے رچرڈ کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا کہ دیکھون رچرڈ کی کیا صورت ہوتی ہے اور بیشک اوسکے چہرے کا رنگ فق ہوگیا دل مین سخت قلق ہوا منہ پر ہوائیان اڑنے لگین کلیجہ پر سانپ لوٹ گیا مگر آدمی عقلمند تھا فوراً ضبط کیا اور نہایت شکستہ دلی اور پژمردہ مزاجی سے کہا حضرت مبارک ہو مبارک ہو بڑے خوش نصیب ہو خدا تمکو خوش رکھے-

پانچ برس تک آپنے سرٹیفکیٹ حاصل کرنیکے واسطے ڈاکٹر صاحب کی خدمت کی جسکے ذریعہ سے خواہ مارئیے خواہ جلائیے اختیار ہے اب اوس ماہ جبین کی خاطر دو برس خدمت بجا لائیے گو مجکو دریافت کرنا نازیبا ہے مگر تاہم پوچھتا ہون کہ آپنے تو ضرور اس انتظام کو پسند کرلیا ہوگا-

ہارٹلی۔ آپکو یاد ہوگا کہ ابھی مین آپ سے کہہ چکا ہون کہ اوس کے ساتھہ ایک شرط کی بڑی پخ لگانی ہے۔

رچرڈ۔ (چپ رہو کر بلکہ بنظر حقارت) کون شرط پخ کیسی تہی نہ کہ آپ مس مینی کو رضی کرتے تو یہ کتنی بڑی بات ہے ایک مدت سے آپ اوسکو جانتے ہین اوسکا مزاج سمجھتے ہین مشکل ہی کیا۔ اوسپر ڈاکٹر صاحب کی سفارش سونے مین سوہاگا۔ یار اور کیا چاہیے ہو۔ تمھاری پانچون گھی مین ہین۔ اب کوئی سد راہ نہوگا۔

ہارٹلی۔ شاید مین اور آپ دونون اصل سے برخلاف جانتے ہین۔

رچرڈ۔ مین جانتا ہون آپ کیا خوب بھلا مس مینی کے دل کا حال مین آپ سے بڑھکر کیا جانتا ہون جس عرصہ تک آپ اوسکے ساتھ رہتے ہین مین اوس سے ایک منٹ بھی زیادہ اوسکے ساتھ نہین رہتا۔

ہارٹلی۔ یہ تو صحیح ہے مگر لڑکے موقع اور گھات خوب سمجھتے ہین باتون باتون اور اشارے کنایون مین ہی اپنا مطلب نکال لیتے ہین مین ایک مدت سے جانتا تھا کہ تمھارا خیال اوس مہ جمال پری تمثال کے دل صفا منزل مین بڑھتا جاتا ہے اور ہنوز یہ جملہ تمام نہوا تھا کہ رچرڈ نے قطع کلام کرکے حضرت میرا خیال آپ مجھکو دل لگی مین بناتے ہین یا آپ حاسد ہین بھلا مجھکو آپ پر کیا فوق ہے خیر ذکر عیش بہ از عیش آپ نے وہ مژدہ سنایا کہ دل خوش ہوگیا آپ کی غلط فہمی کا بھی بندہ ممنون ہے۔

ہارٹلی۔ یہ آپ جانئے میرا تو ایسا خیال نہ گمان ہے نہ حسد بلکہ سچ تو یہ ہے کہ خود مس مینی نے اپنے عشق کا حال مجھسے کہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی گفتگو کا مآل اپنی طبیعت کا حال سب مینے اوس سے کہا اور یہ بھی کہا کہ گو سر دست مین اسقدر عنایات اور توجہ کا مستدعی ہونے کے لیے تیار نہین ہون مگر مجھے مہلت دیجیے ابھی سے تصفیہ کر لیجیے کہ یہ ارادہ منظور ہے تو وہ دور نہایت [illegible] ہوجاے دوسرے کا خیال نہ رہے ایسا نہو کہ آپ کی عجلت سے مین اوس دولت غیر مترقبہ سے جو کہ آپکے والد صاحب نے اپنی نیک دلی سے مجھکو دیتی ہے محروم رہ جاؤن۔ نہ معلوم زمانہ کیسی کروٹ بدلے خدمت سے عظمت دنیا مین ہوتی چلی آئی ہے۔ مین تمھارے باپ کی اطاعت مین ہمہ تن مصروف رہونگا یہی میرا حق آپ کے واسطے کافی ہوگا۔

رچرڈ۔ درخواست تو تمہاری بیشک معقول تھی مگر یہ تو بتاؤ کہ اوس غنچہ دہن نے کیا جواب دیا۔

پارتھلی۔ اوسکا کیا پوچھنا۔ آپ تو جانتے ہین کہ وہ کیسی پاک طینت صاف باطن عورت ہی حسن صورت درکنار سیرت خدا نے اوسکو وہ عطا کی ہے کہ وہ کسی محل پادشاہی مین داخل ہو تو بیجا ہے۔ مین بیان نہین کر سکتا کہ کس صفائے باطن اور شرم و حجاب سے مجھسے کہا کہ مین تمہاری عنایت کی نہایت شکر گذار ہون مگر حق تو یہ ہے کہ آپ کو دو برس تک ایک امید موہوم پر [illegible] اپنا دل رچرڈ کو دے چکی اب دوسرا دل کہان سے لاؤن کہ آپکی نذر کرون مجھسے پہلے وہ شادی کا اقرار ہو گیا ہے میری تصویر اونکے پاس ہے اور اونکی میرے پاس گو خلاف رائے والد بزرگوار اس امر کا وقوع مین آنا نہایت مشکل ہے مگر یہ بھی اوسکے ساتھ ہے کہ اب میرے دل مین دوسرے کی محبت کا غلبہ ہونا بھی دشوار ہے۔

رچرڈ۔ قسم خدا کی پارتھلی تو غضب ہوا اوسنے تو کچا چٹھا تمکو سنا دیا۔

پارتھلی۔ رچرڈ یار یہ تو تمہاری محض ہٹ دھرمی ہے۔ اوسکے حق مین ایسا کہنا اور کسی نوع کی بدگمانی کرنا تمہاری سخت غلطی ہے بلکہ سراسر احسان فراموشی اور ناشکری کہ ایک ذراسی بات کہدینے پر اسقدر بدگمان ہو گئے۔ تم بڑے بے ایمان ہو۔ وہ تمکو اپنے سچے دل سے پیار کرتی ہے جسکے بدلے مین ایسا الزام کا لگانا غضب کا سامنا ہوتا ہے وہ تمکو اتنا چاہتی ہے کہ جیسے تم ——۔۔۔ پارتھلی نے یہ جملہ پورا نہ کیا تھا کہ رچرڈ نے اوڑا فوراً فقرہ پورا کر دیا یعنی۔۔

جسکے لایق مین نہین ہون۔ خیر بلا سے مار ڈالئے ہیچ لیکن آپ یہ بھی یاد رکھیئے کہ مین اوسپر جان و دل سے نثار ہون۔ ہزار جان سے اوسپر فریفتہ ہون اوسکو اپنا دین و ایمان سمجھتا ہون لیکن میرا مطلب یہ تھا کہ میرے اور اوسکے درمیان یہ قول و اقرار خفیہ طور پر ہوا تھا اوسنے اس راز کو فاش کیون کر دیا اگر ایسا ہی منظور تھا تو مجھسے کیون کہا اگر اوسکو اظہار کرنا تھا تو اول مجھسے مشورہ کر لیا ہوتا۔

پارتھلی۔ اگر صرف خوف افشاء راز باعث بدگمانی ہوا ہے تو آپ مجھ سے خاطر جمع رکھیے مین آپسے زیادہ اس راز کی نگہبانی کرونگا مگر اسکو طشت از بام نہونے دونگا وہ اور چھچھورے ہوتے ہین جنکے پیٹ مین پانی نہین ٹھہرتا اگر آپ کا نہین تو اوس

زینت النسا کا خیال مجھکو بہت کچھ ہے اوسکی خوش مزاجی شیرین زبانی میرے دل پر نقش
کالحجر ہے اگر تم سے بیر از جسم سے جان نکلجائے بلا سے مگر کیا مجال کہ اس راز کا ایک
حرف زبان تک آئے آپ اسکا مطلق خوف نکیجیے مجھکو بالکل مطمئن رکھیے
رچرڈ نے نہایت گرمجوشی اور تپاک سے جسکا مدت سے نام و نشان جانبین کی طرف سے نہین
پایا گیا تھا کہا نہین نہین کچھ [illegible] مجھکو نہین [illegible] سچ پوچھو تو ساری دنیا آپ
حسن کی عقل اور عشق [illegible] تو عقل کہاں مجھکو صرف اسقدر البتہ
ناگوار رہا کہ اس راز کے چھپانے کے واسطے اوسنے کسکو پسند کیا۔ تمکو جب [illegible]
رقیب سمجھتا رہا دلمین ڈرتا رہا اور پھر یہ بھی خیال کرتا ہون کہ اوسنے نہایت دانشمندی
کی کیونکہ اس راز کو اظہار کیواسطے آپسے زیادہ معتبر اور کون مل سکتا تھا۔ خیر اب اسکو گر
کو جانے دیجئے۔ برادرم گزشتہ را صلوٰۃ کہو اور اب ہم تم پھر دل کھولکر ملجاوین
از سر نو دوست ہو جاوین جیسے کسی زمانہ مین تھے ظاہر ہے کہ ہماری تمہاری
شکر رنجی کا باعث صرف رقابت ہوئی سر دست مجھکو ایک معاملہ مین نہایت ضرورت
ہے کہ کسی عقلمند آدمی سے مشورہ کرون اور تمسے زیادہ دانشمند باوفا مشیر علاوہ برین تم
میرے لنگوٹیے یار بھی ہو بہرحال تمکو میرے فایدے کی جانب خیال ضرور ہوگا اور
نیک صلاح دوگے۔ [illegible] نے [illegible] اپنا ہاتھ [illegible] واسطے [illegible]
وہ دل [illegible] گرمجوشی [illegible] تو مدت کی آس پاس سے دور ہو [illegible] ہوگئے

لاکھون امیدون کا دم گھٹ گیا [illegible]
توڑ کے اندوہ و الم ٹوٹ پڑے دکھ لیکن — آرزو مین ہوئین سب خون بڑا دن کیسا

خون ہو گیا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا خیر جون تیون دلکو مضبوط کیا اور کہا فرمایئے حسب
آپ اپنا مطلب کہیے مگر جلد کہیے کیونکہ مین یہان بہت دیر تک نہین ٹھہر سکونگا بہت
گھنٹون تک شاید رہون۔ ہم اگر میری صلاح یا مشورہ سے آپ کو [illegible] کچھ بھی
کو فایدہ پہونچے تو مین بسر و چشم حاضر ہون۔
رچرڈ نے کہا صاحب اس پیارے کا جو اپنے ہوسیار کیونکہ [illegible] اور سپر [illegible] گوارا
اگر رچرڈ [illegible] اس نام پر مین حرف کی خاطر نہ سہی مگر اوس محبوب کی خاطر ہی
سہی۔ ذرا مہربانی کر کے مجھکو صاف صاف یہ بتلا دیجئے کہ مین یہ جو [illegible] چاہتا ہون

بھلا آپ میں جیت کسکی اور ہار کسکی۔

ہارڈی (مقبول) - آپ بھی کوئی چیز ہیں واللہ بھلا اس واہیات خرافات سوال سے
کیا مطلب۔ آپ اس بارہ میں ناحق مجھ سے دریافت کرتے ہیں آپ چاروں طرف اسی کا
چرچا ہے اور مجھی کو نہیں مجھکو خوب یقین ہے کہ اب ڈاکٹر صاحب خود اپنا شریک آپکو کرلینگے
اسی شرط پر جو میرے ساتھ تھی اور انکی صاحبزادی کا اور آپکا جوڑ بھی خوب ہے اور
تر یہ ہے کہ کسقدر روپیہ بھی آپ کے پاس ہے۔ پھر کیا مشکل ہے

رچرڈ۔ یہ تو یار سچ کہتے ہو مگر بڑی کسر تو ابھی باقی ہے یعنی اس معاملہ میں ڈاکٹر صاحب
نے تو مجھے میری نسبت اپنی منشا یا رضامندی ظاہر نہیں کی۔

ہارڈی - نہ سہی اگر ڈاکٹر صاحب نے بے انصافی کی تو انکی صاحبزادی نے کیسا نعم البدل کر دیا

رچرڈ۔ بیشک اسی وجہ سے میں اور بھی اوسکو زیادہ پیار کرتا ہوں ورنہ آپ
جانتے ہیں کہ میں وہ شخص نہیں ہوں کہ کسیکی فضلہ پر نظر ڈالوں۔ یہاں تو یہ حال ہے کہ
سے رفعت کبھی کسی کی گوارا یہاں نہیں ۔ جس سرزمین کے ہم ہیں وہاں آسمان نہیں

ہارڈی - یہ غرور تمہارا ایک نہ ایک روز ضرور تمکو نیچا دکھائیگا مفت منہ کی کھاؤ گے
تب باز آؤ گے۔ اپنے بیگانے کی لعنت ملامت سنو گے۔ ڈاکٹر صاحب تمہارے حال پر بہت
مہربان ہیں اور انہوں نے صاف صاف مجھسے کہا کہ میں مدت سے اس تردد میں تھا کہ اپنی لڑکی کی
شادی رچرڈ کے ساتھ کر دوں اور اوسکو اپنے کاروبار میں بھی شریک کر لوں۔ مگر جب اوسنے
مجھکو بھی دیکھ لیا خوب سمجھ لیا کہ تم یہاں رہنا اور اس قلیل آمدنی پر اکتفا کرنا پسند نہیں کرتے
ہو بلکہ غیر ملک میں جانے پر مرتے ہو تو ان وجوہات سے مجھکو پسند آیا وہ کہتے تھے کہ سر دست اپنے
چند روز تم یہاں سے نجاؤ گے تازہ محبت زنجیر پا ہوگی مگر بعد چندے پھر وہی ولولہ تمہارے دل میں
پیدا ہوگا جس سے ہم ڈرتے ہیں تمہاری طبع اور لغزش ساری محبت خاک میں
ملا دیگی اسوقت انکی صاحبزادی کا کیا حال ہوگا وہ یہاں کسکی ہو کر رہے گی۔

رچرڈ۔ تمہیں واللہ سچ کہنا۔ ڈاکٹر بڑا عقیل اور دور اندیش آدمی ہے سچ تو یہ ہے کہ
مس مینی کی محبت عجب زنجیر پا ہو رہی ہے کہ میں بالکل کولہو کا بیل چکی کا پاٹ ہو رہا ہوں
پرکار کی طرح گھوم گھام کر دائرے میں قدم رکھتا ہوں عجب حال ہے کہ کچھ کہہ نہیں سکتا
گرم دودھ پیتے بنے نہ اگلتے ورنہ کیا میں نہیں دیکھتا کہ محض کندہ ناتراش غیر ملکوں میں

جاکر جھولیان اشرفیون سے بھرلائے چندہی روز مین مالامال ہوگئی بھلا مین کب جب جاپ
پڑا رہنے والا تھا بھلا یہ تو بتلاؤ۔ یار تم کہان جاؤگے۔

ہارٹلی نے ایک آہ سرد دل پر درد سے بھر کر کہا بھائی میرا ایک ماموں ایسٹ انڈیا کمپنی
کے ایک جہاز کا کپتان ہے اوسنے مجھکو بلایا ہے سردست تو مین جہاز پر ڈاکٹرون مین
نوکر ہوجاؤنگا اگر بحری آب وہوا موافق مزاج اور پسند آگئی تو فبہا ورنہ خشکی پر اوتر پڑونگا۔
اور وہان کوئی صورت معاش تلاش کرونگا۔

رچرڈ۔ اخاہ۔ آپ ہندوستان چلے۔ یہ کہئے۔ اوخوہ ہندوستان کو ع۔
زہے طالع زہے قسمت زہے بخت۔ پھر بھلا تم خوش نہو اور کیا ہم تمھارے سب نقصانون کا
یہ کیسا ایک نعم البدل ہوگیا۔ دہلی مین جواہرات اور سونے چاندی کی دوکانین گولکنڈہ
مین ہیرے کی کانین دیکھوگے۔ واللہ ہندوستان جنت نشان جواہرات کی کان جہان لوہے سے
سونا ملتا ہے۔ شجاع اور دلیر آدمی عظمت اور شہرت دولت اور ثروت کا محتاج نہین رہتا ایک ذرا
نصیب نے یاوری کی پھر کیا پوچھنا۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ کیا اس نعمت سے یہ ازرق چشم
لاغر البدن ڈاکٹر صاحب کی چھوکری بہتر ہے ہونہہ ع تو نہین اور سہی اور نہین اور سہی
اوسکی بہنین پچاس ہزار موجود ہین۔ اور یہ دیکھو اوسنے تم ایسے خوش نصیب کو چھوڑ کر مجھکو
پسند کیا۔ ہارٹلی نے پژمردہ دلی سے کہا۔ ارے یار خوش قسمت ہم کہان۔ مگر افسوس آتا ہے
کہ تم مس مینی کے منظور نظر ہوکر ایسے کلمات اوسکے حق مین کہتے ہو۔ خواہ دل لگی ہی کیون نہو
مگر تمکو ایسا کہنا زیبا نہین۔

رچرڈ۔ صاحب خفا نہ ہوئیے۔ شاید میری اسقدر کامیابی کو آپ ایک نہایت دولت
عظیم تصور فرماتے ہین مگر مین اسقدر نہین خیال کرتا آپ جانتے ہین ؎

جو مزہ انتظار مین دیکھا ۔ وہ نہین وصل یار مین دیکھا

مطلوب طالب کے ہاتھ جب تک نہ آوے تب تک اوسکا دل گستاخ رہتا ہی مگر جب
ہاتھ آگیا یا ملنے کا یقین کامل ہوگیا پھر کچھ نہین وہ لطف نہین رہتا مگر ہان ہمہ مجھکو
بعینہ مس مینی کے یکدم چین نہ آئیگی اوسکی مفارقت مین جان جائیگی اگر میرا اختیار ہو تو مین
کل ہی اوسکے ساتھ شادی کرلون گو ظاہر ہے کہ اتنی کم سنی مین شادی کرنا ابھی سے کاٹھ
مین پانون ٹھوکنا ہے۔ خانہ داری گلے کا ہار ہوجائیگی لوگ قہقہہ لگائینگے اور کہینگے

لگایا روگ جوانی میں کیوں اپنا یہ جراءت ہو ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمہارے دن، خیر جب
ہوا اگر یہ دو برس قید کی مصیبت کون جھیلے گا۔ پھر رات دن دو دو چار چار آنے کیواسطے
دوڑنا ہوگا۔ ذرا دیکھنا غضب خدا کا یہ کس سے ہوگا میں دیکھتا ہوں کہ ادنے ادنے آدمی
اور نوکر میں جا کر لاکھوں بلکہ کروڑوں بنا لاتے ہیں۔ برائے خدا۔ دوست کوئی ایسی
طرح بتاؤ کوئی تدبیر لگاؤ کہ اس [illegible] بری شرط سے نجات ملے۔

بارنٹی نے نہایت ناخوش ہوکر کہا ہرگز نہیں میں کوئی صلاح نہ دونگا جسمیں ڈاکٹر صاحب
اس روپیہ کی شرط سے نجات دیں۔ انکی عمر اکیس سال کی ہے اور میری تیس برس کی
اگر انہوں نے مجکو باوجود اس سن کے دو برس اور اسی طور سے رکھنا چاہا تھا تو آپ کے حق
میں کیوں رعایت کرینگے

رچرڈ۔ شاید کرینگے لیکن اگر بعوض یہاں رہنے کے میں دو یا تین برس ہندوستان
میں جاکر رہوں تو کیسا۔ یہاں تو یہ حال ہے کہ اگر شوربا ہے تو نمک نہیں نمک ہے
تو شوربا ندارد۔ وہاں بسعد تھوڑے عرصہ میں بہت پیدا کر لونگا۔ مجکو ایک گونہ خلقی خواہش
بھی ہندوستان جانے کی ہے آپ جانتے ہیں اور جسنے دیکھا ہے وہ بھی کہتا ہے کہ میرا باپ
سپاہی پیشہ تھا پھر آپ جانے تخم تاثیر کہاں تک مجکو بھی شمشیر سپہگری کا شوق ہے
یہ بازو ہے پر زور دست دراز۔ نہیں کچھ طلب گار [illegible]
میرا نانا تاجر اور زر دوست ہے مگر دو ہزار روپیہ سالانہ [illegible] جو وہ مجکو دیتا ہے زندگی
بسر کرنا مجکو معیوب معلوم ہوتا ہے ہماری میان ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست پھر
کیوں غیر کے دست نگر رہیں۔ بزور شمشیر خود کیوں نہ پیدا کریں آپ کھائیں اور دو
اوروں کو کھلائیں۔ اسمیں شک نہیں کہ مس بلنچی بذات خاص ایک دولت غیر مترقبہ
ہے مگر اس گنج کے رکھنے کیواسطے بھی تو جگہ تو چاہیئے ورنہ وہی مثل گوہر را در خلا
انداخت اسلیئے آپ مہربانی کرکے میری سفارش کیجیئے کہ ڈاکٹر صاحب اور مس بلنچی
مجکو برضا و رغبت رخصت کردیں اور مجکو ہنسی خوشی سے ہندوستان جانے دیں
تو عین احسان ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں آجکل بازار جنگ وجدل
گرم ہو رہا ہے وہاں جاکر کون ٹھکانا۔ میں واپس آؤں یا نہ آؤں شاید میرا جسم
وہیں کا ہو رہے یا توپ کے گولہ میں کام تمام ہوتا ہے اسوقت تمہارا کام بن جائیگا

منھ مانگی مراد ملیگی مس مینی تمکو اور تم مس مینی کو مل جاوگے کوئی سد راہ نہو گا اسمین میرا
کچھ کام ہے اور تمہارا بھی مطلب حاصل ہے۔

ہارٹلی مین تمہین یہ بتاتا کہ کیونکر اپنا مافی الضمیر مختصر طور پر تمسے بیان کرون مین یہ بھی
نہین سمجھتا کہ اسوقت مین تمکو بنظر تاسف یا بچشم حقارت دیکھتا ہون خدا نے ہر قسم کا
سامان آرام و آسایش لیاقت اور قناعت کا تمکو عطا کیا ہے گر تم بیجا او جھری
اور طمع کی وجہ سے اس دولت پر لات مارتے ہو اگر ڈاکٹر صاحب اور اون کی
صاحبزادی میری صلاح مانین تو مین بھی اون سے کہون کہ تم ایسے نابکار سے خواہ
وہ کیسا ہی ہوشیار ہے بہت جلد اپنا تعلق ترک کرو جسکی حماقت ایک نہ ایک دن آفت
ڈھائیگی تم لالچ مین نہ معلوم کیا کر بیٹھو تمسے جو نہو وہ تھوڑا۔ آپ اسوقت مجکو حقارت
سے دیکھتے ہین بیہودہ سی باتین بناتے ہین مین ہرگز آپکے بارہ مین ڈاکٹر صاحب سے
گفتگو نہین کرسکتا کیونکہ اونکے دل مین خواہ مخواہ یہی خیال پیدا ہوگا بے شبہہ یہی شک
ہوگا کہ مین اپنی غرض سے ایسا کہتا ہون اپنے مطلب کی کہتا ہون۔ اب مین اس
مکان سے جاتا ہون اور خدا نکرے میری اور آپ کی ملاقات پھر کبھی ہو البتہ خدا سے
یہ دعا ہے کہ اوس صاحب عفت اور عصمت کو اپنے سایہ عاطفت مین جگہ دے ؎
الم سے درد سے جور و جفا سے ؛ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے تمہارے ڈوبنے مین
تو شک نہین مگر افسوس اتنا ہے کہ تمھارا وہ حال ہوگا کہ ع ہم تو ڈوبینگے
مگر یار کو لے ڈوبینگے ۔ یہ کہکر ہارٹلی باغ سے چلدیا۔

رچرڈ کے دل مین ہارٹلی کی گفتگو سے عجب وسواس پیدا ہوا فوراً پکار اوٹھا ٹھہریے
ٹھہریے صاحب یہ مجکو ابھی کچھ اور کہنا ہے۔ مگر اس عرصہ مین ہارٹلی دور نکل
گیا تھا اوسنے نہ سنا رچرڈ نے لاکھو سر دھنا۔

جب ہارٹلی باغ سے چلا گیا رچرڈ ہوش مین آیا وہی معمولی خیالی پلاؤ پکانے لگا
زمین و آسمان کے قلابے ملانے لگا۔ واہ خوب ہمارے اتالیق بگڑ رہے تھے
ویسے بنے بہت چپلے کیسے ہین۔ ایک نسیان کا لڑکا کم اوقات کم حیثیت مس مینی
کا اوس سے کچھ قول و قرار نہین ہوا اوسنے تو صاف جواب دیدیا اب عبث ایڑیان رگڑ رہا
ہے اور اسکے معاملہ مین دست اندازی کرتا ہے اگر میرا نانا اپنا حق بزرگانہ ادا

کرتا خاطر خواہ میرے گزارے کی کوئی صورت نکال دیتا تو بیشک مین اس
زمین کے ساتھ شادی کرلیتا اور اوسکے وطن مالوف مین رہتا۔ وہ تو کچھ
بھی نہین ہوا اب اوسکے باپ کیطرح شب و روز محنت و مشقت مین مزا
ہر اعلی و ادنے کی اطاعت کرنا یہان کب گوارا ہے میری دانست مین بساطی کا
صندوق لیکر تمام شہر مین پھرنا تمباکو کی دکان کرلینا شام کو انڈا مرغی بازار
سے خریدنا اس سے کہین بہتر ہے۔ زر عجب چیز ہے دنیا اور دولت ہو سو یہان
میرے پاس نکا نہین پھر وطن مین رہنے سے کیا فایدہ وہان نہ چلے جہان
دولت کا انبار ہے صرف اوٹھانیکا بار البتہ ہوگا۔ پس مناسب ہے کہ سرآگون چلو
اور اپنے دوست سے ملون دیکھون وہ کیا کہتا ہے۔
یہ جیرڈ کا دوست وہی ٹام ہلسیری تھا جسکا ذکر پیشتر ہوچکا ہے کہ اوس گانو کے کسی
کے پاس چند روز تک ملازم رہا تھا اوسوقت تنخواہ قلیل تھی بطور غربا و مساکین
اوقات بسری کرتا تھا۔ موٹے جھوٹے کپڑے پہنتا تھا۔ اب اسکو پانچ سال کا عرصہ
ہوا چند روز سے یہ شخص پھر اوسی گانون مین آیا مگر اب اور ہی اور ٹھاٹھ تھے اب
یہ کپتان صاحب بہادر کہلاتے تھے وردی ڈانٹے اونچے اینٹھتے پھرتے نکلتے
تھے بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ روپیہ سے بھی ہاتھ خالی نہین ہے آتے ہی اپنا قرض
واجب الادا جو چلتے وقت وادی چھوڑ گئے تھے بیباق کردیا محتاج خانہ کے چند
ایک اشرفی بھیجی اہل وطن یقین کرنے لگے کہ یہ شخص بڑا نیک طینت ہے باوجود
اسقدر عرصہ تک وطن سے جدا رہنے کے گانون کے باشندونکو نہین بھولا۔ اپنا
قرض ادا کیا غربا و مساکین کی بھی خبر لی جب لوگون نے یہ سُنا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا
ملازم ہے اور یہی زیادہ تعظیم و تکریم کرنے لگے کیونکہ اس کمپنی کا شمار تھوڑے سے
عرصہ مین صرف بزمرہ تجاران ہی نہ تھا بلکہ اسقدر دولت سے مالامال ہوگئی تھی
کہ از ان جملہ ہر متنفس بادشاہ بنگیا تھا یہ اوسوقت کا ذکر ہے جسوقت اس ملک
مین ایک تہلکہ عظیم ہورہا تھا اور ڈائرکٹران کمپنی موصوف رفتہ رفتہ بنیاد
سلطنت اس کشور آباد خطہ مینو سواد یعنے ہندوستان جنت نشان مین مضبوط
کررہے تھے اہالیان انگلستان اونکے فتوحات اور محاربات کا ذکر سُنکر

متعجب ہوتے تھے جو شخص یہاں سے پھر وطن کو واپس جاتا اسقدر مال و اسباب
نقد و جواہرات لاد کر بھیجتا اگر ولایت میں کسی نے یہ کانوں سنا اور آنکھوں دیکھا تھا
ٹام ہلیری کو بھی یہیں ایک ذراسا اس ملک کی آگ لگی تھی جسکے بدولت اس رتبہ
کو پہونچ گیا امیروں اور رئیسوں میں شامل ہو گیا نہ معلوم اگر کوئی عہدہ جلیل القدر
یا کوئی اور کام ہاتھ آتا تو کیا ہوتا۔ اپنے آقائے قدیم لارڈ صاحب کیل کے
پاس زمینداری خرید کرنے کے واسطے مشورہ لینے گیا کہ میں فی الحال ایک
چھوٹا علاقہ چالیس پچاس ہزار روپیہ کا خریدنا چاہتا ہوں بشرطیکہ اسمیں
کچھ منفع ہو اُسی وقت کوئی علاقہ خرید لیا تھا یہی کہتا تھا کہ میں روپیہ بہت
بڑا علاقہ اسوجہ سے نہیں لیتا کہ ابھی مجھکو ایک مرتبہ پھر ہندوستان جانا اور ایک
نقدی کی لاد لانی ہے پھر مجھے وطن میں آکر آرام سے رہونگا خوب چین کرونگا ابھی
میری عمر ہی کیا ہے خدا کے فضل سے کسی طرح کی بیماری نہیں ابھی سے خانہ نشین
ہونا قرین مصلحت نہیں۔ فی الحال ایک رجمنٹ یعنی ایک کمپنی کے میں چند سپاہی
بھرتی کرنے آیا ہوں چونکہ اس گانوں کے لوگ نہایت دلیر اور جسیم ہوتے ہیں
اسوجہ سے یہاں قیام کیا جسقدر یہاں کے لوگ ملیں بہتر ہے لوگوں سے کہتا
کہ یارو ہندوستان عجب جگہ ہے وہاں کے باشندے ایسے بزدل اور کم جرأت ہیں
کہ چند معدود گورے ہزاروں ہندوستانیوں کے خوف دلانے کے واسطے کافی ہیں ہماری
صورت دیکھی اور تھرتھرانے لگے ذری ڈانٹ بتائی دم فنا ہو گیا اور روپیہ اشرفیات
کا تو کچھ ذکر ہی نہیں ایک شوالہ یا مندر لوٹ لیا کروڑوں کی دولت مل گئی اگر ایک
لڑائی فتح کرلی تو سمجھو کیا پوچھنا سونے کی کان ہاتھ لگ گئی سونا چاندی اس کثرت
سے ہے کہ اوٹھانا بار ہوتا ہے۔ کیا کہیے انگلستان دور ہے ورنہ ننگے لوٹے پاٹ
پاٹ لیتے۔ اوس گانوں کے باشندے بیچارے سیدھے سادے بھولے بھالے دمن دوست
خانہ نشین ان باتوں کو نہایت تعجب سے سنتے ہر شخص اپنی اپنی فکر کے مطابق حاشیہ
چڑھاتے مگر یہ سب جانتے تھے کہ ٹام ہلیری جو کہتا ہے وہ سب درست ہے اور آجکل چونکہ
ہندوستان میں ایک شعلہ عظیم برپا ہے بدانتظامی ہو رہی ہے جو جاتا ہے مالا مال ہو کر

آتا ہے کیا عجب یہ شخص کبھی کچھ بنا لایا ہو طرار اور چالاک تو خوب ہی ہے کہیں مال
ہاتھ آگیا ہوگا۔ روپیہ پیسہ دیکھ کر اکثر لوگ اسکی تعظیم و تکریم بھی کرنے لگے البتہ
بعض بعض خاندانی رئیسوں میں اسکا گذر نہوا وہ اس سے علیحدہ ہی رہے ہرگز
اسکو اپنے پاس پھٹکنے نہ دیا ازانجملہ ایک ہمارے ڈاکٹر صاحب بھی تھے یہ
ایک خرانٹ گرگ باران دیدہ تھے انکو اسقدر ضعیف الاعتقادی کہاں آدمی کی
رگ رگ پہچانتے تھے اگر کسی نے انکے پاس آکر ذکر بھی کیا تو اوسکو جواب دیا کہ ہنو
صاحب ہاتھی کے دانت کہانیکے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں جو گرجتا زیادہ
ہے وہ برستا کم ہے جو شخص اپنی شجاعت کا خود اپنی زبان سے مداح ہوتا ہے وہ
سپاہی نہیں جو شخص روپیہ پیسے کی بہت شیخی بگھارتا ہے وہ اکثر کم بضاعت
ہوتا ہے۔ لاورڈ صاحب وکیل نے بھی اسکو بہت منہ نہ لگایا گو کہ اسکا سبب نہ معلوم
ہوا کہ انہے قدیم جان پہچان بلکہ بالازم سابق سے اتنی رکھائی اور سرد مہری کیوں اختیار
کی عموماً لوگ اسقدر جانتے تھے کہ اوسکی سابق سے کچھ چشمک ہے طرفین کے دلوں
میں گرہیں پڑی ہیں لیکن چونکہ وکیل صاحب نے کبھی کسی سے بیان نہیں کیا اسوجہ
سے صاف صاف حال کسیکو معلوم نہ تھا۔

رچرڈ نے خواہ نخواہ ٹام ہلیری سے پھر ربط ضبط بڑھایا اور اوسنے بھی اسکو محض سادہ
لوح پاکر وہ پٹی پڑھائی وہ جھانسہ دیا کہ جو کچھ یاد تھا سب بھول گئے وہ سبز باغ دکھایا
کہ ہوش حواس گم ہوگئے ہندوستان جانے کا وہ شوق چرایا کہ ہندوستان ہی ہندوستان
ورد زبان ہوگیا۔ ٹام ہلیری کی فصاحت و بلاغت لن ترانی اور چرب زبانی سے
ایک عجیب اثر اوسکے دل پر پیدا ہوگیا نئے نئے منصوبے باندھنے لگا آنکھوں پھر
ہندوستان کا نقشہ پیش نظر رہنے لگا خواب میں بھی یہاں کے باغ و راغ نظر آنے لگے
سیر و شکار کے واسطے دل لہرایا مالدہ کے آم لکھنؤ کے خربوزے کہانے کو منہہ میں پانی
بھر آیا میووں سے دل کھٹا ہوگیا یہان کے رقص و سرود کی دھن دل میں سما گئی
طوائفوں کی عطر و عنبر پوشاک کی خوشبو دماغ میں بھر گئی سچ ہے ؏ نہ تنہا عشق
از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ لڑائیمیں جان لڑانا کیسا ٭ مخلوقکی
دریا کا شوق کم نہ تھا۔ ٹام ہلیری نے کہا تھا کہ وہاں ایک دریا بھی ایسا نہیں جسکے

ہوتی ہیں سو نہ بنا ہوا ایک بیش قیمت کا محل اب نہیں جو عطر گلاب سے نہ بھرا ہوا ہو۔
شہروں میں ایک ایک جوہری کی دکان پر وہ جواہرات [illegible] ہیں جنکے دیکھنے سے عقل
انسان حیران ہوتی ہے حسن وہ بے نظیر [illegible] عالم فریب کہ تمام دنیا میں انتخاب کی قوت
کروروں میں لاجواب۔ اہل ولایت کی نہایت تواضع و تکریم [illegible] ہیں۔
غرضکہ پادری کی تقریر کچھ ایسی دلچسپ اور دلاویز ہوئی تھی کہ میز پر سے ہر شخص اٹھ
جاتا تھا سننے والا ایک تازہ بیان تھا اکثر اوقات کہیں ان صاحب کے [illegible] وقت
برانڈی کی بوتل کھلی ناشتے میز پر رکھے تھے یہ اونکی آتش شوق کو بھڑکا دیتی تھی
ایسی ایسی باتیں سن سنکر جب رچرڈ مکان پر آتا تو وہاں کے سیدھے سادے حسن سادہ
کو دیکھکر طبیعت کو وحشت ہوتی [illegible] معمولی غذا سے [illegible] دل تنگ ہو جاتا کسی سے
کچھ نہ کہتا سنتا فوراً اوٹھ جاتا اگر ڈاکٹر صاحب [illegible] حال دریافت کرتے
تو بھی جواب نہ دیتا۔
رچرڈ مدت سے اپنے والدین کی جانب سے مایوس ہو چکا تھا [illegible] بھی امید پادری صاحب کی
سرد مہری سے اوس پر گئی۔ پادری کی گفتگو نے جو جو خیالات اسکے دل میں پیدا کیے تھے
اوسکا وقوع میں آنا محض غیر ممکن معلوم ہوا اگرچہ [illegible] رسی جلنے کے بعد جل
گئی مگر اینٹھن نہ گئی حوصلہ مطلق دل سے نہ [illegible] طرح وحشت سر پر
سوار نہ تھی مگر تاہم بہت خیال دل میں پھر [illegible] کی گفتگو اور کبھی [illegible]
تھا گا ہو گئی جو چھپنا [illegible] تصویر [illegible] لارڈ لارنس اور
لارڈ کلائیو کی مہمات کی یاد اسے لگی بیساختہ [illegible] مکان [illegible] لگی۔
ہندوستان کے زر و جواہرات نے رات کا سونا [illegible] حرام کر دیا [illegible] سے تونکے
شوق ملاقات نے دل گرما دیا۔ اس ارادہ سے باز رکھنے کیواسطے کوئی شے
مانع نہ تھی اگر تھی تو مس بیتی کی محبت۔
عشق کا خیال تو برا ہے تاہم بھی اوسکے دل میں نہ تھا مگر چاہتا تھا کہ اوسکو اپنے ہمراہ لیتا
چلوں تو اچھا ہے جسکی وجہ سے [illegible] سے رنجش ہوئی اوسکا ساتھ چھوٹے تو بہتر
ہے۔ علاوہ بریں اور لوگ عالی خاندان معالی دودمان اوسکی گھات میں ہیں ایسا
نہو کہ ہاتھ سے نکل جاوے گو ابتدا میں صرف ظاہری بناوٹ تھی۔ رچرڈ کے دین

محبت لارڈ نے بھی رفتہ رفتہ مس بیٹی کی سادگی پیاری پیاری صورت دیکھکر بھولی
بھولی باتین سن سنکر محبت ہوئی دل فریفتہ ہوگیا جب اوس آئینہ رو سے دوچار
ہوتا اوسکی صفائی قلب شرم وحیا دیکھکر خواہ مخواہ دل محو ہوجاتا اپنی سب چالاکیان
بھولجاتا اوسکی ہر دم توجہ ہر لحظہ عنایت اپنی طرف پاکر ممنون ہونے لگا کہ اسنے میرے
جواہر ذاتی اور اوصاف صفاتی کو اپنے سے زیادہ سمجھکر مجکو پسند کیا ہے اسکی ناشکری
ناروا ہے تاہم مس بیٹی کی محبت اوس سنگدل کے دل پر اسقدر موثر نہوئی تھی کہ وہ اپنی
اولوالعزمی سے باز رہے بلکہ یہ اپنے دلکو سمجھاتا تھا کہ اگر میرا رتبہ بڑہا تو بیٹی اب
اوسکی بھی قدر و منزلت زیادہ ہوگی کیونکہ یہ دونون لازم و ملزوم ہین اسلیے مناسب
ہے کہ شادی تا حصول دولت ملتوی رکھون کیونکہ نوجوانون مین آغاز شباب مین
شادی کرلی اور آئندہ برباد ہوگئے۔

بارٹلی کی رخصتی حقارت آمیز گفتگو نے اوسکے دل پر بہت بڑا اثر کیا تھا اوسکے ارادہ مین
عنقریب فرق آگیا تھا کہ درحقیقت آئین جوانمردی سے بعید ہے کہ مین ایک معصوم صفت
پارسا سیرت نوجوان نازنین کی عیش و آرام مین فرق ڈالکر چلا جاؤن وہ میری محبت
کا دم بھرے اور مین اوس سے کج ادائی کرون وہ آتش فراق مین جل جل کر مرے مین
بیوفائی کرون۔ آج اوہ حضرت بن ٹھن سرا مین اپنے حبیب لبیب کے پاس گیا اور وہان
جاکر دیکھا تو مجمع احباب شراب و کباب کل سامان عیش و نشاط موجود ہے صرف
میرا ہی انتظار ہے۔ اسکو دیکھکر کپتان صاحب نے اوٹھکر مصافحہ کیا کرسی پر بٹھایا
ایک گلاس برانڈی کا پیش کیا اور کہا نوش باد کہ ایام غم نخواہد ماند چنان
نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند جب ذری ذری آنکھون مین سرور آیا وہی معمولی گفتگو
ہونے لگی مگر با احتیاط۔ رچرڈ نے ہندوستان جانیکا ارادہ کمپنی کی ملازمت کا شوق
بیان کیا کسی معزز عہدہ ملنے مین وقت اور آسانی کا حال دریافت کیا۔

اگر اوسوقت ہارنر سچ کہتا تو یہ کہتا کہ آجکل فوج مین عہدہ ملنا کچھ مشکل نہین ہے
کیونکہ اوس زمانہ مین عقل کی زبانہ شرفا اور نجبا ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت
ناپسند کرتے تھے نہ اپنے وطن مالوفہ سے جلاوطنی چاہتے تھے مگر کپتان صاحب
بہادر کو تو اوسی کچھ مدنظر تھا سچ حال کسطرح کہتے وہ بات تو اپنا اعدن

جیانا منظور تہا۔ فرمانے لگے۔ بہائی اول اول نوجوان کم سن ناتجربہ کاروںکو عہدہ ملنا تو آسان نہین ہے پہلے پہل چھوٹا کام ملتا ہے رفتہ رفتہ حسب کارگذاری و لیاقت ترقی ہوتی جاتی ہے مگر تمکو ان باتون سے کیا مطلب تمکو مین اپنے ساتھ لیجاتا ہون میری رجمنٹ مین اگر تو سر کپتانی یا لفٹنٹی تبدیلی تو چلتے چلتے صوبہ دار بہادر تو ضرور ہی ہو جاؤ گے۔ ہاتھہ اوٹھاکر جمعی کی کہ اگر آپکو انگلستان کی خشک روٹیان چھوڑنا اور ہندوستان مین جاکر تر مال اوڑانا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری کرنا منظور ہے تو بسم اللہ ارادہ مضبوط کیجئے گو سر دست آپکو چھوٹی خدمت ملیگی مگر مین آپنے راہ مین تمہارے ساتھ برادرانہ سلوک کرونگا جسوقت ہملوگ مدراس پہونچینگے مین تمکو دولت اور رتبہ حاصل کرنیکا بخوبی ڈھنگ بتادونگا علاوہ برین تمہارے پاس [illegible] کچھہ کم زیادہ

[illegible] ہوگا۔ خدا صحیح ہو کہ ہلیری لیے [illegible] کیا کہ رچرڈ کو آپ تفصیل [illegible]

[illegible]

کپتان صاحب نے کہا کہ [illegible] زیادہ [illegible] تو زاد راہ کیواسطے بخوبی کافی ہے۔ اور روپیہ کیطرف سے تم مطلق اندیشہ دل مین نکرو۔ اگر تمہارے پاس ایک پیسہ بھی نہوتا تو کچھہ مضایقہ نہ تھا مین وہ شخص نہین ہون کہ دوست سے روپیہ پیسے کا خیال کرون اچھی روپیہ تو نوجوانون کے ہاتھہ کا میل ہے دوست کیواسطے اگر جان بھی کام آوے تو مجھکو دریغ نہین مگر شکر ہے کہ مجکو خدا نے کسیکا دست نگر نہین کیا تمکو کسی کے احسانمند ہونے کی نوبت نہ آئیگی۔

رچرڈ نے کہا۔ بیشک مین یار شاطر ہونا چاہتا ہون نہ کہ یار خاطر۔ مگر ایک بات ہے مین چاہتا ہون کہ قبل از روانگی اپنی شادی کرلون اس صورت مین مجکو روپیہ کی ضرورت ہوگی بی بی میرے ہمراہ جائے یا نجائے اگر وہ یہان رہی تو آپ کو مجھے دو چار سو روپیہ دینا ہوگا۔

ہلیری نے جواب دیا۔ اے یار یہ شادی وادی کا بکھیڑا تمنے کہان سے نکالا کیون اپنے آپکو بیٹھے بٹھائے غلام بنانا چاہتے ہو عنفوان شباب سے مدت العمر ہوا سطے

بار ... جو حصہ آٹھ روز کی عمر اور شادی کا یہ ارمان ہے خدا کی پناہ ارے
میان آدمی ... ظرافت سے کہنے لگا ہے کہ نہین ... سبکدوش رہے
... زندان ... پولیس گل بہاندی ہے باغکی دیوار پھاندو۔ ورنہ بصورت
... جہان انسان اسکے جال مین آیا کہین کا نہ رہا۔ درراہ خدا ...
... زنان زنان اند الله یہ خیال دور کیجئے۔

رچرڈ۔ ہان ہان یہ کلمہ سننے مین اچھے معلوم ہوتے ہین مگر یہ اگلے زمانے کے
... ہم جیسے انکے ... سے یاد کرنا محض غلطی ہے۔ بھلا پرانی محبت اور قول
قرار بھی کوئی شئے ہے یا نہین۔ ارے صاحب ... یک دل ... حسرت
محبت کیونکر ... لالہ برداغ [illegible] جاتے جاتے۔

پلیری۔ جسقدر جلد ممکن ہو بھول جانا چاہئے یہ قول دیرینہ مثل پارچہ پارینہ
کے ہوتا ہے جسکے لیے عمدہ جگہ صندوق ... ہون کا سر ہے۔ مگر تمہارے جو
کچھ بیطور نظر آتے ہین۔ بھلا بتاؤ کہ ... اندازون کا فریب ہے تمہارے دل کو
ایسا موم کر رکھا ہے۔

رچرڈ۔ نہین نہین یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ نے ... صاحبزادی
مس ... کو ضرور دیکھا ہوگا۔

پلیری۔ کیا مس گرین۔ وہی عطار والی جو ...

رچرڈ۔ واہ صاحب واہ۔ عطار ... ۔ ... صاحب ہمارا
استاد عطار نہین ہے بلکہ ایک بہت بڑا نامی گرامی حکیم ہے۔ ... کا نام
نامی مسٹر ... ہے گرین نہین۔

پلیری۔ جیسے ہی کرے ویسے ہی کرین ... اور عطار کیون
نہین وہ بھی تو ... دوائین ... کرکے فروخت کرتے ہین ہمارے وطن مین ایسے ہی
لوگون کو عطار کہتے ہین۔ ہان البتہ اونکی لڑکی خوبصورت ہے ہمنے بھی تعریف
سنی ہے وہ آفتاب محفل ہے لوگ کہتے ہین جس جلسہ مین جاتی ہے سب کی نظر
اوسی پر پڑتی ہے۔ مگر یہ بتاؤ کہ وہ کچھ جانتی بوجھتی بھی ہے یا نہین۔

رچرڈ۔ نہایت عقیل فہیم سنجیدہ مزاج ہے مگر میرے تعشق نے اوسکو دیوانہ

کھا ہے لیکن عشق کے دیوانہ کو دیوانہ کہہ سکتے ہین نہ عقلمند
یری کل سے بھلا کچھ تیزی طراری - اوچھل کود چہل پہل بھی یاد ہین کچھ - اور شوق بھی ہے -
رد - ایک بھی نہین - نہایت رحمدل - سادہ مزاج - سادہ وضع اور منتظم
ت ہے امورات خانہ داریکو خوب سمجھتی ہے ایسی باتون مین نہایت لائق عورت ہے
یری - تو بس ہو چکا بس جانے دیجئے - مین صاف اسوقت آپ سے کہے دیتا ہون
یسی عورت کا ساتھ ہرگز نہ نبھے گا آپ خوب یاد رکھئے - بھلا صاحب بہت کم
رتین ایسی ہین جو ہم لوگونکے ساتھ ہندوستان مین رہ سکتی ہین جہان نہ اجکل
دا جدال و قتال جھگڑے فساد کے دوسری بات نہین - وہان ایسی مرد دل سنجیدہ
اج کو لیجا کر کیا ہو گا جو اپنی آنکھونکو صرف شوہر کی صورت دیکھنے اور انگلیونکو
ہاتھونکے کپڑے سینے کا اوزار جانتی ہو - برائے خدا اس حرکت ناشایستہ سے باز آؤ تھا
دامن تھام نہ لو ورنہ ہندوستان چلنے سے ہاتھ دھو بیٹھو - اگر تم جان بوجھکر اپنے گلے مین
ل لٹکانا چاہتے ہو تو اس وہم کا علاج لقمان حکیم کے پاس بھی نہ تھا - اس قول و قرار
پر فرق ہونا کتنی بڑی بات ہے ہان البتہ ایک مرتبہ مفارقت کیوقت کسی قدر رنج ضرور
گا مگر کیا ہو طبیعت کو ہو گا قلق چند روز مین [illegible] ٹھہر جائیگی - ہندوستان
پہنچ کر [illegible] بھی یاد نہ کروگے اور یہانپر بھی کوئی اور ڈھونڈ
لیجئے گی - ع - تو نہین اور سہی اور نہین اور سہی

صحیح ہو کہ انسان ضعیف البنیان کو [illegible] ایسی ضعیف عقلی بھی دی ہے جس
وہ اکثر اشیا کی اصل قدر نہین پہچانتا نہ اکثر اونکے دریافت مین اپنی عقل اور انصاف
سے کام لیتا ہے بلکہ دوسرونکی رائے پر زیادہ اعتبار کرتا ہے اور اکثر یہ بیان کرنیوالے خود
بے فہم ہوتے ہین علی ہذا رچرڈ کے دلمین ہارٹلی کی زبان سے اوس نازنین کی تعریف سن
کر تعشق بڑھا تھا اور ہلیری کی زبانی اوسکی مذمت سنکر فوراً دل بدلگیا خیال کیا کہ یہی سچ
کہتا ہے - ہارٹلی محض گنوار تھا [illegible] لذت ادراک [illegible] اوسنے کوئی حسینہ
جمیلہ کبھی کا ہے کو دیکھی ہو گی اگر دیکھی بھی تو یہی ایک بس اوسکی بات کا اعتبار کیا خدا
ہار اس انصاف پر - ع - برین عقل و دانش بباید گریست -

رچرڈ کے مزاج مین گو ابتدا ہی سے لاؤبالی پن تھا مگر کسیقدر استقلال تھا کپتان صاحب
کی فصاحت و بلاغت پر لٹو ہو گیا اوسکے قول و قرار کو موجب راحت سمجھا جو کچھ کپتان صاحب
نے اوسکو امنتاً و صدقتاً جانا حالانکہ یہ کپتان علم و کمال مین رچرڈ سے کہین کمتر تھا
مگر ہان اوسکی فصاحت بیانی و طلاقت لسانی۔ وہ ہندوستان جانیکا شوق دلایا کہ جو کچھ اسکو
یاد تھا سب بھلا دیا۔ چلتے چلتے رچرڈ سے یہ بھی اقرار لے لیا کہ ابھی تم ہندوستان جانیکا
ارادہ کسی سے ظاہر نکرنا میری گفتگو کا حال کسی پر افشا نہونے پاوے میرے سب رنگروٹ
یعنی نوملازم سپاہی جزیرہ وائیٹ کو گئے ہین اب مین بھی اس ملک خصوصاً اس گانون سے
عنقریب جانا چاہتا ہون یہان مفت پڑے پڑے کون تضیع اوقات کرے اگر میرا قابو
ہوتا تو اس گانو کے سب نوجوان لڑکون کو لیجاتا اور ہر شخص کو فوج مین عہدہ دلواتا
عوام لوگون سے مین اس بات کا اقرار بہت احتیاط کے ساتھ کرتا ہون۔ مگر قول مردان
جان دارد۔ انسانکو واجب ہے جو کہے وہ ضرور کرے۔ اور تمھارا تو کچھ ذکر ہی نہین تمھارے
ساتھ جو کرون وہ تھوڑا ہے۔ تم تو میرے قدیم مہربان بلکہ لنگوٹیے یار ہو۔

رچرڈ نے وعدہ کیا کہ مین ہرگز ان باتون کا تذکرہ کسی سے نکرونگا۔ دونونکی ساتھ جانیکی
بھی صلاح نہ ٹھہری بلکہ یہ قرار پایا کہ کپتان صاحب اول کوچ کرین اور رچرڈ
عقب سے روانہ ہو کر اڈنبرگ مین آکر ملے اور وہین اوسکا نام فوج مین لکھا جاوے
پھر وہان دونون شخص ساتھ ساتھ جہاز وغیرہ کا انتظام کرین۔

باوجود اس عہد و پیمان کے رچرڈ کو مس مینی کے چھوڑنے کا بڑا تردد ہوا بار بار یہی خیال
کہ مین تو اوس سے شادی کا اقرار کر چکا ہون کیونکر اوسکو چھوڑ کر وطن سے روانہ ہون
مگر جانیکا بھی ارادہ مصمم تھا مفارقت خواہ مخواہ لازم آئی اور یہ محسن کش معشوق فراموش
عاشق اس فکر مین پڑا کہ بالکل ترک تعلقات بہتر نہین بلکہ تاوقتیکہ نتائج سفر ہندوستان
و کامیابی ظہور مین نہ آیے شادی ملتوی رہے۔ افسوس اس نالایق نے مس مینی کے
آرام و چین کا مفت خون کیا۔

مگر رچرڈ کا یہ سب تردد و فکر محض خلاف تھا اگر کل ہندوستان کی دولت مس مینی کو ملتی
تو بھی وہ اپنے والد کے خلاف رائے ایک قدم نہ اوٹھاتی نہ اس صورت مین جبکہ وہ
جانتی تھی کہ میرے باپ کے دونون شاگرد اوس سے علیحدہ ہو گئے اور اب کل محنت کا بار

اوس بیچارے بڈھے کے سر پر پڑا اگر مین بھی چھوڑ جاون تو اوس غریب کا نام لیوا پانی دیوا
کوئی نہ رہیگا حالانکہ مس ملنی کو سر دست شادی اس شخص کے ساتھ منظور نہ تھی تاہم
اوسکی اس بے اعتنائی سے نہایت قلق ہوا ہرچند دلکو سمجھایا مگر نہ سمجھا چہرہ کا رنگ
فق ہوگیا لیکن خلقی حجاب اور عزور حسن مانع ہوا زبان سے کچھہ نہ کہا سارا غم اندوہ دل مین
بھرا دل بھی دریاے غم و الم کی ماہی بنگیا رنج مفارقت کے خیال سے کلیجہ اندر
ہی اندر چھن گیا خیال آیا کہ افسوس اس شخص نے روپیہ کو مجھسے زیادہ عزیز سمجھا ساری
محبت ایکدم مین فراموش کردی یہان دولت اور ثروت نہ تھی نہ سہی مگر راحت اور
قناعت تو تھی کاش اتنی آمدنی پر قانع ہوتا باہر جانیکا نام نہ لیتا اگر اسکو ذرہ بھی میری
محبت ہوتی تو میرا باپ بالیقین وہی شرطین اوس سے کبھی کرتا جو بارٹلی سے بیان کی
تہین ہرگز انکار نہ کرتا اگر یہ اپنی عذر تقصیرات چاہتا تلون مزاجی چھوڑ دیتا تو اوسکے
جانب سے میری باپ کے سب شک رفع ہوجاتے ہم دونون چین و آرام مین زندگی
بسر کرتے مگر حیف اون شرائط کا اقبال رچرڈ نے اپنی شان سے بعید سمجھا۔ یا خدا ہم دونون
شادی کا قول تو ہار ہی چکے تھے اوسکو واجب تہا کہ مجھہ سے اسبارہ مین مشورہ تو کرتا
اول شادی کرلیتا بعد ازان جو اوسکی راے مین آتا کرتا خواہ مجکو اپنے ہمراہ لے نکلتا
خواہ یہان باپ کے پاس چھوڑ جاتا۔ افسوس مجھہ سے بڑی غلطی ہوئی۔ خطا ہوئی کہ
خلاف رضاء والد اپنی شادی کا اقرار اس سے کرلیا بہتر ہوتا کہ مین پیشقدمی نکرتی
وہی خود درخواست کرتا۔ ہیہات ہیہات مرد ونکی بات کا کچھہ اعتبار نہین یہ لوگ ہرگز
کسی کے یار نہین غضب کے سنگدل ہوتے ہین بیچاری غریب عورتون کی سرے
دلونکو چکنی چپڑی باتون سے فریفتہ کرلیتے ہین بعد ازان ناحق ترساتے ہین ان کا
تعلق بھی برائے نام ہوتا ہے سچ پوچھو تو یہ کسیکے آشنا نہین اچھی صورت جہان
نظر آئی فوراً طوطا چشم ہوگئے ع ان تلون مین تیل ہی نہ تہا گویا۔
خدا نہ کرے کہ کسی شریف زادی کا دل مردونسے اٹکے۔ انکی محبت کا کانٹا کھٹکے دل مین کھٹکے
انکو کیا جہان چار ملکر بیٹھے غم غلط ہوگیا دل لگی مذاق مین دن کٹ گیا ہم مین دکھہ کا
کونا اونکی سرد مہری پر بلک بلک کر رونا مفت رنج سے گھل گھل کر اپنی جان کھونا

رچرڈ اب سن بلوغ کو پہونچ گیا تھا ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب سے اپنی زر امانت کے
طلب کا مستحق تھا چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اون لوگون نے بھی بلا تامل د تعرض کل روپیہ
حوالہ کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے صرف اتنا پوچھا کہ عزیز من کیا ارادہ ہے۔ رچرڈ کو طرز سوال
سے معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب میرے ساتھ بھی وہی شرطین کرنیکو آمادہ ہین جو بارٹلی سے
ظاہر کین نہین مگر معاً اوسنے خشک جواب دیا کہ جی ہان میرا کچھ ارادہ ہے اور کچھ امید بھی
ہے گو اسوقت آپسے عرض نہین کر سکتا البتہ لندن پہونچکر آپکو خط لکھونگا اپنا ارادہ بھی ظاہر
کرونگا اسوقت صرف اتنا کہتا ہون کہ میرے حق مین بہتر ہوگا ڈاکٹر صاحب نے اس خیال سے
کہ شاید آجکل اسکے باپ یا نانا نے کچھ اسکو لکھا ہے۔ کہا۔ افسوس تم جیسے ہی آئے ویسے ہی چلے
ولادت بھی مخفی رہی مراجعت بھی ظاہر نہوئی ہم کیا کرین تمہاری ولادت کا ستارہ ہی برج
خفی مین پڑا ہے خدا انجام بخیر کرے کچھ ڈھنگ اچھے نظر نہین آتے مین اوسوقت بھی
ناواقف تھا کہ تم کہان سے آئے اور اب بھی نہین جانتا کہ کہان جاتے ہو خیر ہر کجا باشی
خوش باش۔ اپنی یہی دعا ہے۔ اگر میرا خیال تمہارے دل مین کبھی آئے تو یہ بھی یاد کر لینا
کہ مین نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ لکھایا۔ پڑھایا۔ اور وہ پیشہ سکھایا کہ جسکے ذریعہ سے
جہان رہو گے باعزت و توقیر روٹی پیدا کر کھاؤ گے۔ اپنے ہم جنس مصیبت زدہ ستم رسیدہ
کی مدد کرو گے۔

یہ کلمات رقت آمیز سنکر رچرڈ کا دل بھر آیا اور ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا اگرچہ بالجبر
یہی کہا کہ بڑا شکریہ ہے آج آپ کی قید سے رہائی ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک تھیلی اسکا لکر کہا ایک بات اور سن لو۔ یہ لو اپنے باپ یا والدہ کی نشانی
یعنی یادگار۔ مین اسکو نہین لے سکتا ہون مینے اپنی خدمات کا صلہ بہت کچھ پایا ہے مگر
اسکو مینے اس شرط پر لیا تھا جسوقت تم مجھسے جدا ہو گے تمہارے حوالہ کر دونگا۔
اسکو لیتے جاؤ۔ داشتہ آید بکار۔ شاید کہین پرسش ہو تو یہی دکھا دینا۔

رچرڈ نے اور بھی شکریہ ادا کیا۔ بیشک یہ بے بہا ہے آپ نے مجھکو عطا کی۔ یہ اکسیر ہے میرے
حق مین اکسیر ہوگی انشاء اللہ اگر ہندوستان مین جواہرات ملین تو اسکا معاوضہ آپکو دونگا
ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہندوستان اور جواہرات یا لڑکے تو دیوانہ تو نہین ہو گیا ہے رچرڈ
نے بات بنا کر کہا جی میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ہندوستان کے جواہرات انگلستان مین میسر

ہون۔ لنڈن کی بازارون مین کہین نظر آوین۔

ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا۔ ابے احمق۔ لاحول ولا قوۃ تو کیا دیکر جواہرات خریدے گا یہان تو جو کچھ ہے اسو ہے۔ مگر مس منی سے رخصت ہوتے وقت البتہ قیامت کا سامنا ہو گیا وہ پہلے پہل کا دل لگانا پھر اپنی بے اعتنائی سے معشوق کو ستانا وبال جان ہو گیا۔ کچھ بن نہ آتا تہا۔ اوہر وہ نازنین دلکو مسوس مسوس کلیجہ تہامتی تہی مگر دل کٹا جاتا تہا بچشمون کے حجاب سے دل کہولکر رو بہی نہین سکتی تہی لاچار با خاطر فگار بے مونس و غمگسار مسہری کے ایک گوشہ مین منہ لپیٹ کر پڑ رہی جیسے ہی رچرڈ اوسکے سامنے گیا دیکھتے ہی زخم ہرے ہو گئے رچرڈ سے بہی یہ حال دیکھا نہ گیا ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا پاس بٹھا کر سمجھایا۔ یا من تم کیون اسقدر رنجیدہ ہوتی ہو۔ تو مین ابہی تمہارے ساتھ شادی کرتا ہون ہندوستان جانیکا نام نہ لونگا کسی کا کہا نہ سنونگا ہندوستان کی دولت سے ہاتھ دہوتا ہون۔ ڈاکٹر صاحب کا شریک ہوتا ہون بشرطیکہ وہ بہی شادی کر دینے کو راضی ہون۔

گو اس تقریر نے کسی قدر اوس مبتلائے رنج والم کے آنسو پونچھے مگر اتنا دماغ کہان تہا کہ کسیکا بار احسان اوٹھائے آیندہ کو اوٹھتے بیٹھتے طعنے تشنے سنے کہ لو تمہارے واسطے ہندوستان کا جانا چہوڑا زر و جواہرات کی تمنا دل سے دور کی ساری عمر کے واسطے مفلسی قبول کی۔ اس خیال سے جواب دیا کہ رچرڈ نہین ایسا نہ کرو جو ارادہ کر چکے ہو اسکا تبدیل کرنا قرین مصلحت نہین ہے اکثر دیکھا ہے کہ جب آدمی خوب سوچ سمجھکر کسی کام کا ارادہ کرے اور اگر دفعتاً کسی گھبراہٹ سے اوسکو ترک کر دے تو انجام بخیر نہین ہوتا مین ایک بات سے ڈرتی ہون کہ تمکو یہان کا رہنا مطلق پسند نہین ہمیشہ کہتے [illegible] گا منجھتے رہے علاوہ برین تم امیر کبیر کے بیٹے ہو خواہ مخواہ غربت مین بسر کرنا مفلسی مین شب و روز کاٹنا کیونکر پسند آوے مثل مشہور ہے کہ تین پشت تک امارت اور افلاس کی نوبت نہین جاتی بس بہتر یہی ہے کہ گذشتہ را صلوٰۃ کہکر رخصت ہو دولت و ثروت کی تلاش کرو عجب نہین کہ کسی نہ کسی وقت تمہارا دل میرا دل ہو مگر للہ اوسوقت میری یاد نہ کرنا اچہا اگر تمہارا دل نہ مانے تو کبہی کبہی خط لکہنا کیونکہ میرے دل سے تمہارا داغ محبت جانا سخت مشکل بلکہ غیر ممکن ہے اگر باوے ورزیا آب دیدہ زسنگ این نقش محکم کے ر العاقل تکفیہ الاشارہ نہین دو فقرون مین جو جو کہنا چاہیے تہا کہدیا۔

یہ گفتگو دائی کے کمرے مین ہوئی تھی اور اتفاقاً وہ بھی اوسوقت وہان موجود تھی آخرکار
بے اختیار ہوکر دونون کو بغل مین لے کر کہا۔ خداوند کریم نے تمہاری جوڑی بنائی ہی اسکو
تمہارے واسطے اور تمکو اوسکے لیے مخلوق کیا کیون ناحق حرف مفارقت درمیان مین
لاتے ہو بیفایدہ رنج اوٹھانے کو کمر باندھتے ہو مین اور کچھ دعا نہین مانگتی نہ میری اس
ضعیفی مین اور کچھ تمنا ہے بجز اسکے کہ تم دونون کو دولہا دولہن بنتے دیکھ لیتی۔

رچرڈ نے ایک بھی نہ سنی دائی نے لاکھ سر دھنا اور بہزار خرابی وہان سے بھی رخصت ہو
اور ایک کرایہ کے ٹٹو پر سوار ہوکر نہ شد بدھ کی لی اور نہ منگل کی لی + نکل دیس سے
راہ جنگل کی لی + اسباب تو پیشتر ہی روانہ ہو چکا تھا آپ بھی انڈن برگ پہونچے۔ راہ
مین بار بار خیال آیا۔ دل کی کاوش نے ستایا کہ کیون ناحق ایسی نازنین مہ جبین کو
چھوڑتا ہے عبث مدت کی محبت کو توڑتا ہے۔ اب بھی خیر ہے گھر کو لوٹے چل اگر ہفت اقلیم
مین مشعل لیکر ڈھونڈھیگا تو ایسا معشوق پری تمثال عاشق خصال کا ملنا محال ہوگا۔
اب بھی کچھ نہین بگڑا ہے مگر جسوقت شہر مین پہونچکر کپتان صاحب سے ملاقات ہوئی
سب بھول گیا حتی کہ اثناء راہ کے خیالات کا ذکر تک کرنا خلاف مردمی سمجھا دلمین ٹھنہ
ارادہ کرلیا تھا کہ اگر کسیقدر روپیہ بھی ہاتھ آگیا تو فوراً مس مینی کے ساتھ شادی کرونگا
ڈاکٹر صاحب کی یاد بھی فراموش نہ کی شہر مین پہونچکر ایک انگوٹھی بیش قیمتی خرید کرکے
معہ ایک خط مشعر خیریت ڈاکٹر صاحب کے پاس روانہ کی۔

مس مینی نے لفافہ دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا کہ یہ اوسی فراموشکار کا خط ہے ڈاکٹر صاحب
خط پڑھتے تھے وہ خاموش بیٹھی ہوئی اونکی صورت دیکھ رہی تھی اس نظر سے کہ دیکھئے
اس خط کے پڑھنے سے اونکے دل پر کیسا اثر پیدا ہوتا ہے پڑھتے پڑھتے ڈاکٹر صاحب
نے کہا۔ لاحول ولا قوۃ۔ استغفر اللہ۔ جب خط تمام و کمال پڑھ چکے مس مینی کیطرف
مخاطب ہوکر کہا۔ دیکھو بیٹی۔ یہ جوان محض نادان ہی عقل تو مطلق اس شخص کے حصہ مین
آئی ہی نہین ہے دیکھو مین تو اسکو یون بھی کبھی نہ بھولتا نہ کہ اوسنے اپنی یادگار کیواسطے
یہ انگوٹھی بھیجی مفت روپیہ خراب کیا اگر ایسا ہی منظور تھا تو اسکی عوض ایک صندوقچہ
آلات ڈاکٹری کا بھیجدیتا جس سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہوتا کارآمد چیز ہوتی یہ انگوٹھی کس کام آویگی
مین اس مہر کو لیکر کیا کرونگا۔ ہمارے واسطے تو وہی پرانی چاندی کی انگوٹھی کافی ہی

چیز ع ہرچہ از دوست میرسد نیکوست ۔ اسکو بہ حفاظت تمام رکھ چھوڑو اوس نے
مہربانی سے تحفہ بھیجا ہے ناشکری کرنا اچھا نہیں۔

ناظرین خود سمجھ لینگے کہ مس مینی نے اس انگوٹھی کو کس قدر حفاظت اور خبرداری سے رکھا ہوگا۔
اب ادہر کا احوال ذرا سنیے۔ جب کپتان صاحب کا کام شہر اڈن برگ کے قیام کا
ختم ہوگیا رچرڈ کا نام فہرست امیدواران میں لکھا گیا۔ اب یہ لوگ شہر سے روانہ ہوکے اور
پنوکسیل میں پہونچے یہاں ایک جہاز بھی ٹھیرا ہوا تھا۔ خوش قسمتی سے جہاز کا کپتان ہیری کا
دوست اور ہم مکتب بھی تھا اوس نے فوراً رچرڈ سے کہا کہ تمہارا مہربان جسنے سیر چلنے کا انتظام
کیا ہے بہتر ہے کہ تھوڑے روز تم اپنے عہدہ کا کام سیکھو۔ گو جہاز پر فن اسلوب سے سیکھنا
نہیں ہوسکتا مگر تاہم کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور ہوجاویگی اور تمہاری ترقی بھی کرادونگا۔
رچرڈ نے جواب دیا۔ کیا آپ کا منشا ہے کہ میں جزیرہ وائٹ میں رہوں اور آپ لندن
کی سیر کریں۔

کپتان صاحب۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ اگر تمہارا کام کچھ لندن میں ہو تو مجھ
سے کہدو کہ اچھی طرح کرا دونگا۔

رچرڈ۔ مہربان من میں اپنا کام خود وہاں جاکر کرنا چاہتا ہوں۔

کپتان۔ اگر ایسا ہی منظور تھا تو ناحق نوکری کرنے کو آئے گہر ہی میں بیٹھے بیٹھے مالک بنے
ہوتا۔ یاد رکھیو کہ اپنا نام ملازمان کمپنی میں لکھا گیا۔ اب اپنے افسروں کے
ماتحت ہیں۔ اگر ذرا بھی حکم عدولی یا چین چپڑ کروگے تو فوراً آپ کو ہتکڑی اور بیڑی
ہوگی۔

گوکہ کپتان صاحب نے یہ کلمات محض دل لگی میں کہے مگر لہجے اور طرز کلام سے کچھ ضرور طور
معلوم ہوئے رچرڈ کی ساری شیخی بہول گئی سمجھے کہ برے پھنسے۔ کئی روز سے
دیکھتا تھا کہ جب اوسکا دوست یعنی وہی کپتان اور دوستوں کے ساتھ ہوتا تو رچرڈ
کے ساتھ حاکمانہ اور افسرانہ گفتگو کرتا زیادہ منہ نہ لگاتا۔ رچرڈ کو اسکا برداشت کرنا مشکل
ہوگیا مگر کرے تو کیا کرے خود کردہ را چہ علاج کبھی ایسا موقع ہاتھ نہ آیا کہ کپتان صاحب
تنہائی میں کچھ گفتگو کرتا کچھ کہتا سنتا۔ دل میں یہ سوچ لیا تھا کہ ابھی تو میں اسکے ساتھ
جزیرہ وائٹ تک چلتا ہوں سردست جھگڑا کرنے سے کچھ فائدہ نہو گا اگر ذرا بھی جواب

لگا تو یہ بہت ناخوش ہو جائیگا۔ ہندوستان جانیکی تمنا دولت کی امید سب خاک مین
جائیگی یہ بھی خیال کیا کہ اپنا روپیہ سپرد نکرونگا بلکہ مال عرب پیش عرب سمجھتا ہے نوٹ وغیرہ
کے اپنے پاس رکھونگا اپنا خرچ بھی اپنے ہاتھون کرونگا ایک مرتبہ اشارہ کپتان
صاحب نے اشارہ مین کچھ تذکرہ بھی کیا مگر دیکھا کہ رچرڈ کی نشا نہین ہے لاچار چپ ہو رہے
ان بعد پھر کبھی اشارہ مین ذکر نہ کیا۔ رفتہ رفتہ جزیرہ وائٹ سے بھی کوچ ہوا اور بلدہ
ڈ مین مع الخیر پہونچے جہاز نے بندرگاہ مین لنگر کیا۔ رچرڈ سطح سمندر ہموار رہا اور خوشگوار
لیکر نہایت مسرور ہوا جہاز کی معمولی تیاری دوران مین بھی کسیقدر کم ہوا
وس روز جہاز کے کپتان نے مسافرون کی تفریح اور اپنے قدیم ہم مکتب کپتان صاحب
خاطر سے جہاز پر دعوت کی۔ اچھا جلسہ ہو گیا یار لوگون کی بن آئی خوب شراب
لنڈھائی۔ جہاز کی دعوت مچھلی کی کثرت لوگون نے خوب ہی صاف کئے کپتان صاحب نے
رچرڈ کو بھی اس دعوت مین شریک کیا تھا اسوقت کچھ عذر معذرت بھی کی کہ میرے دو چار
روز کے روکے ہوئے ہین سے آپکے دل مین کچھ کدورت ضرور آگئی ہوگی مگر یہ لیجئے آج شراب
سے سب ڈھل جائیگی۔ جب دو چار گلاس دونون صاحبون نے نوش فرمائے انہین
سرور آیا۔ کپتان صاحب نے بھی اپنا قصہ ہندوستان کی تعریف کا شروع کیا
اور وعدہ کیا کہ اگر چلتے چلتے [illegible] آپکو [illegible] مضائقہ نہین [illegible]
مین تم فوج کا کام قواعد وغیرہ بخوبی سیکھ جاؤ گے۔ رچرڈ سادہ لوح ان باتون پر پھول گیا
جامہ سے باہر ہو گیا [illegible] کے مارے دو چار گلاس اڑا گیا [illegible] معلوم [illegible]
کوئی دوا بیہوشی [illegible] آمیز تھی آخر گلاس پیتے ہی ہوش و حواس جاتے رہے
دیوانہ ہو گیا کبھی ہنستا کبھی گاتا کبھی روتا کبھی چلاتا۔ کبھی دوڑتا کبھی قلابازی کھاتا
آخرکار بیہوش ہو کر سو گیا۔ ایک تو شراب کا نشہ دوسری وحشت۔ یہی مثل ہوئی
ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے غفلت مین خواب بھی دیکھا تو کف دست [illegible]
کوسون تک ریگستان۔ تمازت آفتاب چرند پرند نایاب ایک مقام پر دیکھا کہ ایک بیچارہ
ہندوستانی مارگزیدہ لہرین لے رہا تھا جسم کے خوف سے جان دے رہا ہے۔ آخرکار جب آنکھ
کھولی تو دیکھا خواب کا سمان سر بسر پیش نظر ہے وہی دردانگیز آہ و نالے جو ابھی خواب
مین سن رہا تھا اور جنگلی وحہ سے آخرکار بیدار ہوا آنکھ کھلنے پر وہ چند مہیب اور خوفناک معلو

ہوئے جب بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ مقام فوج کا ہسپتال ہے مریض سپاہی درد و تکلیف
کے مارے چلاتے تھے کسی کو بخار کسی کو تپ کوئی سرسام کی حالت میں جان بلب غل مچاتا
چیختا چلاتا کبھی ہنستا کبھی گالیاں بکتا۔ کوئی بحالت مایوسی درگاہ ایزدی میں دست بدعا
مناجات خوان کوئی اپنی قضا کا خواستگار سر در گریبان کسی کو نہ دوسرے سے مطلب نہ دوسرے سے
سروکار اپنی اپنی مصیبت میں ہر شخص گرفتار۔ جو کسی قدر چنگے ہو چلے تھے وہ بھی کسی منصوبے
کا چھوٹتے تھے اپنے قریب کے دوسرے بیمار سے کہتے تھے کہ یہ بیماری تو کچھ دن کی ہے نقاہت
باقی ہے ایک ذری نشست برخاست چلنے پھرنے کی طاقت ہو جاوے تو اپنی مرتبہ
کسی مدہ پر ہاتھ صاف کرینگے جو جلد کا چین لینگے بہت دنوں تکلیف اٹھائی کچھ دن تک تو چین میں رہے
رچرڈ اس نظام نافرجام کو دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ یا الٰہی میں کہاں تھا اور کہاں آیا کس بلا
میں پھنسا دیکھیے کیونکر رہائی ہوتی ہے۔ صرف اتنی خیریت تھی کہ اس کے بستر پر دوسرا
مریض شریک نہ تھا ورنہ اور کوئی چارپائی دو مریضوں سے خالی نہ تھی اور پر طرہ یہ کہ
ان بیچاروں کا کوئی تیماردار خبر گیران نظر نہ آتا تھا جب رچرڈ اپنی مصیبت کا حال کہتا
جب بہت گھبرایا تو اپنے کپڑوں کی گٹھری ڈھونڈھنے لگا کہ اگر ممکن ہو تو اس کشمکش سے
جان لیکر بھاگے مگر وہاں نہ گٹھری ملی نہ صندوقچہ نہ بکس بلکہ اب اور بھی ڈرا کہ کل مال و
اسباب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اب اوسوقت یہ خیال آیا کہ یہ کپتان وہی شخص ہے جسکو لارڈ
صاحب وکیل نے کسی بددیانتی کی علت میں اپنے پاس سے دور کیا تھا ہو نہ ہو یہ انہیں
حضرات تشریف کی کارستانی ہے کہ میرا مال دغا بازی سے لے لیا اور اس شفاخانے بد
راز جیلخانہ میں ڈالدیا تاکہ اسی جگہ گھل گھل کر مر جاؤں یہاں پوچھتا کون ہے۔
تھوڑی دیر ایسے ایسے خیالات اور توہمات میں رہا بعد ازاں دل کو تسلی دی کہ یہ ہسپتال ہے کوئی
نہ کوئی فوج کا حاکم افسر حکیم یا ڈاکٹر یہاں ضرور آئیگا اوس سے اپنی سرگذشت بیان کرونگا
مال کی واپسی کو اوسکا دل نہ پسیجے گا تو کچھ نہ کچھ خوف تو ضرور ہوگا غرضکہ اسطرح کے
خیالات سے دل کی گرمی کو ٹھنڈا کیا مگر نشے کے اوتار شراب کے خمار کا وقت تھا تشنگی کا وہ غلبہ کہ
زبان میں کانٹے پڑ گئے بولنا دشوار ہوگیا۔ ہر چند پکارا سر دے مارا کہ یارو برائے خدا
پانی پلادو مارے پیاس کے جان جاتی ہے للہ پلاؤ گے تو ثواب عظیم ہوگا۔ مگر وہاں کون سنتا تھا
جب دیکھا کہ اس مصیبت کے وقت کوئی آڑے نہیں آتا مجبور ہو کر بستر سے اوٹھا اور

لڑکی بیٹی

ایسے مریضون کا سرہانہ پائینتی ڈھونڈنے لگا کہ شاید کہیں پانی ملے تشنگی سے جان بچے اور کسی
ہمدرد سے ملاقات ہو جس سے اوس زندان بلا کی کیفیت دریافت کرے اوسکے قریب
ایک بستر پر دو مریض تھے جنکو کسی قدر صحت ہو چلی تھی یعنے مرگ سے نجات ملی تھی مگر ہنوز
نشست برخاست کی طاقت بخوبی نہ آئی تھی تاہم بستر پر پڑے قمار بازی کا رہے تھے
بازی لگا رہے تھے -

دونون قمار بازون کے قریب دو اور شخص پڑے تھے ایک زندہ ایک مردہ زندہ پکار اوٹھا
ارے میرا ساتھی تو مرگیا اس دنیا سے کوچ کر گیا - قریب کے جواری نے کہا تم بھی نوشتہ پاتی
چادر دیر کیون کرتے ہو دونون کی خوب جڑی ہوئی بقول شخصے خوب گذریگی جو مل
بیٹھینگے دیوانے دو پھر اوس آفت رسیدہ نے کہا کہ یارو یہ تو بالکل بیجا کیا ہائے ہائے
ہون - زندہ اور مردہ کا کون ساتھ برائے خدا لاش کو ہٹاؤ - پھر اوس جواری نے کہا بہت
اچھا صاحب مگر اس شخص کے پاس دو تین روپے تھے وہ کہان ہیں بارے ہم ہی قرض
تھے تم ہی نے اوڑا لیے ہونگے -

مریض نے جواب دیا ارے یار خدا سے ڈرو - ابھی تو لاشہ بھی ٹھنڈی نہیں ہوئی ہے کہ آپ
رہی سہی جانی تم اوسکی جیب سے نکال لیگئے - خیر جو ہوا سو ہوا مگر اس لاش کو کسی
طرح ہٹاؤ ہم تمہاری چارپائی کا حال سپرنٹنڈنٹ صاحب سے نہ کہینگے -
قمار باز نے کہا ارے سپرنٹنڈنٹ کا نام لیتا ہے اگر پھر ایسا کلمہ زبان سے نکالا تو بچہ یاد
رکھنا ابھی انگوٹھا گلا گھونٹ دونگا اگر خیریت چاہو تو چپ چاپ پڑے رہو ایک بات
کرکے ہمارا نہیں نہ بہنک کروا اگر اگلی مرتبہ ذرا بھی چون کروگے تو ہمیشہ کیواسطے چپ کردونگا -
مریض بیچارا خوف کے مارے دم بخود ہو گیا سہم کر ویسا ہی اوس نعش کے ہم پہلو
پڑا رہا وہ دونون جواری پھر جوا کھیلنے لگے -

بچہ دگمان تو اپنے ہمدرد کی تلاش میں اوٹھا تھا جب یہ گفتگو سنی تو دل میں خیال کرنے لگا
کہ جہان مریضون کا یہ حال ہے وہان ہمدرد یا غمگسار کا پتا کہان ملیگا جو کچھ ہر کے نام سے
دل میں پیدا ہوئی تھی وہ بھی گئی خود سوگی دل ٹوٹ گیا دامن استقلال ہاتھ سے چھوٹ
گیا سر پر ہاتھ رکھکر سوچنے لگا کہ کاش گھر میں بیٹھا رہتا زیادہ لالچ نکرتا تو کیون ایسی
مصیبت میں گرفتار ہوتا اسمین کسیکا قصور نہین ہے میں نے خود اپنے ہاتھ سے پاؤن پر

کلہاڑی ماری ہے سچ ہے آدمی چھوڑا ایک کو دلی و دنیا دونوں سے ہاتھ نہ پاوے - اسوقت وطن
کی ایسی یاد آئی کہ بالکل از خود فراموش ہو گیا یہ بھی یاد نہ رہا میں اسوقت ہوں کہاں
بلکہ یہ معلوم ہوا کہ میں مس بینی کے ساتھ اوسی چشمہ کے کنارے سیر کر رہا ہوں - افسوس اسوقت
اوس چشمہ کا ایک قطرہ پانی ہندوستان کے ہزاروں موتی کے برابر تھا جنکی تلاش میں حب
غریب الوطن [illegible] رنج و محن ہوا اگر اب وہ کہاں ملتا ہے - تھوڑی دیر کے بعد ہوش و حواس
درست ہوئے علم حکمت کی یاد آئی کچھ کچھ دل مضطرب کو تسلی پائی کہ واہیات خیالات
اور بیجا توہمات دل میں نہ آنا چاہیے اور میں تو خود ڈاکٹر ہوں مجھکو ہسپتال میں
ایسی باتوں سے خوف نہ کیا چاہیے البتہ اگر یہ واقعہ [illegible] تجربہ کار آدمی کو ہوتے تو کیا عجب تھا کہ
بہتیں لاکھ باتیں کہتیں مگر ایک بھی کام نہ آئی دل کی دھڑک نہ گئی - جب
ڈاکٹری کی یاد آئی [illegible] تخیل [illegible] ویرانہ [illegible] شام میں
[illegible] نظر [illegible] بیمار مریض اور قیدی - ایک کراہ
دور سے سنائی دیا -

اتنے میں پانوں کی آہٹ معلوم ہوئی کسی کی آمد ہوئی سب لوگ اپنے اپنے مقام پر جھکلکر
بیٹھے - ہسپتال میں سناٹا ہو گیا - چوکیدار نے [illegible] کے ورق بستر کے نیچے [illegible]
[illegible] جنون [illegible] دن کبھی ہاتھ سے
[illegible] - کپتان صاحب کو [illegible] موت [illegible] ڈاکٹر ایک کو
میں [illegible] گئی - یہی تھا جب [illegible] مصیبت [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ تھے لوگ انکو
اسپتال کا گورنر کہتے [illegible] جیلخانہ [illegible] ویران تھا - مہیب صورت کشیدہ
[illegible] نگرانی کرنے [illegible] مگر خوف [illegible] تعجب
دونوں کا ایک ہی میں آ گیا تھا - ایک [illegible] پڑی [illegible] فوجی وردی تلوار لٹکائے
ہاتھ میں چھڑی [illegible] کمرے میں داخل ہوئے - [illegible] خدا کی مار شیطان کی پھٹکار مریضوں کا
حال دریافت کرتے یہ معلوم ہوتا تھا کہ [illegible] بول رہا ہے یا کوئی ملاح کشتی
شکستہ یا بادبان گسیختہ طوفان کے وقت چلا رہا ہے کمر میں پستول کی جوڑی اور
تلوار پر تلے سے ظاہر تھا دو ایک مرتبہ مریضوں نے ہسپتال میں ابتر [illegible] کیا تھا
مگر رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ۔ اور سب کچھ ہو گیا لیکن جان کی امان رہی

اردلی مین وہ شخص ہتکڑی کی جوڑیان ہاتھ مین لیئے ہمراہ تھے - جتنی دیر تک گورنر صاحب ہسپتال مین ٹہلتے رہے کل مریض دم ساد ہے سنھ باندہے پڑے رہے کسی کی جرات نہ کی گورنر صاحب کے ہاتھ مین بانس کا ڈنڈا نہ تھا بلکہ جادو کی چہڑی تھی جسنے ذرہ چھو دیا سن ہوگیا -

گورنر - سست حیلہ باز فرنگی ہسپتال مین پڑے پڑے مزیدار گوشت اوڑانا عمدہ روٹیان چکھنا خوب لذیذ معلوم ہوتا ہے کمپنی کا مال مفت اور بدمعاش مفتخورونکا بیرحم - ہان البتہ مین اونکی نسبت نہین کہتا جو فی الحقیقت بیمار ہین کیونکہ خدا ہے مجکو انسانیت کا بڑا لحاظ رہتا ہے -

اس عرصہ مین رچرڈ گورنر صاحب کے قریب گیا اور عرض کیا کہ اگر آپکا قول سچ - تو بمقتضاے انسانیت ایک دو باتین میری بھی سن لیجئے -

گورنر نے چین بجبین ہو کر اور ایک ہی چشم غضب آلود و قہر آمود اوٹھا کر رچرڈ کہا ابے تو ہے کون ؟

رچرڈ - حضور - میرا نام رچرڈ مڈلماس ہے - خطہ اسکاٹلینڈ کا باشندہ ہون ایک شخص فریب کے بدولت اس نوبت کو پہونچا ہون - نہ مین سپاہی ہون نہ بیمار بجز اسکے کہ مجبس بلا مین پڑے پڑے میرا دام اولجہہ رہا ہے -

گورنر - کچھ مضایقہ نہین - سپاہی نہین ہو نہ سہی - رنگروٹون مین تو تمہارا نام گیا ہے یا نہین -

رچرڈ - البتہ اٹھان برگ مین میرا نام لکھا گیا لیکن -

گورنر - بہر بس - تمہارا چہرہ لکھ گیا - ڈاکٹر اور کپتان نے جہان تمکو بھیجا ہے بیشک جانتے ہونگے کہ تم سپاہی ہو یا افسر بیمار ہو یا بھلے چنگے -

رچرڈ - لیکن مجھسے وعدہ کیا تھا - اور ہارٹلی نے وعدہ کیا تھا -

گورنر - ہان ہان وعدہ کیا تھا - وعدہ کیا تھا ہم بھی جانتے ہین - بھلا یہان ایسا شخص ہے جس سے کسی نہ کسی نے کچھ نہ کچھ وعدہ نہ کیا ہو - عزیز من - یہ ملک اور اقرار یہ کا ہو الیفا کا ملک ہندوستان ہے -

اب مین بندگی عرض کرتا ہون - تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر صاحب آتے ہونگے وہ

مزاج کی اصلاح کرینگے۔
رچرڈ۔ ایک لمحہ اور ٹھہر جایئے۔ ایک ہی منٹ بھر میری چوری ہو گئی۔ مین لٹ گیا۔
گویا مین لٹ گئے۔ یہ خوب دل لگی ہے۔ یہان جتنے ہین یہی کہتے ہین کہ ہم لٹ گئے تمام یورپ
مین اکیلا مین نہایت خوش نصیب آدمی ہون کہ سب جگہ چور اور قزاق لوگ
بھرے ہین مگر میرے پاس سوائے ایماندار خوش وضع اور کم نصیب لٹے لٹائے
شرفا کے اور کوئی نہین آتا۔
رچرڈ۔ ذری ہوشیار رہئے گا۔ آپ اس معاملہ پر ایسی بے اعتنائی اور سہل انگاری سے
نظر کرتے ہین میرے دس ہزار روپیہ جاتے رہے ہین۔ ایک۔ کم نہین۔ پورے دس ہزار
یہ سنکر گورنر صاحب کی سب سنجیدہ مزاجی جاتی رہی۔ بے اختیار ہنس پڑے اور لوگون
نے بھی قہقہہ لگایا۔ یا تو اس غرض سے کہ گورنر صاحب کی خوشامد ہو۔ یا تو یہ بات ہے یا اس
نظر سے کہ بعض بد طینت آدمی خبث باطنی سے غیر و نکے نقصان پر نہایت خوش
ہوتے ہین۔ جب گورنر صاحب خوب پیٹ بھر کے ہنس چکے کہنے لگے۔ اجی دس ہزار
روپیہ واللہ کیا چھوٹی سی رقم ہے۔ اور لوگ تو دس یا بیس یا سو تک کا نام لیتے تھے مگر
تمہاری آج دس ہزار کی چوری ہو گئی۔ اوہ۔ دس ہزار روپیہ مسٹر ٹام نے خوب کام کیا۔ تم بڑے
ایماندار اور لائق خدمت گذار کمپنی ہو۔ جس سے لیس بندگی عرض کر کے مین جاتا ہون۔
گورنر صاحب تو چلے گئے عجب نہ تھا کہ اوسی عالم مایوسی مین رچرڈ پکار اوٹھتا کہ علاج
شد مگر غلبۂ تشنگی و جذبۂ سراسیمگی نے زبان بند کر دی تھی آواز منہ سے نہ نکلی۔
بہ ہزار کوشش گورنر صاحب کے ایک اردلی کا دامن پکڑ کر کہا پانی۔ پانی۔ اوسنے
محض لاپروائی سے رچرڈ کی طرف دیکھا اور بیمار جواری کے بستر کے قریب سے ایک
بدھنی پانی کی اوٹھا کر رچرڈ کو دی اور کہا یہ لو پانی پیکر فی النار والسقر ہو۔
جیسے ہی اردلی نے پیٹھ پھیری ویسے ہی وہ جواری کود کر دہم سے رچرڈ کے بستر پر پہنچا
ہنوز رچرڈ نے وہ بدھنی منہ کو نہ لگائی تھی کہ اوس جواری نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔
مین اپنا پانی تجھکو ہرگز نہ دونگا۔ اسی کشمکش مین وہ بدھنی زمین پر گر پڑی اور ٹوٹ گئی
اوسمین درحقیقت پانی نہ تھا بلکہ شراب تھی۔ اوس جواری کو نہایت ناگوار ہوا طیش
مین آکر رچرڈ کے ایک گنڈاسہ رسید کیا۔ اوسنے ایک ڈگ جا یا۔ پھر تو خوب ہی کشتم کشتا

کمتر تھا ہوئی۔ گورنر صاحب یہ کیفیت دیکھکر اولٹے پاؤن لوٹ آئے۔ ایسے ایسے
کامون مین تو خوب مہارت تھی فوراً دونون مین بیچ بچاؤ کردیا ایک کے گھونسا لگایا دوسرے
کے ٹھوکر بتائی اور دونون کو علیحدہ علیحدہ کردیا۔ اور رچرڈ سے کہا اگر تجکو اپنی
جان پیاری ہے تو پھر ایسی حرکت نکرنا۔

رچرڈ کو دل کی تکلیف بدن کے درد پیاس کی شدت اوس مقام کی حالت سے عنقریب
تھا کہ جنون ہوجائے ہر چند اوسنے چاہا کہ اور دیوانون کی طرح اونکی ہاو ہو مین
شریک ہو مگر تشنگی سے زبان تالو مین لگ گئی تھی گویا منھ مین تاک بھر گئی آواز نہ نکلی
بیخود سرسام کی حالت مین ع بستر پر گرا گرا تو بیہوش ہوا۔ اور فوراً سو گیا جب
خواب غفلت سے بیدار ہوا کسیقدر ہوش و حواس بجا ہوے اوسوقت معلوم ہوا
کہ اب میرے مزاج کی گرمی رفع ہوئی۔ دل کی دہڑک نبض کی شدت کم ہوئی۔
جہاز کا ڈاکٹر ایک جانب پٹی باندھ رہا تھا کیونکہ دفعتاً کشتی مین ایک زخم
کندھے مین لگا تھی جس سے بہت خون نکل گیا تھا دوسرا شخص تخلخلہ پینا کر لایا اور کہتا
تھا جب رچرڈ نے بخوبی آنکھ کھولی تو وہ شخص جو پٹی باندھ رہا تھا لاطینی زبان
مین کہنے لگا۔ اے رچرڈ گھبراو نہین مین تمہارا قدیم دوست ہون۔ یہان بھی خدمتگذاری
کے لیے موجود ہون مگر اسوقت جو کچھ تم مجھ سے کہو لاطینی زبان مین کہنا۔
رچرڈ نے پہچانا نہین یہ دیکھ کے دل مین کہا۔ افسوس اس مصیبت سے تو ہماری موت بہتر
تھی کیونکہ اوسکا مخاطب وہی ہارٹلی تھا جو مدت تک اوسکا ہم سبق اور ہم طبق رہا تھا
اور درحقیقت اوسکا ایسے وقت پر ملجانا رچرڈ کے حق مین اکسیر اعظم ہو گیا تاہم رچرڈ کو
اوسکی ملاقات سے بعوض خوشی کے ملال ہوا فوراً اوسکو یاد آیا کہ گو مینے اسکے ساتھ کوئی
صریح دشمنی کی بات نہین کی لیکن تو بھی بہت بے اعتنائی سے پیش آیا ہون یہ کبھی خیال
کرتا تھا اسکو ہمیشہ زیردست اور حقیر سمجھتا ہر وقت اس سے دور ہی لیتا رہا افسوس
گردش فلک کج رفتار نے مجھکو ایسا نیچا دکھایا کہ اسکی اعانت کی ضرورت ہوئی اب وہی
میرا نگہبان ہے۔ یہ واہیات خیالات بہت دیر تک اوسکے دل مین رہے فوراً اوسنے مختصر
طور پر مصیبت کا حال اپنی حماقت یار دغا شعار کی شرارت کا حال کہہ سنایا۔ ہارٹلی نے
کہا اسوقت تو مین جاتا ہون خاطر جمع رکھو جلد کوئی صورت بہتری کی نکل آئیگی مجھکو یقین ہے

کہ میری اعانت تمہارے حق میں مفید ہوگی مگر اتنا یاد رکھنا کہ سوائے میرے آدمی کے جس نے تمہارا زخم ابھی دھویا ہے اور کسیکے ہاتھ سے نہ دوا پینا نہ غذا کھانا تم نہیں جانتے ہو یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے عجیب اندھا دھند ہے کوئی پرسان حال نہیں دو چار روپیہ کی طمع پر آدمی کو جان سے مار ڈالتے ہیں انسان تو کیا چیز ہے خدا سے بھی نہیں ڈرتے۔

رچرڈ نے کہا۔ الیدم اور ٹھہر جاؤ۔ اگر یہی حال ہے تو میرے پاس ایک اور چیز رہ گئی ہے اوسکو تم لیتے جاؤ۔ یہ کہکر اوسنے اپنی جیب سے ایک پوڑیہ نکالی اور ہارٹلی کو دیکر کہا۔ اچھا اگر میں مرجاؤں تو تم میرے قائمقام ہونا۔ ہر چند بسبب میرے تم اوسکے واسطے زیادہ لائق ہو۔

ناظرین سمجھ لینگے کہ یہ تمغہ غائب شدہ [illegible] کی طرف تھا۔

ہارٹلی نے ہنوز کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ہسپتال کے گورنر صاحب تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

گورنر۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے مریض کو کیا حال دیکھا۔

ڈاکٹر۔ ابھی تو کچھ آثار اچھے نہیں۔ ابھی اسکو غش آگیا تھا اور مجھکو بہت اندیشہ [illegible] بہتر ہے کہ آپ اسکو ایک علیحدہ کمرے میں رکھیں اور میرا ایک [illegible] اوس کی خبرداری کے واسطے رہیگا۔

گورنر۔ ہونہہ۔ اسکی کیا ضرورت ہے شاید کسی شخص نے اوسکو [illegible] کرنا پسند کیا ہے۔ اور [illegible] آپ بھی [illegible]

ڈاکٹر۔ میں آپکے [illegible] اسوقت [illegible] کہتا ہوں کہ یہ شخص کمسن اور ہاتھ پاؤں کا گورا معلوم ہوتا ہے جیسا [illegible] میں بھی کرنا پسند کرتی ہے میری غرض صرف یہی ہے کہ اگر یہ شخص بچ گیا تو کمپنی کے کام کا ہوگا اگر آپ کی سہل انگاری یا لاپروائی سے کچھ نوع دگر ہوا تو میں ذمہ دار نہیں۔ میں جو اسوقت آپ سے کہتا ہوں وہی جنرل صاحب بہادر سے بھی کہدونگا آیندہ آپ جانیئے آپکا کام جانے بر رسولان بلاغ باشد و بس

جنرل صاحب کا نام سنتے ہی گورنر صاحب گھبرائے کہنے لگے۔ جنرل صاحب [illegible] جنرل صاحب کہنے لگا اوسکی بیماری کا حال۔ خیر۔ مگر خدا کے واسطے وہ سب حالات جو اوسنے بیماری کی حالت میں سنے ہیں کہیں نہ چھیڑ دیجئے گا ورنہ اگر ایسی ہی [illegible] واہیات پیغام

جنرل صاحب کے گوش گذار کیا کیجیے گا تو ایسی چیزون کا بہت بوجہ ہر روز آپکے پاس
ہوجایا کریگا کہان تک اوٹہائیگا۔

ڈاکٹر- آپ اپنی کارروائی ہسپتال مین نہ صرف کیجیے نہ میری تجویز مین دخل دیجیے معقولات
دیجیے مین نادان نہین ہون آپ جانتے ہین کہ مین بھی ایک چھوٹا موٹا عہدہ دار ہوا
علاوہ برین ڈاکٹری مین امتحان دیا ہی سارٹیفکیٹ حاصل کیا ہے پس جو کچھہ مین کہا
اوسکے مطابق عمل کیجیے ورنہ جوابدہی کے آپ ذمہ دار ہین نہ کہ مین۔ یہ کہکر ڈاکٹر صاحب
تشریف لے گیے مگر چلتے وقت نبض دیکھنے کے حیلہ سے مریض کے پاس گئے اور
دبا کر اشارہ سے کہا کہ خبردار گھبرانا مت مین تمکو ضرور یہان سے چھوڑا دونگا۔
جب ڈاکٹر صاحب چلے گئے گورنر صاحب نے کہا خوب یا چنڈول آکر پھنسا مگر جنرل
سے جو برائی کی تہری پیش لگی ورنہ آنکی تنہا مین انکی تمام کر دیتا اور یہ جنرل صاحب تو آ
ڈاکٹر کے مرید ہو رہے ہین۔ کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کیا کرون کیا نہ کرون۔

اتنی سمجھ لینے پر رچرڈ کو دہارس ہوئی اپنی مخلصی کی امید کچھہ پائی گئی تہوڑی دیر کے بعد
جب اوسکا بستر ایک علیحدہ کمرے مین لگایا گیا تب خیال کیا کہ اب یقین کامل ہے کہ
جلد یہان سے رہائی ملجائیگی۔ یہ کمرہ نہایت صاف اور ستہرا تہا۔ اور اوسمین صرف دو پہرے
دار تہے اور وہ بھی فوج کے چھوٹے افسر۔

حالانکہ رچرڈ جانتا تہا کہ مجھکو کسی طرح کی کوئی بیماری نہین ہے بجز ضعف کے جو اکثر زیادہ
[illegible] یا کسی صدمہ عظیم کے بعد پیدا ہوتا ہے مگر اوسوقت خواہ مخواہ بیمار رہنا قرین
مصلحت سمجھا کہ جس مین ڈاکٹر صاحب سے تو ملاقات ہوا کریگی۔

گو کہ یہ سب باتین تہین کہ اس عالم بیکسی مین بجز ہارٹلی کے رچرڈ کا کوئی یار و مددگار
نہ تہا مگر احسان فراموشی تو اوسکی گہٹی مین پڑی تہی خیال آتا تہا کہ یا پروردگار کیا اوس
ذریعہ میری مخلصی کا تیرے اختیار مین نہ تہا کہ مجھکو میرے رقیب کا احسانمند کیا جسکی
صورت سے مجھکو نفرت ہے۔

اوسطرف بیچارہ ہارٹلی صاف باطن پاک طینت اپنے احسان دوست کے خیالات
سے ناواقف دل و جان سے حق محبت سابقہ ادا کر رہا تہا اس بیچارے کا جو اپنے پیارے
کیونکر ستم اوسپہ ہو گوارا تہا احسان کا تو ہارٹلی کے دل مین مطلق خیال ہی نہ تہا وہ صرف نیکی

سمجھا تھا کہ میں صرف اپنے ایک ہم مشرب کی مصیبت میں شریک ہوا ہوں جو ہر فرد بشر کو
لازم ہے ۔

اب ناظرین ریویو میں دو چار باتیں گذشتہ بیان کرتا ہوں کہ کس طرح رچرڈ کی ملاقات ڈاکٹر کسرطان
سے ہوئی [illegible] ۔ یہ قصہ میں اسوقت کا بیان کرتا ہوں جبوقت ڈاکٹر کسرطان
ایسٹ انڈیا کمپنی و انتظام مشکل ہو گیا تھا جس سے سلطنت انگلشیہ ممالک مشرقی میں
ایسی قائم ہوئی کہ آجتک کوئی خلل انداز نہ ہو سکا ۔ ڈاکٹر کسرطان ہمیشہ نئی نئی فوج ہندستانکو
روانہ کرتے تھے اور ہمہ تن اس تدبیر میں مصروف تھے کہ انکا علم سواد ہند میں نصب ہو
انہوں نے حیدر علی نے اپنے آقائے نامدار والی صوبہ میسور کو تخت سے اوتار کر کل
سلطنت پر قبضہ کر لیا اور تمام ہندوستان کو تہ و بالا کر رکھا تھا فوج بھرتی کرنیکے واسطے انگلستان
میں رنگروٹ بمشکل دستیاب ہوتے تھے جو لوگ سپہ گری کے خواہان بھی ہوتے تو جلا وطنی
کے نام سے ڈرتے ہندوستان کی گرم آب و ہوا کا حال سنکر کانوں پر ہاتھ دھرتے علاوہ
برین کمپنی کی نوکری پر اعتبار بھی نہ تھا یہ سمجھتے تھے کہ جسوقت ہم اپنے وطن سے باہر نکلے یہانکی
آئین و قوانین سب یہان رہجائینگے کمپنی جو چاہیگی ہمارے ساتھ سلوک کریگی اتنے دور دست
ملک میں کوئی انکا بال بیکا نکر سکیگا ۔ غرضکہ ایسی ایسی وجوہات سے بادشاہی سرکار کی
نوکری زیادہ پسند کرتے تھے کمپنی کو عمدہ رنگروٹ کہیں نہ ملتے تھے لاچار افسران کمپنی
سپاہیونکی بھرتی کرنیکی غرض سے اکثر دیہات کے مکانوں میں رات کے وقت آگ لگا دیتے تھے
ڈاکہ ڈلواتے تھے جب لوگ اپنے اپنے مکانوں سے جان لیکر بھاگتے اسوقت انکی بن آتی جو
نوجوان انکے ہاتھ آتا پکڑ لاتے اور فوج میں بھرتی کر لیتے بمقتضاے ضرورت افسران ذیل
افسر بھی ایسی ایسی بدعتوں پر چشم پوشی کرتے جو سپاہی بھرتی ہوتا اس سے یہ بھی نہ پوچھتے
کہ تم سپاہیوں میں نوکری کرنا اپنے ملک سے جلا وطن ہونا ہندوستان کو جانا پسند
کرتے ہو یا نہیں ۔

ان سپاہیوں کے چندروزہ قیام کے لیئے جزیرہ وائٹ مقرر کیا گیا تھا مگر اس جزیرہ میں خرابی
آب و ہوا و نیز لوگوں کی بدچلنی سے بیماری بکثرت پھیل گئی تھی جنگی ہسپتال مریضوں سے
پر ہو گیا تھا اور اسی ہسپتال کا گورنر سلیق کو پھر مقرر کیا گیا یہ شخص ہمیشہ سپاہیونکی قزاقی
کیا کرتا تھا جو لوگ بیمار نہ تھے اکثر بدچلن تھے اسوجہ سے کمپنی کو ان لوگوں کے انتظام اور

کیواسطے انتظام کرنا پڑی اس وجہ سے کہ مبادا ایسا ہو کہ ملک میں کوئی فتور برپا ہو اتنا زر راہ میں
الیسٹ انڈیا [illegible] بیماروں کی خبرگیری کے واسطے بہت ڈاکٹر بھی رکھنا پڑے [illegible]
[illegible] ہاتھ بھی ایک جگہ ہاتھ آگئی [illegible] پاس سارٹیفکٹ امتحان بھی موجود تھا ایک
[illegible] خطاب بھی حاصل کیا تھا اور بشرط خوش انتظامی بیان کا کل اختیار کمپنی نے
جنرل [illegible] رنگین صاحب کو دیدیا تھا کیونکہ اس سردار نے کمپنی کی ملازمت میں کمال
نیکنامی حاصل کی تھی اکثر بڑے بڑے مہمات کو سر کیا کہ چار پانچ برس سے وطن میں آ
ایک امیر کبیر [illegible] سے شادی کرلی تھی لیکن جنرل صاحب اونکی میم سے تماشے کو بہت
بلاتے تھے جنرل صاحب کو بیٹے [illegible] باوجودیکہ پانچ [illegible] سے
[illegible] مگر اسوقت [illegible] کمپنی [illegible] کیواسطے پند
[illegible] سپاہی بھرتی کرنا شروع کیا اسکے انتظام کے واسطے
لائق [illegible] افسر [illegible] قواعد سکھائیں اگرچہ ان سپاہیوں
[illegible] التفات [illegible] تھے [illegible] حال کبھو کسی سے ندریافت
کرتے تھے جنرل صاحب کا قول تھا کہ ہمارا [illegible] شاہی [illegible]
دریافت [illegible] اسکا منشاء نوکری کا [illegible] بھرتی [illegible] تمام بہ حیثیت
[illegible] چھوڑ کر [illegible] جو کچھ تمکو [illegible] موجود تھے تو تمہارے
[illegible] انکار نہ کرینگا کیونکہ سپاہی سے بہانے
[illegible] (الفاظ ت باشد) [illegible] اگر ذرا بھی کسی افسر کی بد لحاظی یا
بے انتظامی [illegible] جھوٹ [illegible] رپورٹ کردیتا
فوج کی آرام کے واسطے [illegible] دوست ہندوستانی [illegible] انکے
[illegible] انتظام [illegible] موافق کرے [illegible] اسپتال اور انکے احباب
جنرل صاحب نام سے [illegible] کہ ایسا ہو ہمارے انتظام میں کوئی نقص نکال کر
رپورٹ کردے تو ہم نہ اوجھے [illegible] اور نوکری سے ہاتھ دھونا پڑے مگر جیسا کہ
جنرل صاحب اور باتوں میں مستعد رہتے تھے ویسا ہی ہسپتال کیجانب سے محض بے خبر تھے
اسطرف کبھی متوجہ ہوئے ایکدفعہ بھی مریضوں کے دیکھنے یا ہسپتال معائنہ کرنیکے واسطے
نہ آئے کیونکہ اس زمانہ میں عموماً لوگ بیماری سے بہت ڈرتے تھے گو کہ جنرل صاحب کو خود اپنا

خیال اسقدر نہ تھا مگر اس خوف سے کہ گھر کے اور لوگون مین کوئی بیماری پید[illegible]
میم صاحب ایسے عقائد مین اُن سے بھی چار انگل زیادہ نہین ہرگز ہرگز [illegible]
کو مکان سے باہر نہ جانے دیتین ایسا نہو کہ انپر کوئی عارضہ بلی یا ہو لے پیدا مؤثر ہو جائے
مگر انسان ضعیف البنیان کی کیا مجال ہے کہ کارخانۂ ایزدی مین دخل دے کسی فرد
بشر کو اسکی قدرت مین دم زدن کا یارا نہین ہوتا ایک روز اتفاقاً جنرل صاحب کے
صاحبزادے ہوا کھانے کو گئے گو کہ وہ جگہ نہایت صاف محفوظ اور آبادی سے دور تھی
مگر امر شدنی بہرحال ہو جاتا ہے ع پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہے ۔ ایک
عورت اپنے بچہ کو جسکے چند روز ہوئے چیچک نکلی تھی گود مین لیے جاتی تھی حسن اتفاق
والدہ کے مذہبی عقائد کی وجہ سے جنرل صاحب کے صاحبزادون کے ٹیکا نہ لگا تھا فوراً تاثیر
ہوا ان لڑکون پر مؤثر ہوئی یہ بھی اسی عارضہ مین مبتلا ہوئے منجھلا لڑکا دو چار روز
مین مر گیا دو آیا ملازم اسی عارضہ مہلک مین مر گئین ۔ ایک تو جو صدمہ اس جگر گوشہ کی
مفارقت سے والدین کے دل پر گذرا [illegible] دوسرے اب باقی ماندہ کی بھی جان کے
لالے پڑ گئے [illegible] ہونے لگی ۔ ایک روز جنرل صاحب کے
خدمتگار نے [illegible] فوج کے ہسپتال مین ایک نوجوان ڈاکٹر
ہے [illegible] بہت جانتے ہین ایک طریقہ مین نے آزمایا وہ
اکثر مفید ہوا

جنرل صاحب نے فرمایا کوئی دواہی ڈاکٹر ہوگا نیم حکیم خطرۂ جان اپنے منہ میان مٹھو بن کر ڈاکٹر
بنا چاہتا ہے ۔ ڈاکٹر ہارنی کٹ صاحب اور ڈاکٹر لینی لاٹ صاحب سے بڑھکر آجکل
کوئی اور بھی ہے فی زمانہ ارسطو اور بوعلی سینا ہو رہے ہین ۔

یہ سنکر جنرل صاحب کی میم نے کہا ۔ خدا کیواسطے تم ان ڈاکٹرون کا نام میرے سامنے نہ لو
ایک میرا بیٹا ۔ اچھا انہین کی بدولت میرے آغوش سے گیا ۔ ایسے ڈاکٹرون پر خدا کی مار جو
مریض کو صحت نہ دے سکے اور اپنی حکمت کا فخر کرے ۔

خدمتگار نے میم صاحب کی طرف دیکھکر پھر جنرل صاحب سے دست بستہ عرض کی کہ اگر حضور
ایک مرتبہ ڈاکٹر بارٹلی کو دیکھین تو تمام دنیا کے ڈاکٹرون کو بھول جائین یہ شخص نہایت
باوضع اور شریف آدمی ہے گو کہ کم سن ہے مگر بڑا صاحب علم ہے اسنے سکھانے کے حق سے

ایسے نہین کرینگے اسکو خبر بھی نہین ہے [illegible] ادویات کا تذکرہ آپ سے کرونگا اور وہ
آپکا ہموطن بھی ہی ہے۔
جنرل صاحب نے [illegible] حکم دیا کہ کسی [illegible] سواری کا گھوڑا [illegible] اور دیکھیو کہ [illegible] چند
ہارٹلی صاحب [illegible] اگر [illegible] آوے تو [illegible] کیسا آدمی ہے۔
قدیم طریقہ سے علاج [illegible] کا یہ تھا کہ [illegible] سے مریض کو [illegible] کرایا جاتا
بالتخصیص [illegible] سمجھا جاتا [illegible] سمجھاتے [illegible] سے [illegible] پانی [illegible] ہوا
کے عوض شراب پلاتے مگر [illegible] کسی ڈاکٹر نے اس طریقہ کو ناپسند کرکے [illegible]
کا باعث کردیا تھا اور ڈاکٹر [illegible] صاحب نے اس طریقہ پر عمل کرنے سے بہت شہرت
حاصل کی تھی۔
تھوڑی دیر مین ڈاکٹر ہارٹلی صاحب [illegible] آگئے جنرل صاحب نے دیکھتے ہی دل مین خیال کیا
[illegible] ڈاکٹر [illegible] عمر [illegible] [illegible] عیب و ہنر [illegible]
[illegible] باشد جب ہارٹلی صاحب سے گفتگو ہوئی اونسے [illegible] کا [illegible]
تب آنکھیں کھل گئیں [illegible] یہ شخص [illegible] الذہن اور [illegible] ہوتا ہے
[illegible] صاحب نے بھی ایسا ہی خیال کیا مگر چہرہ زرد [illegible] ڈاکٹر
صاحب [illegible] شوہر کے منہ کی طرف حیرت سے تکتی [illegible] گفتگو
اثر انکے دل پر کیا ہوتا ہے۔
جنرل صاحب تھوڑی دیر تک ڈاکٹر صاحب کی گفتگو غور کا [illegible] سنتے [illegible]
کہتے تھے کہ بخار مین ادویات [illegible] تک [illegible] لیا ہو
بیگم صاحبہ نے کہا بیشک بیشک۔ جنرل صاحب آپ [illegible] اعتبار کیجیے اسی کا معالجہ
شروع ہو۔ بہت [illegible] پیاس کے مارے تڑپتے ہے [illegible] ہوگا تو [illegible] جو تقدیر
[illegible] پانی کو ترس ترس کے جان توڑ دینگے۔
جنرل صاحب [illegible] مین تھے صاف صاف کہہ سکتے تھے بہت غور و تامل
سے کہا ڈاکٹر صاحب کی گفتگو قابل تعریف ہی لیکن یہ طریقہ جو آپ فرماتے ہین ابھی
بخوبی استعمال مین نہین آیا بھلا آپ اسکا کیا ثبوت دے سکتے ہین۔
ڈاکٹر میرا خود تجربہ [illegible] میری یادداشت کی کتاب موجود ہی ملاحظہ کیجیے کہ مین

فی الحال اس عارضہ کے بیس مریضوں کا علاج کیا منجملہ اسکے اٹھارہ کو شافی مطلق نے شفا بخشی۔

جنرل صاحب۔ باقی دو کا کیا حال ہوا۔

ڈاکٹر۔ وہ فوت ہو گئے۔ عارضہ بھی تو دیکھیے کیسا ہے کہ جسکا علاج ہو۔

جنرل صاحب۔ اگر آپ میرے لڑکوں کو آرام کر دیجیے تو مین ایک ہزار روپیہ انعام دینا شرط کرتا ہون مگر آپ یہ بھی اقرار کیجیے کہ اگر صحت نہوئی تو آپکا کیا حال ہوگا۔

ڈاکٹر۔ میری عزت جائیگی۔ نقصان آبرو ہوگا۔

جنرل صاحب۔ تو آپ عزت کی شرط پر لڑکون کی صحت کا دعوی کرتے ہین۔

ڈاکٹر۔ توبہ۔ توبہ۔ یہ بڑا اول ہو بلکہ دعوی کلمۂ کفر ہے ہان البتہ وعدہ کرتا ہون کہ دلسوزی جانفشانی مین سر مو فرق نہوگا اگر خدا نے چاہا تو صحت ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔

جنرل صاحب۔ بے شک یہی معقول بات آپنے کہی رجحان العمر واہ واہ مجھکو امید ہے کہ آپ تمام رنج سے جو اسوقت مجھکو ہے خلاص کرینگے۔ خدا آپکو کامیاب کریگا آج سے مین بھی آپ کا معتقد ہوا۔ پھر صاحب کا تو حال نہ پوچھیے وہ تو ہزار جان سے معتقد ہو گئی تھیں جو بات صاحب کہتے تھے اسکو اسطرح مانتی تھیں جیسے کہ وحی ہے اور کبھی زیادہ خوش ہوتی تھیں کیونکہ اب بچون کو تازہ پانی تازی ہوا تو ملیگی۔ قدیم طریقے کے علاج سے نفرت ہو گئی تھی بار بار یہی کہتی تھین کہ میرے بیاہے بچے مفت میں ڈاکٹرون کے ہاتھ سے قتل ہو گئے کہ ایک ایک شہر سے کوتوالی جیسے وقت بالکل کوٹھڑی مین بند رکھتے اور کبھی کھڑکی تک نہ کھولتے سپرد ہوا اچھا خوش ہو تو دانی صاحب کلمہ نشین رہا آج سے جیسے آپکے ارشاد ہونگے آپ بتاتے جاویں جو دوا مفید ہو آپ تجویز کیجیے۔

ڈاکٹر نے فوراً سب کھڑکیان کھلوا دین۔ کمرے مین آگ کا جلانا یکقلم موقوف کر دیا شربت اور گرم ادویات کے عوض ٹھنڈے پانی سے نہلانا دینے کا حکم دیا۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ اولین ہدایت یہ عالم دیکھکر خوشامدی جو مین بیٹھے ہوئے تو زبان سے اف کرنا چاہتے اور کہنے لگے بہت جلد کوئی آفت تازہ قہر خدا کا نازل ہوا چاہتا ہے سچ ہے گر ہمین مکتب است و ہمین ملا کار طفلان تمام خواہد شد۔ دیکھیے یہ نیم حکیم خطرہ جان کیا ستم ڈھاتے ہین اور تو کچھ نہوگا جنرل صاحب کا خاندان بے چراغ ہو جائیگا کسی کا کیا بگڑیگا مگر ڈاکٹر نے ان باتون پر کچھ التفات نکیا چپ چاپ اپنی تدبیر مین مصروف رہا

[illegible] ہی مواعرضیون کی صورت [illegible] صحت کے آثار ظاہر ہوئے ۔
[illegible] ابتدا سے ہارٹلی نہ عیار تھا نہ فضول گو نہ مکار تھا نہ عیب جو بلکہ
[illegible] طبیعت آدمی تھا یہ خوبی جو تھا [illegible] الطرح کی حکومت کان والدین
[illegible] ون کو اپنے علاج [illegible] کیسی مستقل اور مستقیم جاتی ہے ۔
[illegible] ان علاج مین تو غلطی [illegible] ہو جاتے ہین ۔ بس ہارٹلی کو یہہ موقع [illegible] دست
[illegible] خوب ہاتھ آیا سمجھ لیا کہ اسوقت [illegible] جنرل صاحب فورا منظور کر لینگے یہہ
[illegible] ہون [illegible] سے ہین ۔
جنرل صاحب مکان کی طرف جانے کے وقت ہارٹلی کے دل مین آیا کہ دیکھون یہ جو
پوٹلی مین کیا چیز ہے ۔ کہکر مجکو دی ہے ۔ کہولا تو دیکھا کہ مس بیٹی کی ایک تصویر
[illegible] انگوٹھی مین قیمتی جواہر جڑی ہوئی اسمین ہے ۔ تصویر دیکھکر زخم دل ہرے ہوگئے
آنکھون مین ڈبڈبا آئین آہ سرد دل سے کہینچی اور کہنے لگا ۔ افسوس مس بیٹی نے اپنی پسند
مین غلطی کی لیکن حتی الامکان مین اسکے خوش رہنے کے واسطے کوشش کرونگا ۔ جب
جنرل صاحب کے مکان پر پہونچا اول مریضون کے کمرے مین گیا وہان سے انکی صحت کا مژدہ
لیکر انکے والدین کے پاس پہونچا کہ مبارک ہو دو ایک روز مین صاحبزادون کا غسل
صحت ہوگا ۔ بیگم صاحب کا مارے خوشی کے چہرہ بشاش ہوگیا ۔ جان خوشی سے پیرہن مین پہولا
نہ سمایا ہزار جان سے ہارٹلی کو دعائین دینے لگین کہ جزاک اللہ فی الدارین خیرا
تمنے مجھ مردہ دل افسردہ خاطر مان کے آنسو پونچھے تردد و فکر کی گرفتاری سے آزادی بخشی
گو ہارٹلی یہ سب ہوا لیکن مجکو اپنے منجھلے بیٹے کی یاد تمام عمر نہ بہولیگی ۔ ہائے ۔ ع
چہوڑ گیا نونہال مجکو یہ غم + رہونگی گرفتار رنج و الم ۔ افسوس صد افسوس اگر
ہارٹلی صاحب ایک ہفتہ پیشتر آپ کی ملاقات ہمسے ہوتی تو ہمارا لڑکا یہ داغ جگر ہمارے
سینے کو نہ دے جاتا

ہارٹلی نے جواب دیا کہ یہہ خداوند کریم کی امانت ہے اسمین کسی کا اجارہ نہین انسانکو چارہ
نہین جب چاہا دیا جب چاہا لے لیا بہر حال شکر کیجیے کہ دو صاحبزادے صحیح و سالم ابھی
تک برقرار ہین یہ کون کہہ سکتا ہے کہ اگر یہی تدبیر مین اس لڑکے کے واسطے بھی کرتا تو وہ
بچ جاتا موت کا علاج کسی حکیم کے پاس نہین ہے ۔

نگر بلی [illegible] انکے ان [illegible] کہ [illegible] بیدی [illegible] سے محبت
جنرل [illegible] اپنا [illegible] کا علاج [illegible] ہوئے انکا مو[illegible] نہین کر سکتے یہ [illegible]
[illegible] بالکریم اور [illegible]
[illegible] کیا جاتا [illegible] بھی [illegible]
کرون [illegible] آپ کی
[illegible] بالکل [illegible] انگریز
[illegible]

ہارٹلی نے تمام ماجرا ذکر کیا تھا جنرل صاحب آبدیدہ ہو کر بہت ممنون اور مشکور ہوئے اور تحفہ دیا
مین مختصر یہ آدمی ہون بیس ہزار روپیہ مجھکو دے دیجئے اسکا جواب مین عرض یہ تھا
اس روپیہ سے کہ میرا حق المحنت ہو مگر انعام ہی کچھ صدمہ اسکا لینے والے اور دینے والے
دونو بیزار فرض ہو تنہا اپنی عزت و شہرت [illegible] لگاؤ لوگ کیونکہ اسباب کو جو کچھ
گا وہ بھی کہیگا کہ جنرل صاحب کے ساتھ اولاد کی جان لیکئے بحالت مایوسی
و تردد واکر نے جو چاہا ٹھہرالیا اور بعد تحقیق کے اوسکو کم ٹھہرالیا پس براہ مہربانی اسمین سے
نصف واپس لیجئے اور نصف مجھکو عنایت کیجئے انصاف یہی میری محنت کے موافق ہو اسقدر
بھی زیادہ ہو اگر اسپر بھی آپ سمجھیں کہ آپ نے فرض سے ادا نہوں ہوئے تو ایک اور چیز مجھکو
عنایت کیجئے لیکن وہ بنظر عنایت اور ہی عنایت و شفقت میرے حال پر ہمیشہ مرعی ہے
جنرل صاحب نے بہزار دقت اُس نصف رقم کو واپس لیکر نہ اکثر ہے کہا کہ عزیز میں اس خیال
سے مین روپیہ واپس لیتا ہون کہ تم نے دوسری بات مجھسے ایسی مانگی ہو کہ وہ جواہرات
سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

ہارٹلی نے عرض کیا۔ مین آپکا نہایت شکرگزار ہون اور اسی اعتماد پر مین ایک اور چیز آپ سے
طلب کرتا ہون۔ جنرل صاحب اور انکی بیگم نے بہ شوق تمام ایک زبان ہو کر کہا فرمائیے
کیا آپ چاہتے ہین۔ جو مانگئے مین حتی الامکان دریغ نکرونگا۔

ہارٹلی۔ یہہ تو مجھکو یقین نہین ہو کہ اسقدر جلد آپ راضی ہو جائینگے کیونکہ یہ ایسا معاملہ
ہو جسمین مین نے سنا ہو کہ آپ نہایت سخت مزاج ہین یعنی رنگو لوگوں کا نام کاٹنا

جنرل صاحب۔ ہارٹلی صاحب کیا کرون مجبور ہون یہ ذوری کا حق ہو جو ادا کرتا ہون

تم جانتے ہو کیسے کیسے آدمیون سے ہمکو پالا پڑتا ہے - کوئی شرابی - کوئی جواری - کوئی بدمعاش - شام کو نام لکھایا صبح رونے لگے کہ ہم تو بچتے نہین اگر ایسے ہی ہم رنگروٹون کا نام کٹا دین تو کوئی نوکر رہے شاید دو چار بچ جاوین باقی سب کافور ہو جاوین ہر شخص یہی کہتا ہے مجھسے یہ وعدہ کیا تھا یہ اقرار کیا مگر نہ یہ ہوا نہ وہ ہوا - اگر سبکی سنین تو نوکری کے ہو چکی مگر تم بہر حال کسکی نسبت کہتے ہو

ہارٹلی - عجیب جرات ہے - تاہم غریب کے دس ہزار روپیہ چھن گئے -

جنرل صاحب - ڈاکٹر صاحب - رنگروٹ سپاہی اور دس ہزار روپیہ کیا کہتے ہو آخر تم ابھی صاحبزادے ہی ہو - اسلئے اسکو سچ سمجھ لیا - بھلا جس شخص کے پاس دس ہزار روپیہ نقد ہوگا وہ سپاہیون مین نوکری کرنے آئیگا -

ہارٹلی - جناب من - اسکا یہ خیال نہ تھا - اسلئے دھوکا کھایا اسکے پاس نئے سپاہی کی جس شخص پر اعتبار کیا تھا - اسی نے دغا شعاری کی - اقرار یہ تھا کہ اسکو کوئی عہدہ جلیل القدر فوج مین دلوا دیگا - اسی دم دھوکے مین آگیا -

جنرل صاحب - تو یہ یار اسکا نام ہلبری ہوگا یہ اسی شیطان کا کام ہے کیونکہ اس زمرہ مین ایسا فوجی چالباز - مکار - دغاباز - شیرین زبان سیاہ باطن سوا اسکے اور فوج شریف کے اور کوئی نہین - یقین ہے کہ ایکدن اسی چالبازی کی بدولت موذی دار پر کھینچا جائیگا یا پھانسی مین لٹکتا نظر آئیگا بھلا آپکو کیسے معلوم ہوا کہ اس رنگروٹ کے پاس دس ہزار روپیہ تھا

ہارٹلی - حضور مین خوب جانتا ہون مین - اور اسنے علم طب کی تعلیم ایک ہی اوستاد سے پائی ہے مدت تک ساتھ ساتھ رہے مگر آخر کار اسنے اس پیشہ کو ناپسند کیا اس کم بخت ہلبری کے دم مین آکر جو کچھ جمع تھی لے کر مکان سے چل دیا -

جنرل - ہسپتال مین اسکو کسنے بند کیا -

ہارٹلی - آپ ہی نے ایسی حرکت کی - بیمار کو حصول صحت کی نظر سے مقید نہین کیا بلکہ اسلئے کہ وہان جا کر کسی نہ کسی عارضہ مین مبتلا ہو جائے پھر تو علاج اسکا سہل ہے - ایک پوٹلیا مین چراغ گل پگڑی غائب ایک گھونٹ دوا سے تو مطلب حاصل ہوتا ہے قیامت تک ہاتھ پانون پھیلائے چپ چاپ پڑے رہینگے -

جنرل صاحب - اس معاملہ کی تحقیقات بخوبی کیجاویگی - مگر اس شخص کے والدین
کیسے نادان تھے جنہون نے ایسے ناتجربہ کار کو اسقدر روپیہ دیکر ایسے سوفی کے سپرد کرکے گھر
سے نکالدیا بہتر تو یہ تھا کہ جیسے ہی اُسنے ارادہ جلاوطن ہونیکا ظاہر کیا تھا ویسے ہی
اسکو خوب گوشمالی دیتے ہرگز ہرگز اسکو مطلق العنان نہ کرتے ہمارے ادنی ادنی خدمتگار
کو اسکا لحاظ رہتا ہے کوئی اپنے لڑکونکو آوارہ یا خودسر ہونے نہین دیتا -
میم - نہایت افسوس سے - ہمین شک نہین یا تو یہ لڑکا سنگدل ہوگا یا اس کے
والدین لاپروا ہونگے -
ہارٹلی - جناب من - اسکا حال تو اسکو مطلق معلوم ہی نہین کہ وہ کون ہے کہان سے آیا
اسکے ماں باپ کون ہین یہ امورات سب مخفی ہین - جب وہ سن بلوغ کو پہونچا تب
اسکا یہ عالم تھا کہ بے یار و مددگار دنیا مین چھوڑ دیا گیا -
یہ سنکر جنرل صاحب نے اپنی میم کی طرف دیکھا اور میم نے اپنے شوہر کی طرف - ایک حیرت
کی سکتے کا عالم دونون پر طاری رہا بعد ازان آنکھین جھکا کر زمین کی طرف دیکھنے لگے
میم صاحبہ - لڑکھڑاتی زبان سے ڈاکٹر صاحب کیا تمنے انگلینڈ مین تعلیم پائی ہے
بھلا تمھارا اُستاد کون تھا -
ہارٹلی - جی ہان مین نے انگلینڈ مین تعلیم پائی ہے - میرا اُستاد ڈاکٹر گرے صاحب
مڈلماس کا رہنے والا ہے -
میم صاحبہ - مڈل ... ماس ... اتنا کہکر غش آگیا -
ہارٹلی صاحب نے چاہا کہ اپنا علم کام مین لائین ہمت کا تدبیر دکھائین کچھ دوا ایسی
بنا کر سنگھائین - مگر جنرل صاحب نے فوراً دوڑ کر میم صاحب کا سر اپنی گود مین رکھ لیا
جب کسیقدر ہوش آیا تب آہستہ سے کہا پیارے ... لیا تو ہوش مین آ ... کرتی ہو
دو ایک باتین میم صاحبہ نے جواب مین کہین مگر ایسی نازک آواز سے کہ بغیر مخاطب
دوسرے کے سمجھ مین نہ آئین
جنرل صاحب - پیاری اُٹھو - ہم تمکو اسوقت دوسرے کمرے مین لیچلین یہان تمھارا
رہنا اچھا نہین -
غرضکہ بعد اصرار بسیار وہ نازنین اُٹھنے کو تو وہان سے اُٹھی مگر مثل تصویر بیجان شوہر کے

ہمارے سے دوسرے کمرے میں گئی مگر وہاں بھی وہی عالم قائم تھا۔ ہارٹلی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا تھا وہاں جاکر استفسار کیا حضور کا مزاج کیسا ہو اگر میری ضرورت ہو تو میں ٹھہرون ورنہ چلا جاؤن۔

جنرل صاحب۔ نہیں آپکی اسوقت کچھ ضرورت نہیں اسوقت غیر شخص کی دخل اندازی کا کام نہیں اگر تمھاری ضرورت ہوگی تو طلب کر لونگا۔

ہارٹلی یہ خشک جواب پاکر نہایت افسردہ خاطر ہوا کہ یاالٰہی یہ کیا ماجرا ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا یا تو وہ شوراشوری یا یہ بے نمکی جنرل صاحب تو ایسی خشک مزاجی سے میرے ساتھ کبھی پیش نہین آئے آج یہ کیا غضب ہوا پھر خیال کیا کہ آخر امارت کا گھمنڈ آنکی بڑے آدمیون کے مزاج کا کچھ اعتبار نہین کا ہے لبلاسے برنجند وگاہی بدشنامی خلعت دہند۔ لوگ سچ کہتے ہین کہ جنرل صاحب نہایت سخت مزاج آدمی ہین جہان بیشمار اوصاف حمیدہ انکی ذات مین ہین وہان خشک مزاجی کا عیب بھی ہی۔ آجتک مین نے کبھی انکو ایسا متردد اور متفکر اور مغموم نہین دیکھا معلوم ہوتا ہی کہ پھر مزاج بدستور سابق ہو چلا مگر بیچارے ریچرڈ کا حال ناتمام رہگیا۔ کل ماجرا نہ سن پایا افسوس کل قصہ کہنے کا مجکو موقع نہ ملا جنرل صاحب تھوڑی دیر کے بعد باہر آئے اور ہارٹلی سے بدستور باخلاق وشائستگی گفتگو کرنے لگے مگر دلی گھبراہٹ بشرے سے عیان گو انھون نے چھپانیکو بہت کوشش کی مگر بے سود ہوئی

جنرل صاحب۔ ڈاکٹر صاحب۔ اسوقت میم صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہی یقین ہی کہ کھانا کھاتے وقت آپسے بھی ملاقات ہو آپ بھی کھانا آج یہان نوش فرمائیگا ہارٹلی نے جھک کر سلام کیا۔

جنرل صاحب۔ میم صاحب کو ہمیشہ ضعف قلب کی شکایت رہتی ہی اور فی الحال لڑکے کے صدمے نے اور بھی نقصہ کردیا بعض اوقات ایسے حواس باختہ ہو جاتی ہین کہ ایک قسم کا جنون سا ہو جاتا ہی اور آپسے یقین کہتا ہون کسی اور سے بیان نہ کیجیگا۔ ایسی ایسی واہیات خرافات باتین بکنا شروع کرتی ہین جو کبھی وقوع مین نہین آئین۔ کبھی کم سنی کے مصائب کا ذکر کرتی ہین جنکا کبھی ظہور نہین ہوا۔ اسلئے مین پسند نہین کرتا کہ ایسے وقت بجز میرے یا ایک قدیم خدمتگار کے اور کوئی شخص انکے پاس رہے۔

ہارٹلی۔ جی ہان۔ اکثر ضعیف دماغ سے یہ عارضہ ہو جاتا ہی جس سے انکو تھوڑی

دیر کے واسطے غش آجاتا ہے۔

جنرل صاحب۔ خیر۔ جانے دیجیے۔ ہان آپ اپنے دوست کا ذکر کیجیے۔ رچرڈ ٹملٹن یہی نام آپ نے لیا تھا نا

ہارٹلی۔ جناب مین مجکو تو یاد نہین پڑتا کہ مین نے یہ نام کبھی اپنی زبان سے کبھی حضور مین لیا مگر آپ نے میرے منھ کی بات چھین لی۔ درحقیقت نام تو یہی ہے۔

جنرل صاحب۔ بڑے تعجب کی بات ہی۔ لیکن مجکو یاد پڑتا ہی کہ آپ نے گفتگو مین [illegible] کا نام ضرور لیا تھا۔

ہارٹلی۔ بیشک۔ آپ سچ فرماتے ہین۔ مین نے گانو کا نام لیا تھا۔

جنرل صاحب۔ اخاہ اب معلوم ہوا۔ مین نے اسی رنگروٹ کا نام سمجھا۔ خیر غلطی ہوئی جانے دیجیے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسوقت میم صاحب کی کیفیت دیکھکر مین نہایت حواس باختہ ہو گیا ہون دل گھبرا گیا ہی ہوش ٹھکانے نہیں کہنا کچھ چاہتا ہون زبان سے کچھ نکلتا ہی۔ اسوجہ سے مجھکو ٹھیک ٹھیک یاد نہ رہا۔ ہان میری دانست مین یہ ٹملٹن اب تو یہی نام ہوتا۔ کوئی آوارہ مزاج لڑکا ہی۔

ہارٹلی۔ اگر مین اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ اسکے حق مین کہون تو سراسر بیجا ہی آپ جانتے ہین۔ جوانی دیوانی ہوتی ہی شباب کی اودھنگ غضب کی چیز ہی شاید بمقتضائے سن اسکے کوئی حرکت کبھی شاذونادر اُس سے اس قسم کی صادر ہوئی ہو مگر میری دانست مین وہ شخص نہایت خوش سلیقہ باادب ہی نہایت لئیق خلیق اور ذی علم ہی گو کہ ہم دونون ایک ہی مکان مین رہتے تھے مگر کچھ ایسی دوستی زیادہ مجھسے نہ تھی۔

جنرل صاحب۔ یہ بڑی خراب بات ہی اگر وہ آپ سے شخص کو اپنا دوست بناتا تو مین بہت خوش ہوتا مگر میری دانست مین آپنے اس شخص کے واسطے بہت تکلیف اوٹھائی۔ اب تو وہ سپاہیون مین بھرتی ہی نا۔ دیکھنے مین وہ جوان کیسا ہی۔ خوبصورت ہی یا بدصورت

ہارٹلی۔ نہایت شکیل آدمی ہی۔ چہرہ سے رعب برستا ہی

جنرل صاحب۔ رنگ کیسا ہی۔ کالا یا گورا۔

ہارٹلی۔ حضور رنگ تو سانولا ہی۔ معاف فرمائیگا آپ کے رنگ سے بھی زیادہ

جنرل صاحب۔ تو [illegible]

ہارٹلی - نہ انگریزی اور فرانسیسی مین خوب مہارت ہی

جنرل صاحب - بھلا کچھ رقص و سرود و علم موسیقی کا بھی شوق ہی؟

ہارٹلی - بہت مرغوب اور کیا کہونگا - مین خود ان چیزون سے نابلد ہون دوسرے کا حسن و قبح کیونکر بیان کر سکتا البتہ جانتا ہون کہ میرا بیٹا ان باتون مین بھی مشہور ہی

جنرل صاحب - ہان - غرض آپکی گفتگو کا مآل یہ ہوا کہ شخص خوش قطع باوضع اوسط درجہ کا تعلیم یافتہ نیک بخت ہی اور سابق الذکر مین آوارہ بھی نہین ہی یہی باتین سپہ گری کے امیدوارون کو بھی درکار ہین - تو اگر صاحب بہادر آپ کی خاطر سے اسکو ایک عہدہ بھی ملجاویگا -

ہارٹلی - یہ آپکی نوازش اور غربا پروری ہی مین نہایت ممنون ہوا -

جنرل صاحب - انشاء اللہ مین تام ہلیبری سے مال مسروقہ بھی واپس کرا دونگا ورنہ وہ اپنی بد اعمالی کے عوض مین پھانسی پاویگا - اب آج تو آپ ہسپتال [illegible] یہان ہمارے ساتھ کھانا نوش کیجیے کیونکہ آپ جانتے ہین کہ ہم صاحب بہادر [illegible] نہایت [illegible] کل آپ اپنے دوست کے پاس جائیے اور [illegible] جانے [illegible] تام ہلیبری [illegible] روپیہ واپس کرنا ہوگا دوشنبہ [illegible] [illegible] اگر آپ کا دوست قابل [illegible] میرا [illegible] [illegible] تنگ آ گیا ہوگا -

ہارٹلی - [illegible] قدر [illegible] اجازت دیجیے [illegible] رخصت [illegible] کیا جاتے -

جنرل صاحب - گھبرا کر بیکلو سٹے آہ کیا قاعدہ [illegible] [illegible] اسکو [illegible] بہت خوب [illegible] وقت سے اسکو اطلاع دیگا اور [illegible] قبل ازین [illegible] سپتال سے باہر رہنا ضرور ہی آپ بہت جلد اسکو وہان سے اپنے مکان مین بھیج دیجیے اور نمائش کرتے رہیے کہ کسی افسر سے زیادہ ملاقات نہ پیدا کرے ورنہ چور کے بھائی گٹھ کٹے سنگ رکھو برادر شغال - کوئی اور تام ہلیبری ملجاوے گا -

اگر ہارٹلی چرڈ کے حالات پیدائش سے اسقدر واقف ہوتا جسقدر ناظرین آگاہ ہین تو

آتے بارہ میں جنرل صاحب کی گفتگو سے صاف صاف نتیجہ مستخرج کرلیتا مگر وہ اس معاملہ
سے محض ناواقف تھا۔ رچرڈ نے خود اُن سے کہا نہ ڈاکٹر گرے صاحب نے کبھی تذکرہ کیا
صرف اودھر اودھر کی دو چار اوڑتی اوڑتی خبریں کبھی کان میں پڑ گئی تھیں تیسرے کبھی اپنے
اس معاملہ کی تفتیش پر التفات نہ کیا مگر اسوقت کی گفتگو سے اُسے ولیم پر کچھ شک گزرا
کہ ہونہو اس میں کچھ کالا ہے اس معاملہ کی کسی قدر تحقیقات ضرور ہے اسمیں کیا ہرج
نہیں۔ بعد میں خیال آتے رچرڈ کی انگوٹھی جو اسکے پاس امانتاً رچرڈ نے رکھی تھی اپنی اونگلی
میں پہنی اور اس ترکیب سے جنرل صاحب کی میم کے قریب جا کر بیٹھا کہ خواہ مخواہ انکی نظر
اس انگوٹھی پر پڑی۔ وہی ہوا دیکھتے ہی شک گزرا۔ ہارٹلی سے کہا ذری نزدیک آئیں میں
آپکی انگوٹھی دیکھنا چاہتی ہوں۔ ہارٹلی نے ہاتھ بڑھایا۔ نگینہ دیکھتے ہی دلپر نقش ہو گیا فوراً انگوٹھی
صاحب کے ہاتھ سے نکالکر اپنے ہاتھ میں پہن لی اسوقت ہارٹلی نے میم صاحب سے کہا کہ یہ انگوٹھی
میری نہیں ہے بلکہ میرے ایک دوست کی ہے جسکی نسبت مجھسے اور جنرل صاحب سے کل بہت
دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ یہ سنکر میم صاحب مغموم ہوئیں فوراً وہاں سے اٹھ گئیں دوسرے روز
ہارٹلی کو تنہائی میں بلوایا اسوقت جو گفتگو ہوئی اسکا تذکرہ کسی اور موقع پر کیا جاویگا
دوسرے روز رچرڈ نے علی الصباح ہسپتال کی اسیری سے رہائی پائی [illegible]
[illegible] دونوں ہارٹلی کے مکان میں [illegible] میم صاحب [illegible]
وجہ سے ہارٹلی کو جنرل صاحب کے مکان پر ضروری وقت سے زیادہ ٹھہرنا پڑتا تھا
میں خوب بے تکلفی سے باتیں ہوا کرتی تھیں۔
[illegible] رچرڈ کے پاس بھیجا کہ تم آج ہی تاریخ کو [illegible]
[illegible] جنرل صاحب کے [illegible]
آقائے نامدار کے رچرڈ کو اپنے ہاتھ سے خلعت فاخرہ پہنائے۔
رچرڈ ہسپتال سے رہائی پاکر [illegible]
خوش ہوا جو باتیں ہارٹلی اور جنرل صاحب کے خانسامان نے بتائیں [illegible]
ہر جگہ جانے اور افسران فوج کے ملنے سے پرہیز کیا حتی کہ ہارٹلی سے بھی کم ملنے لگا۔
حالانکہ ہارٹلی کے بیقدر احسان اسکی گردن پر تھے کہ جنکا بیان نہیں ہوسکتا مگر اس
احسان فراموش کو اپنے محسن سے ملاقات ہونا مطلق گوارا نہ تھا جب آنکھیں ہوتی تھیں

غور۔ یہہ خیال دلمین گزرتا تھا کہ افسوس مجھکو اپنے رقیب کا احسانمند ہونا پڑا ۔
جہاز کی روانگی سے ایک روز پیشتر شام کے وقت جنرل صاحب کا خانسامان رچرڈ کے پاس پہونچا اور کہا کہ چلیئے سرکار نے آپکو یاد کیا ہو۔ کل تو آپ یہان سے روانہ ہونگے جنرل صاحب کو سلام کر لیجیے رخصت ہو گئے راستہ بھر خانسامان رچرڈ کو پٹی پڑھاتا گیا کہ اس اسطرح مؤدب کھڑے ہونا ایسی ایسی شائستہ طور سے گفتگو کرنا کیونکہ باوجودیکہ جنرل صاحب بہت رحمدل آدمی ہین۔ مگر اپنے مرتبہ کا بدرجہ کمال لحاظ رکھتے ہین ۔
جسوقت یہ لوگ اثنا راہ مین تھے جنرل صاحب مع اپنی بی بی کے اسکا انتظار کر رہے تھے مگر دل بے قابو طبیعت کو انتشار کہ دیکھیے کیا ظہور مین آتا ہی۔ ایک آراستہ کمرے مین جسمین ایک آرام چوکی بچھی تھی اُسپر جنرل صاحب آکر رونق افروز ہوئے تاکہ جب کوئی کمرے مین آوے وہ اول اسکو بخوبی دیکھ سکین نہ کہ وہ انکو ۔
میم صاحب برعکس رواج ملک کا بدانی کا سایہ پہنے کشمیری دوشالہ اوڑھے مسہری پر لیٹ رہین انکا حسن گو عالم شباب سے تجاوز کر گیا تھا مگر اب بھی جوبن چھا صورت سے ظاہر ہوتا کہ کسی وقت مین بلا کی حسین ہونگی
جنرل صاحب۔ زلیا۔ تمنے تو یہ کام کیا ہو مگر اسکا نتیجہ برداشت نہوگا اب بھی اگر کہنا مانو یہان سے اٹھ جاؤ جو باتین تجسے ہونی ہین وہ مین تمسے کہدونگا مگر خیر اسی مین ہو کہ تم یہان نہ بیٹھو۔ تم کس اُمید سے کس مطلب سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہتی ہو جسکو پھر کبھی تمکو دیکھنا نصیب نہوگا ۔
میم صاحبہ۔ افسوس یہی تمہارا کلام کہ مجھکو پھر کبھی اسکا دیدار نصیب نہ ہوگا کافی دلیل میرے دیکھنے کیواسطے ہے۔ نہایت ضرور ہی کہ مین اس صورت کو دیکھون جسکو اس زندگی بھر پھر دیکھنا نصیب نہوگا۔ پیارے شوہر۔ تم میرے باپ سے بھی زیادہ بیرحم ہو اسقدر سنگدلی اختیار نکرو۔ اُسنے عین غصہ کی حالت مین بھی مجھکو اپنے بچہ کے دیکھنے کی اجازت دی تھی۔ مینے اپنی کل جوانی اُس صورت کی یاد مین گنوائی ۔
جنرل صاحب۔ پیاری۔ بس ان باتون کا ذکر نہ کرو۔ جو تمنے کہا مین نے وہی کر دیا لیکن نہ معلوم میرے اس اقرار کا نتیجہ کیا ہو آئندہ دیکھنا کہ تمھاری ساری عزت اور آبرو اسی راز پر منحصر ہے میری توقیر و شان اسی پر ختم ہی مین نہین چاہتا کہ میری تمھاری حرمت مین

وجہ تھے ہم جنسوں کی نظر میں حقارت ہو اگر اسکا ایک شمہ بھی کسی نوع سے ظاہر ہو گیا تو ہم لوگ
نہ دین کے رہینگے نہ دنیا کے سننے والے آوازے کسینگے دشمن اور دوست سب ہنسینگے - یار
لوگ رسی کا سانپ بنا دینگے مفت میں بے آبروئی ہو جائیگی منہ دکھانے کے لائق نہ رہینگے
اگر کسی نے ذری سی بات منھ سے نکالی تو اسوقت پیٹ میں چھری مار کر مرنا ہوگا -

میم صاحب - جیسا تم کہتے ہو میں حتی الامکان ویسا ہی کرونگی مگر افسوس خالق نے کسی کی
سے سکھ بنایا ہے کہ لوگ اس شرم سے بہت ڈرتے ہیں جو گناہ سے عاید ہوتی ہو مگر خود
گناہ سے نہیں ڈرتے - اتنے میں پاؤں کی آہٹ معلوم ہوئی دروازہ کھلا اور خانساما
نے آکر لفٹنٹ ہڈسن کے آنیکی خبر دی - اور بے خبر بیٹا اپنے والدین کے روبرو جاکر
کھڑا ہوا - جنرل صاحب خود کچھ چونک پڑے مگر مزاج کو مستقل کیا اور ویسی ہی صورت
بنائی جیسے کوئی افسر اپنے ماتحت سے گفتگو کرتا ہو اور انکا مزاج تو ویسے ہی سخت تھا
لیکن ماں کی عجب حالت ہوئی محبت مادری نے رنگ دکھایا خون جوش کر آیا بے اختیار
مسہری سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چاہا کہ اپنے جگر گوشہ کو جسکو نو ماہ تک پیٹ میں رکھا
درد زہ کی تکلیفیں اٹھائیں - چھاتی سے لگا کر کلیجہ ٹھنڈا کرے مگر شوہر کے ایک اشارہ نے
اس حوصلہ کو پورا نہ ہونے دیا مثل تصویر کے جہاں کھڑی تھی وہیں کی ہو رہی پاؤں
بڑھا کر جہاں رکھا تھا وہیں رہ گیا جیسے کوئی سنگتراش صاف پتھر کی تصویر تراش کر
کھڑی کر دے - حیرت یہ تھی کہ سامنے آکر بیٹھیں اور رچرڈ نے اس خیال سے کہ میں
اپنے افسر کی ملاقات کے واسطے آیا ہوں اسکی خبر بھی نہ لی کہ آیا اس کمرے میں کوئی اور
بھی ہے یا نہیں -

رچرڈ تھوڑی دیر تک خاموش کھڑا رہا جب دیکھا کہ جنرل صاحب کچھ بولتے ہی نہیں خود
کہنے لگا جنرل صاحب آپنے جو احسان مجھ غریب اور بیکس پر کیا ہے اسکا شکریہ ہزار زبان
سے ادا نہیں ہو سکتا مدت العمر تک اس سے سبکدوش نہ ہونگا تا مرگ یہ یاد نہ بھولیگا

سجدات اگر بسر موے تن گردد زبانے ز نو برانم یہ ہر یک داستانے

ان باتوں کو سنکر ماں پھر بیتاب ہو گئی کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا بیساختہ ایک آہ سرد
دل پر درد سے کھینچی اور بیہوش ہو کر مسہری پر گر پڑی - رچرڈ نے کپڑوں کی کھڑکھڑاہٹ
اور آہ دردناک کی صدا سنکر اس طرف آنکھ اٹھائی اتنے میں جنرل صاحب نے کہا

کہ مسٹر ملداس میری بی بی عرصہ سے بیمار ہے یقین ہے کہ آپکے دوست بارٹلی صاحب نے
آپ سے بھی تذکرہ کیا ہوگا اسکو ضعف قلب کا عارضہ ہے۔
[illegible] نے کمال افسوس ظاہر کیا۔

جنرل صاحب - کچھ عرصہ سے ہماری گورنمنٹ میں ایسی بیماری پھیلی ہے کہ الامان بڑی
بڑی مصیبتیں اور کڑی کڑی سختیاں جھیلیں اگر آپکے دوست بارٹلی ہوتے تو ہم لوگ [illegible]
[illegible] ہوئے تھے اب ہمکو نہایت خوشی ہے کہ آپکے جیسے شخص کے دوست [illegible]
[illegible] کا موقع ملا۔
[illegible] نے دلمیں کمال افسوس کیا کہ حیف صد حیف آج مجھکو بارٹلی کا [illegible]
[illegible] مگر جواب دیا کہ سبحان اللہ یہ نصیب میرے دوست کے کہ آپکا شرف حضور
اسکو حاصل ہوا۔

جنرل صاحب - آپنے اپنی تقرری کا پروانہ پایا جانیکی نسبت اور کسی قسم کا [illegible]
انکو ہو اگر ہو تو اسوقت کہہ دیجیے اسکا بھی انتظام کر دیا جاوے۔

رچرڈ - پیر و مرشد کچھ نہیں مجھکو یقین ہے کہ بارٹلی صاحب نے میری کیفیت [illegible]
سے بیان کی ہوگی [illegible] یتیم لاوارث [illegible] خاندان میں وارث [illegible]
[illegible] آغوش [illegible] کیا
[illegible] آیا سنگدل ماں کا دل میری [illegible] اب میں اور کیا [illegible]

[illegible] کسی ملک دور دراز کو چلا جاؤں [illegible] اور رسوائی سے محفوظ [illegible]
[illegible] کر لیا کف افسوس ملنے لگی نقاب چہرہ پر کھینچ لیا کانوں پر ہاتھ رکھ لیا [illegible]
[illegible] جو اسکے جگر پر نشتر کا کام کرتی تھیں۔

جنرل صاحب - بارٹلی صاحب نے آپکا حال مجھسے کچھ نہیں کہا [illegible]
[illegible] بھی اسکے بیان دردناک سے [illegible] صرف [illegible]
[illegible] مدراس جانیکے واسطے راضی ہیں یا نہیں۔

رچرڈ - نہایت خوشی - جہاں چاہیں بھیج دیجئے کچھ عذر نہیں مگر ایسی جگہ بھیجے جہاں اس
[illegible] بلیری کی صورت پھر نظر آئے۔

جنرل صاحب - بلیری جہنم [illegible] عنقریب چلی جائیگی - خیر اس مرتبہ آپنے کسیقدر [illegible]

ظاہر کی ہو یعنی وہ دیکھئے اس میز پر آپکے مسروقہ نوٹ رکھے ہیں یہ سب ہی نوٹ ہیں جو آپ کے پاس سے جاتے رہے تھے البتہ کسیقدر روپیہ اس بدمعاش نے صرف کر ڈالا تھا مگر وہ بھی آپکے حال پر ایک شخص نے رحم کھا کر پورا کر دیا یہ فقرہ سنکر رچرڈ جنرل صاحب کے قدموں پر گر پڑا اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔

جنرل صاحب۔ ہین ہین یہ کیا کرتے ہو۔ تم نہایت نادان آدمی ہو۔

جنرل صاحب نے بظاہر اتنی رکھائی تو کی مگر ہاتھ رچرڈ کے ہاتھ سے نہ کھینچ سکے اسوقت رچرڈ نے موقع پا کر اپنی فصاحت بیانی اور طلاقت لسانی خوب صرف کی کہنے لگا حضور میں آپکا غلام ہو چکا آپ نے میرے حق میں باپ سے بڑھکر شفقت کی آپ کا حق احسان والدین سے کہیں زیادہ ہو جنکے گناہ [illegible] بدولت میں اس دنیا فانی میں آیا اور پھر وہ مجھکو نہایت بیرحمی اور [illegible] سے لاوارث چھوڑ گئے۔

زلیخا نے جب یہ کلمات [illegible] سنے جگر پاش پاش ہو گیا [illegible] ہوگئی زبان بند ہو گئی ہاتھ سے اولٹ دی [illegible] آہ کھینچکر بیہوش ہو گئی جنرل صاحب نے یہ حال دیکھا فوراً رچرڈ سے ہاتھ چھڑا کر [illegible] صاحب بولی بیچاری [illegible] اسکو بچون کیا ہو گیا تو وہ [illegible] کمرے میں لیگئے وہان [illegible] بڑھیا [illegible] موجود تھی وہ بھی ہوش میں لانیکے واسطے تدبیرین کرنے لگی بازو پر رومال کھینچکر باندھا [illegible] سنگھایا [illegible] تھوڑی دیر کے بعد ہوش و حواس کسی قدر درست ہوئے مگر [illegible] جو کہ [illegible] جان بیتاب محبت کو اضطراب دل سینہ میں طپان محبت مادری اسی جانب کشان رچرڈ کا آخری فقرہ اسکے جگر پر [illegible] کا کام کر گیا جان دو بھر ہو گئی [illegible] بیٹے کی زبان سے ملامت و تشنیع سنکر آنکھوں سے لخت جگر بہنے [illegible]

لیون صاحب نے رچرڈ کے کلمات سنکر کیا اسنے کہا [illegible] سمجھو کہ خدا ہمکو یہ کلمات سنواتا ہے [illegible] اولاد تلخ سنکر ملے بہ [illegible] تشنیع و ملامت ہمارے منھ پر کرے۔

لیکن پیارے رچرڈ اب تم خوف نکرو۔ زیادہ آنسو نہ بہاؤ [illegible] غیب کا عوض دیتی ہون یہ کہکر اپنی جگہ سے اوٹھی اور ایک [illegible] اوپر [illegible] میں رکھا تھا گئی جنرل صاحب [illegible] اسکے طرف ایک سکتے کے عالم میں حیرت

دیکھ رہے تھے کہ یہ کرتی کیا ہی ہوش و حواس مین ہی یا پاگل ہوگئی ہی۔
زلیخا کو بچپن سے گانے کا شوق تھا علم موسیقی مین کمال حاصل کیا تھا اسوقت کچھ عالم غیب سے اور بھی تائید ہوئی عجیب دلکش آواز سے بہ لحن داؤدی میٹھے میٹھے سرونمین ایک مناجات نہایت دردانگیز عبرت خیز گانا شروع کی کہ سامعین کی آنکھون سے بے اختیار آنسو نکل پڑے جگر چاک ہوئیگا۔ مگر سننے کا عالم گانا نہ تھا بلکہ سحر تھا جو جہان کھڑا تھا وہین رہگیا از خود رفتہ جنبش نکر سکا جب مناجات ختم کر چکی تھوڑی دیر تک روتی رہی پھر درگاہ ایزدی مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگی اور جان بحق تسلیم ہوئی۔
جنرل صاحب یہ حالت دیکھکر سخت گھبرائے دلکو ہرگز یقین نہ آیا کہ انکے دلکی چین ہمیشہ کے واسطے رخصت ہوگئی مدت العمر کے واسطے داغ مہاجرت دے گئی فوراً نوکر دونکو پکارا کہ دوڑو دوڑو ابھی جاؤ۔ دیر نہ لگاؤ ہارٹلی صاحب کو لے آؤ اگر وہ نہ ملین تو جو ڈاکٹر ملے اسی کو لاؤ۔ ہائے غضب کیا تھا کیا ہوگیا۔ ابھی ابھی تو بھلی چنگی تھی گاتی تھی بجاتی تھی اسی گھبراہٹ مین جنرل صاحب کمرے کے باہر نکل آئے۔ اور رچرڈ جو باجے کی آواز سنکر کمرے کے دروازے کے قریب آکر گانا سننے کے واسطے کھڑا ہوگیا تھا جیونہی جنرل صاحب کی نظر اسپر پڑی فوراً گریبان مین ہاتھ ڈالکر کشان کشان اسکو کمرے کے اندر لاش کے قریب کھینچ لائے اور نہایت غیظ مین آکر کہا۔ او بے ناشدنی ناہنجار منحوس قدم نابکار مجھکو گمنام زندگی بسر کرنا معیوب معلوم ہوتا تھا جس ماں کے دیکھنے کا تو اسقدر طالب تھا اسکی یہ لاش ہی جسکے غم و الم سے میرا جگر پاش پاش ہی یہی موہنی تصویر جسمین اب خون اور گوشت کا نام بھی باقی نہین زلیخا ہانگیڈا تیری ماں ہی جسکو تیری ولادت مدت العمر تک معیوب شرم کلنک کا ٹیکا غیرت کا دھبہ تھی آج تیری منحوس صورت دیکھکر ایسی آنکھ بند کی کہ قیامت تک نہ کھلیگی۔ پھر رچرڈ کو دھکا دیکر خود متکبر اور غضبناک صورت بناکر کہا دیکھ مین ہی شیطان بصورت انسان ملعون صفت مطعون خصلت رچرڈ ٹریشم زلیخا کا مغوی شوہر اور اسکے قاتل کا باپ ہون۔
اتنے مین ہارٹلی بھی وہان پہونچا دیکھا تو علاج اور تدبیر محض بے سود تھی اسکا کام تمام ہو چکا تھا بعد ازان کچھ حال خانسامان سے سنا کچھ اونکی گفتگو سے دریافت کیا سمجھا کہ آج یہ
[illegible]

ہمارے صاحب آپ کیا کہتے ہین۔ کیا غضب کرتے ہین دشمنونکو ہنسی کا موقع ہاتھ آئیگا اگر کوئی ذری بھی سن پائیگا یگانہ بیگانہ متنفر ہونگے اٹھتے بیٹھتے طعنے دینگے آپ عزیزون مین منھ دکھانیکے قابل نرہینگے نبا نبایا کھیل بگڑ جائیگا نفت عزت مین خلل آجائیگا ساری آبرو پانی ہوجائیگی سب امارت خاک مین ملجائیگی

یہ باتین ہارٹلی نے اس غرض سے کہین کہ جنرل صاحب کو حفظ مراتب کا پاس بروقت رہتا تھا مگر اسوقت کثرت رنج والم سے حالت غیر تھی۔ جواب دیا اجی لاحول ولا قوة کہاں کی عزت کیسی آبرو ہم تو مٹ گئے تباہ ہوگئے تمکو عزت کی پڑی ہے اب ایک کیا تمام عالم کہے تو کچھ پروا نہین مجکو جو کچھ خیال تھا وہ اسی نازنین کے دم تک کہ اسکے دلکو کسی نوع کا صدمہ نہ پہونچے یہ سارا ڈھکوسلا اسکی خاطر تھا اب اگر تمام خلق ایک طرف ہو یک زبان ہو تو بھی مطلق خوف نہین

ہارٹلی نے کہا۔ خیر جو ہوا سو ہوا مشیت ایزدی مین چارہ نہین جسکے حین حیات آپنے اسقدر لحاظ و پاس کیا اب بعد فنا اسکی مٹی کیون خراب کیجیگا ناحق روح کو صدمہ دیجیگا آپ اس فردوس منزل کی یاد کو کیون خاک مین ملاتے ہین اپنے بچون کی طرف دیکھیے انکو بھی آپکی بدنامی کی ہوا اثر کریگی۔

جنرل صاحب نے اسی مایوسی کی حالت مین کہا اے صاحب کسکا لڑکا کسکی لڑکی نہ اب میرے کوئی لڑکا ہے نہ لڑکی ایک میرا فرزند جگر پیوند پیشتر ہی چلا گیا کہ اپنی ملائک سیرت مادر مہربان کے واسطے فردوس برین مین بستر لگائے فرش طیار کرے اور وہ بھی اس عالم فانی کی عیش و آسائش سے منھ موڑ ہمکو روتے پیٹتے چھوڑ جنت سدھاری دو بچے جو اور باقی ہین انکا اب کیا بھروسہ۔ اس صدمہ جانکاہ کے بعد اب وہ بھی زیادہ زندہ نرہینگے بہرحال مین اپنے تئین لاولد سمجھتا ہون۔

یہ کلمات سنکر جیرڈ کے دلمین کچھ تو رنج کچھ غصہ پیدا ہوا فوراً بول اٹھا۔ کچھ پروا نہین جانے دیجیے وہ نہین ہین تو آپکا فرزند اکبر موجود ہون آپکی منکوحہ بی بی کا تولد ہوا ہون انہی حاضرین مین ہم سبکو گواہ کرکے کہتا ہون کہ استحقاق فرزندی سے جائداد کا مین مالک ہونگا۔

باپ نے غصہ سے دیوانہ ہوکر کہا ہٹ بے کمبخت ناشدنی کیا نسبت پر استحقاق

نام کرنے آیا ہی ایک طرف لاش پڑی ہی ہر شخص گریبان چاک سر پر خاک ڈالے ارہا ہی مگر تجھے عداوت کی سوجھتی ہی۔ تو پیارا بیٹا ہو جسنے اس دنیا مین میری عیش برباد کی عاقبت مین بھی راحت کا رتبہ امتیاز ہوگا۔ چل دور ہو منھہ کالا کر۔ دفع ہو

رچرڈ دونون ہاتھہ بغل مین دبائے آنکھہ زمین پر لگائے کھڑا تھا مگر دل ہی دل میں کچھہ سوچ رہا تھا لیکن ہارٹلی اور خانساماں اور دیگر حاضرین اسکو جیون تیون کرکے کمرے سے باہر لیگئے لعنت ملامت کرنے لگے کہ تو بڑا نالائق ہی تجھکو ایسے حال میں مصیبت مین شریک ہونا لازم تھا یا وراثت جتانا یہ سنکر رچرڈ ہاتھہ چھوڑا کر بھاگا اور اصطبل مین گیا کا ایک گھوڑا جو ڈاکٹر صاحب کیلیے طیار کیا گیا تھا و نیا ہی طیار کھڑا تھا کود کر اسپر سوار ہوا اور ایکطرف کو چلا دی۔ ہارٹلی نے چاہا تعاقب کرے مگر خانساماں و دیگر ملازمین نے آکر ہاتھہ پکڑ لیا منتین کرنے لگے کہ بارے خدا اسوقت آپ یہان سے تشریف نلیجائیے جنرل صاحب کسی کا کہا نمانینگے خدا جانے حالت جنون مین کیا نہ کیا کر ڈالین صرف آپ ہی کی اعانت سے اسوقت انکا مزاج اصلاح پر آویگا ہمارے سنانے کچھہ نہ بن پڑیگا۔

خانساماں نے کہا ہندوستان مین ایک مرتبہ انکو جنون ہوگیا تھا اور اسوقت بھی وہی آثار نظر آتے ہین کسی نوکر کی مجال نہین کہ اسوقت انکے روبرو جائے مجھہ ضعیف کے سوکھے ہر گز نہ کٹینگے۔ ہارٹلی نے دلمین خیال کیا کہ اسوقت جنرل صاحب کی حالت بیحد سے زیادہ قابل ترحم ہی اور رچرڈ تو چلا بھی گیا اب اسکا تعاقب بھی فضول ہی خدا جانے کہان کا مارا نمان جائے گو جنرل صاحب کو اسوقت جنون ہی مگر یقین ہی کہ میرا کہنا سنینگے۔ یہ کہکر مکان کے اندر گیا دیکھا تو جنرل صاحب نوکرون سے دست و گریبان ہو رہے ہین — وہ بیچارے یہین یہ بھاگتے ہین ہ رکتے نہین لڑکو نکے کمرے کیجانب جانیکا ارادہ کرتے ہین بچو دو نین پکارتے ہین۔ لڑکو خوش رہو۔ وہ ملعون بھاگ گیا جو باپ کے گناہون کو ظاہر کرتا مان کی عزت مین داغ لگاتا وہ دفع ہوگیا اب منھہ دکھائیگا جسکی ایک مرتبہ صورت دیکھنے سے سرخ خدا دیر مین سو بیوش ہوئی بیرے پیارو دل چھوٹا نکرو مان نہین تو باپ موجود ہی غرضیکہ نوکر سامنے سے ہٹ جائین اور جنرل صاحب کو لڑکون کی کمرے میں جانے دین اتنے مین ہارٹلی وہان پہونچکر سد راہ ہوا اور سختی سے کہا کہ آپ کیا دیوانہ ہوگئے ہین کیا لڑکون کو ہلاک کیجیے گا۔ یہ سنکر تھوڑی دیر تک تو جنرل صاحب سنسنے پہ سہم گئے مگر پھر دفعتہ

وہ بولے اوٹھا ہارٹلی کے ہاتھ سے دامن چھوڑا کر لڑکونکے کمرہ کیطرف بھاگے مگر ہارٹلی نے دوڑکر
گریبان مین ہاتھ ڈالدیا اور کہا۔ بس حضرت بس۔ اب اسوقت آپ میرے قیدی ہین
جو کہون وہ کیجیے جہان مین لیچلون چلیے

جنرل صاحب نے کہا۔ افسوس مین قید ہوا اور دونونکے جرم مین ورغلانے کے الزام مین۔
ہیہات ہیہات۔ کردنی خویش آمدنی پیش یہ کہکر میان سے خنجر نکالا۔ ہارٹلی کے اوسان خطا
ہوگئے بدن مین رعشہ آگیا مگر خانسامان نے دوڑکر انکا ہاتھ پکڑلیا اور خنجر چھین لیا
جنرل صاحب مین آپکا قیدی تو ہوگیا مگر اتنا یاد رکھیے کہ میرے ساتھ بدانسانیت پیش
نہ آئیے شرافت کا قاعدہ نہ چھوڑیے ایکمرتبہ میرے لڑکون اور بیلا کی صورت دکھا دیجیے
ہارٹلی۔ آج نہین۔ آج نہین۔ کل دیکھئیے گا اسوقت میرے ساتھ بے عذر چلے آئیے
خیر تن بہ تقدیر یہ کہکر جنرل صاحب ہارٹلی کے ہمراہ ہوئے منہ سے اُف نہ نکالی۔ تھوڑی دیر
کے بعد پھر وہی وحشت پیدا ہوئی پھر بکنے لگے۔ سے

حاضر ہو تیرے سامنے سودا اگر اسکو قتل — مجرم یہ سب طرح سے ہو پر اک نگاہ کا
بجرم عشق توام می کشند غوغائیست — تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

ہارٹلی نے قطع کلام نہ کیا جنرل صاحب کے دلمین جو آیا بکتے رہے یونہی انکو آرامگاہ کے کمرے
تک لیگیا پلنگ پر بٹھایا کچھ دوا اصلاح مزاج کیواسطے طیار کرکے پلائی ایک نوکر کو اوسی
کمرے مین سونیکا حکم دیا اور خود بھی تمام شب بیدار رہا۔ جنرل صاحب تھوڑی دیر کے بعد
سوگئے اور صبح تک اسی حالت مین پڑے رہے وقت معمول پر آنکھ کھلی ہوش و حواس درست
پائے ماجراے شب کو یاد کرکے اپنے حال زار پر افسوس کیا زار زار رونے لگے اسقدر روئے کہ
آنسوؤن سے منہ دہونے لگے ہارٹلی یہ حالت دیکھکر قریب گیا جنرل صاحب نے دیکھا اور کہا
آئیے تشریف لائیے مطلق خوف نہ کیجیے وہ جنون کی گرمی اب سر سے گئی اب کوئی شکایت نہین
الغرض وہ اب تم مجھکو اسی حالت مین چھوڑو اس بیچاری کی مٹی کی خبر لو تجہیز و تکفین
کی فکر کرو اور یہان سے جاکر کہو کہ اپنا منہ کالا کرے جہان سینگ سمائے وہان چلا
جائے ہمکو اس منحوس صورت سے نہ دکھلائے خانسامان میرا قدیم نوکر ہے مزاج شناس ہے
میری خبر گیری کریگا خانسامان نے بھی کہا کہ ہان صاحب اب آپ جلد تشریف لیجائیے جنازے
کی فکر کیجیے مین یہان جنرل صاحب کی خدمت مین حاضر رہونگا مگر برائے خدا

اُس فرنگی سے کہدیجیے کہ پھر انکے روبرو نہ آئے

دوسرے روز جب ہارٹلی جنرل صاحب کے مکان سے فراغت پاکر اپنے مسکن کو گیا تو پہونچتے ہی نوکرون سے اپنے رفیق کا حال دریافت کیا اونہون نے جواب دیا کہ ہان صاحب کل بہت رات گئے گھوڑے پر سوار باخاطر سوگوار آیا تا فرق را کب و مرکب پسینے مین غرق تشریف لائے ہملوگون نے کہانیکے لیے دریافت کیا مگر کچہ جواب نہ پایا بلکہ وہ خود اپنے ہاتھ مین لیمپ لیکر بالاخانہ پر چلے گئے اور کمرے کا دروازہ مقفل کرلیا ہملوگون نے خیال کیا کہ شاید آج نشہ زیادہ ہوگیا ہی اور ہملوگونپر اپنی حالت ظاہر کرنا منظور نہین ہے بس اس نظر سے ہملوگ بھی خاموش ہو رہے ہارٹلی یہ سنکر گھبرایا کہ شاید اور کچہ گل نہ کھلا ہو فوراً بالاخانہ پر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا مگر صدای برنخاست ۔ جب بہت شور و غل مچایا تب آواز آئی کہ کون ہی ہارٹلی اپنے دلمین خوش ہوا نام تبایا۔ دروازہ کھلا۔ اندر گیا دیکھا تو رچرڈ سب کپڑے پہنے بال سنوارے بیٹھا ہی مگر چہرے سے پریشانی آنکھون سے بیخوابی ظاہر ہی بستر پر نگاہ کی تو معلوم ہوا کہ کسی نے تمام شب اوسپر قدم نہین رکھا رچرڈ نے ہارٹلی کو دیکھکر نحیف بے اعتنائی سے کہا مبارکباد تمنے خوب دانون گہات سیکھے ہین یہی موقع ہی کہ وارث حقیقی کو چہوڑکر اور ایک مالدار وزی اقتدار سے موافقت کرو۔

ہارٹلی ۔ مین کل تمام شب جنرل صاحب کے مکانپر رہا انکی طبیعت نہایت علیل ہی

رچرڈ ۔ انسے جاکر کہو کہ اپنی اعمالون کو اپنے گناہون کو یاد کرکے خوب ٹسوے بہائین سر پیٹین جان کھوئین ۔ ٹلی اکثر کرسے صاحب فرماتے تھے کہ ڈاکٹر بھی پادری کی طرح کسی کسی حالتین تلقین کرسکتا ہے اور آپکو بھی یاد ہوگا کہ ٹلیٹری صاحب پادری اسکو مکار اور زناکار ہمیشہ کہا کرتے تھے ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ توبہ توبہ ۔

ہارٹلی مجھکو نہایت تعجب ہے کہ تم اس حالت کو پہونچکر ایسی باتین کرتے ہو

رچرڈ کیون ۔ اُس شخص کے دل سے پوچھیے کہ جسکی ایک ہی روز مین انکی مفارقت کے بعد ملاقات ہو ورثہ مین دولت کثیر پانیکی اُمید ہو مگر وہ سب یکدم سے چہوٹ جائے سونے کی بڑیا ہاتھ مین آکر اوڑ جائے صاحب ہمارا تو منطق ہی نرالا ہی

ہارٹلی حضرت مین آپکا مطلب نہین سمجھا۔

رچرڈ - کیون صاحب - ظاہر ہی کہ کل میرے الدین سے میری ملاقات ہوئی میری مان قریب المرگ تھی صرف میرا انتظار تھا - باپ کا وہ حال ہو جو تمنے آنکھون دیکھا - میری دانست مین دونون نے بیشتر سے صلاح کر رکھی تھی کہ مجھکو کسی نہ کسی گمانی یا حیلہ سے وراثت سی خارج کرین آپ ہی انصاف فرمائیے کہ یہ سراسر دغابازی ہی یا نہین

ہارٹلی نے خیال کرکے کہ خبط اسکے خاندان مین عارضہ موروثی ہی یعنی باپ کو تھا ہی بیٹے کو بھی ہو کہا وراثت کیسی خدا کیواسطے یہ خیال محال اپنے دل سے دور کرو آپ کس وراثت کا خواب دیکھ رہے ہین - کسکا وارث اپنے تئین خیال کرتے ہین

رچرڈ - وارث کسکا - اپنی مان کا - اوسنے بیشک ہمارے نانا کا مال پایا ہوگا مین اوسکی اولاد اکبر ہون اسمین کچھ شک نہین -

ہارٹلی - رچرڈ اپنی طرف دیکھو دلمین سوچو کیا کہتے ہو -

رچرڈ - مین خوب سوچ چکا - خوب غور کرچکا - اس سے ہوگا کیا -

ہارٹلی - تو تمکو یہ بھی معلوم ہوگا کہ تا وقتیکہ وصیت نامہ یا وراثت نامہ مین تمہارا نام نہو تمکو حصہ نہین مل سکتا صرف تمہاری ولادت تمکو وارث جائداد نہین کرسکتی -

رچرڈ - یہ آپکی غلطی ہی مین انکی صحیح النسب اولاد ہون وہ نیم مردہ فرفل لڑکے جنکو آپنے قبر کے منھ سے نکالا ہی کچھ مجھ سے زیادہ صحیح النسب نہین ہین بے شک بیشک ہمارے والدین نے اُنکے جسم کو تو ہوا نہ لگنے دی اور مجکو ایسی لاپروائی سے بے یار و غمگسار چھنکدیا تاہم مین انکا بیٹا ہون جسطرح کہ وہ انکی ضعیفی کی اولاد ہین مین نے انکو بھی دیکھا ہی خانساماں مجھکو انکے کمرے مین بھی لیگیا تھا - وہ اوٹھکر مجھسے ملاقات بھی کرنا چاہتے تھے مین نے دیکھا کہ ہمارے والدین نے ساری کمائی اُنھین کی پرورش مین گنوائی - کشمیری دوشالونکا نرم نرم بستر زربفت کی چادر افسوس! کہ وہ چین کرین اور مین اسطرح خون جگر پی کر زندگی بسر کرون - کل تک ہسپتال کے چیتھڑے لادے رہا آج ہزار مشکل رہائی پائی تیرے میرے کپڑے عاریتاً لیکر پہنے اور اُنکے پاس جاکر کھڑا ہوا -

افوہ کہان وہ عطرمین بسے بسائے اور کہان ہم ہسپتال کی بدبو مین بسے بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہی کہ مین اولاد اکبر - انکی الفت و محبت اول تم اسطرح نعمتون سے محروم رہون کیا عجب کہ میری صورت انکو زہر معلوم ہوتی ہو -

ہارٹلی معلوم ہوتا ہے کہ تمکو شیطان نے ورغلایا تمکو بدخوابی ہوئی اور ابتک اسی میں ہو گئے ہیں ہو
رچرڈ۔ معلوم ہوتا ہو کہ شاید آپ انھیں لوگونکی شادی قانونا جائز سمجھتے ہیں کہ جنکے عقد کے وقت
کوئی پادری صاحب دو چار فقرے کسی سٹری کتاب سے لاکر پڑھ دیں شاید انگلستان کا یہ دستور
ہوگا مگر اسکاٹلینڈ کا قانون دنیا سے نرالا سب سے اعلیٰ ہو وہاں عشق و محبت خود پادری ہے

دو دل جو ہوں چاہیے پہ راضی ؎
یہ جان مے کیا کریگا قاضی

صرف عاشق و معشوق کا عہد و پیمان شہادت زمین و آسمان کافی ہوتی ہو شرعی گواہونکی
ضرورت نہیں بلکہ وہ مضبوطی اس عقد کو حاصل ہو جیسا کہ انگلستان میں کوئی پادری صاحب
بہادر کسی گرجا گھر میں جاکر عورت مرد کا عقد کریں اس سے زیادہ یہ ہوتا ہو کہ اگر عیسائی ہونیکے
وقت باپ لڑکے کو اپنی اولاد ہونیکا اقبال کرے اور وہ شخص اس لڑکے کی ماں کو معزز آدمیوں
کے روبرو اپنی بی بی کہکر پیش کرے تو بس یہی کافی ہو شرعی نکاح کی کچھ ضرورت ہی نہیں نہ وہ
عورت زوجیت سے اور نہ اولاد فرزندیت سے خارج ہو سکتی ہو یہ نہیں کہ جب جی چاہا
کسی شریف کی لڑکی کی آبرو خاک میں ملائی گلچھرے اوڑائے پھر جب دل میں آیا چھوڑ دیا
کچھ کھر جانی من ملائی نہیں ہو۔ یہ جنرل صاحب میری ماں کے ساتھ مثل اپنی بی بی کے سلوک
کرتے تھے قبل اسکے کہ انکی گرے صاحب وغیرہ سے ملاقات ہوئی جب ان کے مکان پر آئے تو جو
مصنوعی نام اپنا رکھا تھا وہی میری ماں کا بتایا مجھکو پادری صاحب کے پاس اپنا حقیقی بیٹا
کہکر لیگئے پھر اب کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے وطن کے قانون ہمکو اسطرح محروم رکھینگے
ہرگز نہیں ہرگز نہیں اگر یوں نہیں تو عدالت کا دروازہ کھلا ہوا ہے وہاں جاکر استغاثہ
کرونگا بہر حال اپنا دعویٰ لونگا کسی صورت سے نہ چھوڑونگا۔

ہارٹلی۔ تو معلوم ہوا کہ آپ اسی ادھیڑبن میں پڑے رہینگے جہاز پر تشریف نہ لیجائینگے ورنہ
غور کیجیے کہیں لفظی سے بھی ہاتھ نہ دہونا پڑے۔ دیکھیے پچھتائیگا۔ آخر کار سر پر ہاتھ دہر کر
روئیگا۔ جتانے ہم دیتے ہیں۔ ؎

سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار۔
اب مان نہ مان تو ہے مختار

رچرڈ بلا سے۔ کچھ ہو مصرع ہر چہ بادا باد من کشتی در آب انداختم آپ کہاں کی لفظی لیے

پھرتے ہین۔ ارے اب تو حق ولادت ثابت کریگا۔ ہندوستان جانیکا عزم تو مین نے اسوقت کیا تھا جب مجھکو اپنے والدین کی خبر نہ تھی اپنے حقوق سے مطلق آگاہ نہ تھا یہ معما تو اب حل ہوا اور زیادہ نہ سہی تو اپنے نانا صاحب کے سوم حصہ جائداد کا تو مین وارث ہوں تمہارے سبب سے مین کل جائداد سے محروم رہا۔ آپنے اچھا یارانہ بیرٹ ساتھ بنایا نہ آپ نے طریق تو چیچک کا علاج کرتے نہ وہ لڑکے اس عارضہ مہلک سے جانبر ہوتے اور پھر مین خواہ مخواہ کل جائداد کا مالک ہوتا۔ افسوس مجھکو ہرگز خیال نہ تھا جب اوستاد نے یہ طریقہ سکھایا تھا کہ شراب چھوڑ اگر ٹھنڈا پانی پلاؤ مکان کی کھڑکیاں کھولو مکان مین آگ نہ رکھو گرمی سے بچاؤ بیمار کو ٹھنڈک دے۔ یہ کیا معلوم تھا کہ یہ تدبیر ہمارے ہی حق مین زہر ہوگی ایکدن اسکی بدولت لاکھون یہ پانی پھر جائیگا اتنا مال مفت ہاتھ سے جاتا رہیگا۔

ہارٹلی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب تمنے یہی دلمین ٹھان لی یہ متوحش خیالات ہرگز ہرگز نہ چھوڑوگے

ریچرڈ۔ مین اپنے حقوق آپ سے بڑھکر سمجھتا ہون اپنا نفع اور نقصان آپ سے زیادہ جانتا ہون۔

ہارٹلی۔ تمہاری حالت پر مجھکو کمال افسوس آتا ہے

ریچرڈ۔ افسوس کے کیا معنی۔ ذرا فرمائیے تو۔ مین بھی سنون

ہارٹلی مین اس وجہ سے افسوس کرتا ہون کہ باوجود شب گذشتہ کی حالت دیکھنے کے تمہارے دلمین یہ خودغرضی اور ہٹ دھرمی ابھی تک سمائی ہے اور تمہارے دماغ مین سوائے طمع دولت کے دوسرا خیال ہی نہین دکھتا۔ تم محض خام خیال ہو

ریچرڈ۔ خودغرضی کیسی صاحب مین تو اپنی دانست مین نہایت سعادتمند بیٹا ہون کہ ملوث اور متہم کے نام سے داغ ہمت دھوتا ہون اور خام خیال آپنے مجھکو کس نظر سے کہا مین تو آج تک اسی امید پر زندہ رہا جب اول خط میرے نانا صاحب کا ڈاکٹر گرے صاحب کے نام آیا اور مجھکو تاریکی اور گناہ کی زندگی بسر کرنیکا فرمان ہوا اسوقت میری آنکھین کھلیں اپنی حالت پر غور کیا اسوقت مین سمجھا طفولیت کے خیال بھول گیا اور کیا تم سمجھے تھے کہ مین تمہارا ہم پیشہ ہوکر غلامی مین زندگی بسر کرونگا بیمارون کی تلاش مین گھر گھر خاک چھانتا پھرونگا۔ ایسے صاحب میرے دل سے کبھی خیال نہین گیا ہر دم ان والدین کی تلاش رہی کہ شاید انکے ذریعہ سے کبھی نہ کبھی اس دھبے سے صفائی ہو وہ مجھکو اپنی فرزندی

مین قبول کرین وراثت کا حق ثابت ہو مگر نانا صاحب کی وفات سے یکقلم مایوس ہو گیا لاچار ہو کر ہندوستان کا ارادہ کیا

ہارٹلی۔ مگر جب مجھسے تمسے اول اول ڈاکٹر صاحب کے مکان پر ملاقات ہوئی تھی اسوقت تم نہایت کمسن تھے اسقدر قانون کہان سمجھتے تھے مگر مین جانتا ہون کہ تمہارے دوست نے بھلائے کان خوب بھرے ۔

رچرڈ۔ کچھ نہین۔ خاک نہین۔ سوائے ایکدفعات مام ہلیبری کے کوئی میرا شریک مشورہ نہ تھا اور اوسی مشورہ کے بدولت تو مین نے اسپر دغابازی اور سرقہ کی نالش نہین کی ورنہ وہ ابھی تک مدت کا پھانسی پر لٹک گیا ہوتا۔

ہارٹلی۔ مجھکو خوب معلوم ہے ایک روز مین نے اوسکو لافورڈ صاحب وکیل سے اسبارہ مین گفتگو کرتے سنا تھا اور مجھکو خوب یاد ہے کہ اوسنے یہی وجوہات قانون بیان کئے تھے

رچرڈ۔ ہان ہان۔ ذرا کہتے جائیے۔ لافورڈ صاحب نے کیا جواب دیا۔

ہارٹلی۔ اونہون نے یہی کہا کہ بلا شک ایسی صورت مین جہان وارث کی ولادت مشتبہ ہوئی ہو تاہم وارث کے بیانات عدالت تسلیم کر سکتی ہے بشرطیکہ کوئی شہادت برعکس کافی نہو مثلاً ماں خود نہ کہے کہ یہ لڑکا صحیح النسب نہین ہے۔

رچرڈ۔ مگر یہ دلیل تو میرے مقدمہ مین موثر نہین ہو سکتی۔

ہارٹلی۔ مین آپکو فریب دینا یا زیادہ تر حالت ناواقفیت مین رکھنا نہین چاہتا گو مین جانتا ہون کہ یہ بات سنکر تمکو ملال ضرور ہوگا مگر ع حق از بہر باطل نشاید نہفت ۔ مجھکو بمجبوری کہنا لازم آیا۔ سچ یہ ہے کہ اس بارہ مین مجھسے کل تمہاری والدہ سے بہت دیر تک گفتگو رہی۔ اونسے کہا کہ بلا شک رچرڈ میرا بیٹا ہے مگر قبل از شادی پیدا ہوا اب صرف اس امر کا اظہار تمہارا دعوی خارج ہونیکے واسطے کافی ہوگا۔ اگر تم چاہو تو مین تمکو خود اوسکے ہاتھ کی تحریر اس بارہ دکھادون۔

رچرڈ۔ ہائے! پریشانی! ناامیدی! اُف

معاذ اللہ عجب کار ہم افتاد
بسر نا بردہ دیوار ہم افتاد

ہا بھی عجب بدقسمت آدمی ہون۔ افسوس ہنوز لب تک تر ہونے تھی کہ جام منھ کے پاس سے

چھین گیا۔ پھر مزاج کو مستقل کیا اور ہارٹلی کی باتین خوب دل لگا کر سننے لگا اس نے
کل کیفیت پوست کندہ قبل اور بعد شادی کی بیان کی۔ رچرڈ جسقدر بیان سنتا جاتا
تھا اوسیقدر مایوس ہوتا جاتا تھا۔

ہارٹلی نے آغاز سے اسطرح قصہ بیان کرنا شروع کیا کہ زیبا ملک پرتگال کی رہنے والی
ایک یہودی تاجر کی بیٹی تھی اور اسکے باپ کی سوائے اس لڑکی کے اور کوئی اولاد نہ تھی
حسن اتفاق سے اسکا باپ تجارت کیواسطے لندن مین آیا یہان بہت سے انگریز اسکے
ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوگئے اکثر لوگ اسکے مکان پر آتے کھانا کھاتے منجملہ انکے یہ رچرڈ لٹشم
بھی ایک تھا یہ شخص انگلستان کے ایک پرنس اعظم کا بیٹا اور بادشاہ وقت کا نہایت خیرخواہ
تھا گو کہ فوج مین کسی عہدہ جلیلہ پر مامور تھا مگر لوگ اسکی ہمت اور جرات دانائی اور
ہوشیاری سے نہایت ڈرتے تھے چونکہ امیر کا بیٹا تھا اور زبان پرتگالی خوب جانتا تھا اس
یہودی سوداگر سے خوب دوستی ہوگئی اسکی بیٹی ملائک صورت نیک سیرت سادہ مزاج
دنیا کی عیاری سے ناواقف نہایت سیدہی سادہی بھولی بھالی تھی اس سے نہایت
محبت پیدا ہوگئی شدہ شدہ یہ شعلہ عشق دونون کے سینہ مین اسقدر بلند ہوا کہ ایک کو دوسرے
کی مفارقت ناگوار ہوئی دونون کے دلون کو بیچینی ستانے لگی یہانتک کہ ایک روز رچرڈ لٹشم نے
اس یہودی سے کہا کہ مجھے اپنی فرزندی مین قبول کیجیے گو اس مین میری ہتک ہے
کہ عالی خاندان والا ہو وہان انگلستان کا بادشاہ ہو کر ایک یہودی سوداگر کی بیٹی سے
شادی کرون مگر دل سے لاچار ہون اس عشق نے مجھکو کہین کا نرکھا اب مجھکو خاندانی افتخار کا
مطلق لحاظ نہین ہے لیکن اس یہودی نے اسکی درخواست کو منظور نہ کیا بلکہ اسی روز سے
اپنے مکان مین آنیکی قطعی ممانعت کردی مگر رچرڈ لٹشم کو بغیر اپنی محبوبہ کے دیدار کے چین کہان
تھا وقت بے وقت کسی نہ کسی داؤن گھات سے چوری چھپا زیبا سے ملتا رہا لطف ہم آغوشی
اوٹھاتا رہا حتی کہ زیبا حاملہ ہوئی اب سخت مصیبت نے گھیرا کہ کیا کرین اول یہ ارادہ کیا
کہ اسطرح مشہور کردین کہ ہماری اسکی شادی خفیہ طور پر ہوگئی ہے مگر بوجہ اختلاف مذہب
یہ بھی نہو سکا جیون جیون وضع حمل کے دن قریب آتے بار تردد دونون کو بڑھنے لگا رچرڈ لٹشم
کو فکر ہوئی کہ مین نے اسکی عزت مین داغ لگایا اب اس حالت مین اسکو چھوڑنا بعید از انسانیت
ہے مجھکو لازم ہے کہ اسکی کوئی فکر کرون جس سے اسکی جان بچے سوچتے سوچتے یہ

قرار پایا کہ مکان سے بھاگ چلو اسکاٹلینڈ کی راہ لو صعوبت سفر و انتشار طبیعت نے ایام موعودہ سے
بہت روز پیشتر درد زہ پیدا کر دیا اسوجہ سے لاچار ہو کر ڈاکٹر گرے صاحب کے مکان پر آ گئے
وہان پہونچے تھے دوسرے روز چار گھنٹے گزرے تھے کہ ڈرلیشم کو ... گزٹ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ میرے
نام وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے ہیں کہ پارلیمنٹ سے روانہ ہو چکے ہین اسکی وجہ خاص یہ تھی
کہ اسوقت مین بادشاہ اور پارلیمنٹ مین نااتفاقی تھی جو شخص پارلیمنٹ کے خلاف کام کرتا تھا وہ
مجرم قرار دیا جاتا تھا کثرت آمد و رفت سے اس یہودی سوداگر کو معلوم ہو گیا تھا کہ ڈرلیشم
بادشاہ کی طرف ہے اور خط و کتابت بھی رکھتا ہے لہذا اوسنے پارلیمنٹ سے مخبری کی وہان سے
وارنٹ بعلت بدخواہی سرکار و بغاوت جاری ہوا اس یہودی نے اپنی بیٹی کا نام بھی وارنٹ مین
لکھا دیا کہ شاید اس حیلہ سے دونونکا ساتھ چھوٹ جاوے اگر شادی بھی ہو گئی ہے تو بھی ممکن ہے
بعد ازان تو ناظرین کو معلوم ہے جسطرح یہ یہودی سوداگر ڈاکٹر گرے صاحب کے مکان پر پہونچا
اور اپنی بیٹی کو گرفتار کرا لیا مکان پر پہونچکر اس نازنین کو مقید کیا انواع انواع کی
تکلیفین پہونچائین اسکو ادہر اپنے یار غمگسار کے چھوٹنے کا غم ادہر باپ کی جانب سے یہ
جور و ستم مدت تک مبتلائے مصیبت رہی اگر ڈرلیشم بھی قید ہو جاتا تو اس یہودی سوداگر کا
انتقام پورا ہو جاتا مگر ڈرلیشم اپنے دوستون کی مدد سے پہاڑون مین جا کر روپوش ہو رہا کسیکو
سراغ نہ ملا بعد چندے ڈرلیشم اپنا نام بدل کر ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج مین بھرتی ہو گیا مدت
تک ہندوستان مین رہا اس عرصہ مین وہ آگ بھی ٹھنڈی ہو گئی پھر کسی نے نہ پوچھا کہ تم کون ہو
فنون جنگ مین تو ڈرلیشم خوب ہی مشاق تھا پیشتر فوج مین نوکر رہ چکا تھا بہت جلد کمپنی نے
اسکی لیاقت و کارگزاری دیکھکر اسکو درجہ اعلی پر پہونچا دیا ہندوستان مین اسنے مال مارے
چند عرصہ کے بعد انگلستان گیا وہان پہونچتے ہی اوس یہودی سوداگر کا حال دریافت کیا
اوس یہودی کی بیٹی کی جستجو کی آخر کار اوسکے مکان پر پہونچا اوسنے بھی اوسکی دولت و عزت کو دیکھا
زیادہ لحاظ کرنے لگا خصوصاً اسوجہ سے کہ اوسکی بیٹی نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ سوائے ڈرلیشم کے
اور کسیکے ساتھ شادی نکرونگی دوسرے مرد کی صورت نہ دیکھون گی۔ اسکو پھر آمد و رفت کی
اجازت دی۔ مدت تک انگلستان مین رہتے رہتے مذہبی عقائد مین کسی قدر جنبش آ گئی تھی وہ
تعصب بالکل جاتا رہا تھا اب چودہ برس کے بعد یہ عاشق و معشوق باز سرنو ملے شادی ہو گئی
قبل از شادی اوس یہودی نے اقرار لے لیا تھا کہ معاملات گذشتہ کی ہرگز ہرگز یاد نکرنا اور اولاد کا

نام نہ لینا وہ کسی دور دراز ملک میں پڑا ہے اسکے اوقات بسری کی بخوبی فکر کر دی جاتی ہے
مگر زینیا کا دل کب مانتا تھا محبت مادری کہاں تک کم ہو سکتی ہے جوش خون کہاں جا سکتا ہے
مثل مشہور ہے کہ لاٹھی مارے کہیں پانی جدا ہوتا ہے لیکن اور ہر باپ کا ڈر اور ہر شوہر کی [illegible]
کا خوف زبان سے کچھ کہہ نہ سکتی رات دن اس لڑکے کے [illegible]
لئے مذہب عیسائی بھی قبول کر لیا تھا اب بے وسوسہ [illegible]
ساتھ ہوا کھانے کو [illegible] مر جانے لگا روؤں سے بھی ملاقات [illegible]
کی کبھی ہووے ہے یاد کرتا شب روز دل میں ڈرتا کہ اگر کسی کو کانوں کان ذرا بھی خبر ہوگی
تو موت کا سامنا ہو جائیگا ساری شیخی کرکری ہو جائیگی اسی سبب مشہور کر رکھا تھا
کہ ہندوستان کی گرم آب و ہوا سے میرے دماغ میں کچھ فتور آ گیا ہے آخر جنون ہو جاتا ہے
زینیا بھی اس انتظام پر جو اسکے باپ نے برضا و رغبت اسکے شوہر کے اس لڑکے کی پرورش
کیواسطے کیا تھا راضی ہو گئی تھی اور گو کہ شادی کے بعد دو لڑکے اور بھی پیدا ہوئے مگر اول
لڑکے کی یاد اسکے دل سے نہ گئی اسکے تصور میں رات دن کڑھتی دل مسوس مسوس کر
رہجاتی جب کوئی قریب نہ ہوتا تو خوب دل کھولکر روتی یہانتک کہ اسی عالم میں اس کی ملاقات لڑکے
سے ایسے وقت پر ہوئی ہرچند شوہر نے اسکو سمجھایا کہ تم کسی نوع کا تردد نکرو میں اسکا انتظام
بخوبی کر دونگا وہ آرام سے زندگی بسر کریگا مگر اسکو صبر نہ آیا اس نظر سے کہ میرا نور چشم ہمیشہ
کے واسطے جلاوطن ہوتا ہے آخری وقت اپنے حتی الامکان میں بھی مدد کروں کسیقدر آنسو
پونچھوں ہارلی کو کفیل مقرر کیا کیونکہ جب سے اسکے لڑکوں نے اس کے معالجہ سے شفا پائی
تھی وہ انکی مربیہ ہو گئی تھی جو ہارلی کہتا وہی کرتی اسکو اپنا ہوا خواہ اور دوست صادق
جانتی خویش و بیگانوں سے زیادہ مانتی غرضکہ بیس ہزار روپیہ کے نوٹ اپنی جیب خاص
سے ہارلی کے حوالہ کئے کہ یہ تم رچرڈ کو میری طرف سے دینا آیندہ کے واسطے بھی وعدہ کیا
کہ جو کچھ مجھ سے ممکن ہوگا سلوک کرتی رہونگی ایک رقعہ بھی رچرڈ کے نام اپنے قلم سے
لکھکر حوالہ کیا کہ موقع پاکر یہ بھی اسکو پہونچا دینا۔

رقعہ ای لخت جگر و سانا آغوش مادر ای قرۃ العین جان کی راحت دل کے چین مجھکو
جب تمہاری گود میں کھلانیکی اجازت نہ ملی تو اب دیکھنے کی امید کہاں مگر اپنی دعا ہے کہ
جہاں رہو خوش رہو خداوند کریم اپنے فیض عمیم سے تمکو ہر آفت سے بچائے اور مراد دلی کو پہونچائے

جامع المتفرقین کوئی ایسا سبب کرے جس سے پھر میرے تمہارے درمیان کا پردہ اوٹھ جاوے
تم تنہا ملک غیر میں جاتے ہو مگر ہرگز اپنے تئین تنہا خیال نکرنا تمہاری مشتاق ماں کی
روح تمہارے ساتھ دریا دریا جنگل جنگل بھٹکتی پھریگی۔ صبح و شام با دل ناکام درگاہ مجیب
الدعوات وقاضی الحاجات مین دست بدعا رہتی ہون یہ نالہ شبی و دعا سحری بے اثر نہوگی۔
تم مجھسے ملاقات کا ارادہ نکرنا مجھکو خاک مین ملانے کے واسطے گناہ ہونگے یاد کافی ہے اسمین
کسی کا قصور نہین صرف میری خطا ہے جیسا کیا ویسا پایا یہی میری سزا ہے تم میرے پاس
کبھی نہ آنا کیونکہ اسمین میری اور تمہاری دونون کی جان کا خطرہ ہے۔
ہارٹلی سے اپنے دلکی باتین کہنا اسکو اپنا سچا دوست ہمیشہ سمجھنا جو کچھ تمکو درکار ہو جس شئے
کے تم طلبگار ہو ہارٹلی کے ذریعے سے مجھکو اطلاع دینا مین حتی الوسع تمکو مدد دونگی زیادہ دعا

راقم ز۔ م

جب یہ باتین ہارٹلی سے کہہ چکی تب اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ للّٰہ مجھکو ایک نظر میرے فرزند
جگر پیوند کو آخری وقت دکھا دو تاکہ تمنا دیدار اپنے جگر گوشہ کی لیکر گور مین نہ جاؤن ورنہ
مجھکو تمام زندگی آرام نصیب نہ ہوگا نتیجہ یہ ہوا جو آپنے بچشم خود ملاحظہ کیا۔

ہارٹلی نے وعدہ وفا کیا تمام حال رچرڈ سے کہہ یا رقعہ بھی اسکے حوالہ کیا آخر مین یہ بھی کہا کہ اب تو
چیتو آنکھین کھولو۔ اب اس دولت حصہ وراثت کا نام نہ لوگے۔
کیسا ہی سنگدل آدمی ہوتا یہ بیان دردناک سنکر موم ہوجاتا غیرت سے گھل جاتا لیکن اگر کچھ
کر رچرڈ کے دلپر کچھ بھی اثر ہوا ہو تو تحط غلط ہے وہ بدستور میز پر سر رکھے تمام قصہ غور سے سنتا رہا
انکھون سے آنسوؤنکا تار بندھا تھا۔ ہارٹلی نے خیال کیا کہ اسوقت زیادہ گفتگو کرنا محض
بیجا ہے جلے کو اور جلانا ہے جسقدر زیادہ باتین سنیگا رنج اور زیادہ ہوگا اسکو اسی حالت مین
چھوڑکر باہر چلا آیا گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد پھر اندر گیا دیکھا تو رچرڈ اسی حالت مین پڑا
ہے کہنے لگا کہ رچرڈ مین پھر تمکو تکلیف دینے آیا ہون کیونکہ ایک حصہ میری غرض کا
ابھی اور باقی ہے یعنی یہ اپنی امانت مجھسے لے لو یہ بھی تمکو یاد دلاتا ہون کہ وقت بہت کم ہے
اب بتلاؤ کہ یہ سب معاملہ سنکر تمہارا ارادہ ہندوستان جانیکا ہے یا نہین جہاز کی روانگی
مین صرف دو گھنٹے کی دیر ہے۔

رچرڈ نے نوٹ بارٹلی کے ہاتھ سے لے لیے سر اونچا کئے سے بارٹلی نے دیکھا کہ ابھی تک آنکھوں سے آنسو
جاری ہیں مگر نوٹوں کو اُسنے مہاجنوں کی طرح باحتیاط تمام شمار کر لیا روپیہ کا حساب لگایا گو نہایت
افسردہ دلی اور ملول خاطری سے رسید لکھنے کو قلم اٹھایا مگر ایک ایک حرف ٹھیک ٹھیک لکھا
ایک نقطے کی بھی غلطی نہ ہوئی جیسے کوئی تندرست حواس درست تحریر کرتا ہے جب رسید لکھ چکا تب
نہایت مغموم آواز سے کہا کہ اب آپ میری ماں کا بیان تحریری میرے حوالے کیجیے - یہ سنکر بارٹلی
سٹ پٹا یا جواب دیا کہ آپکی ماں کا خط جو آپ کے نام تھا وہ میں نے آپکو دیدیا یہ کاغذ تو
میرے نام لکھا ہے اس سے آپکو کیا واسطہ میں تمکو کیوں دینے لگا اسکے ذریعے ابھی مجکو بہت
روپیہ تقسیم کرنا ہے اسوجہ سے میں تمکو نہیں دے سکتا

رچرڈ نے کہا کہ اگر یہ کاغذ مجکو دیدو تو ایک مرتبہ اور دل کھولکر رولوں تحقیق مجھسا کمبخت بد نصیب
اور کوئی شخص دنیا میں نہوگا جسکے ماں باپ نے اسکو اپنا وارث قرار دینا چاہا مگر اتفاق سے نکر سکے
خیر میری ماں نے آخر کار اپنی محبت ظاہر کی بیشک اس نیت سے لکھا ہوگا کہ بعد مطالعہ یہ کاغذ
چاک کر ڈالا جاے تمکو یہ بھی یقین ہوگا کہ یہ سارا حال اُنہے صرف میری اطلاع کیواسطے لکھا ہوگا
چونکہ میں اوسکا وارث ہوں بس بہرحال اس کاغذ کے لینے کا مجکو استحقاق ہے

بارٹلی نے کاغذ جیب میں رکھ لیا اور جواب دیا کہ میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ اسکے دینے سے مجکو
انکار ہے آپ خیال تو کیجیے کہ اگر اس کاغذ نے آپکو بہت امیدوں سے محروم رکھا تو اسکے ساتھ ہی آپکا
سرمایہ سمجھ کر تو اضافہ کر دیا اب اگر دنیا میں تمسے سینکڑوں یا ہزاروں آدمی بہتر ہیں تو تم انسے
بھی سمجھ لو کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں بدتر بھی ہیں بہرحال دل کو مضبوط کر کے یہاں سے روانہ ہو ہندوستان
میں جا کر بہت دولت تمکو ملجائیگی -

اس بات پر رچرڈ نے بظاہر التفات نہ کیا گویا کہ سنا ہی نہیں تھوڑی دیر تک خاموش کھڑا رہا
پھر کہنے لگا سنو ہم تم لنگوٹیے یار ہیں مدت تک ہم سبق ہم طبق رہے ساتھ کھیلے ایک ہی مکان
میں ساتھ ساتھ رہے تمکو ہماری گلو تراشی سے کیا فائدہ ہوگا کیوں ناحق ہمارا حق تلف کر کے
نقصان کرتے ہو اگر ہمارے کام آؤ تو تمہارا بھی خاطر خواہ فائدہ ہوگا تم جانتے ہو کہ میرے نانا صاحب
کے پاس کسقدر بے انتہا دولت تھی اگر تم مجھکو مدد دو تو میں پچاس ہزار روپیہ تمکو دونگا -

بارٹلی نے کہا بندگی بیخ چہ خوش پچاس ہزار کی خوب کہی - یہ کہکر چلدیا -

رچرڈ نے کہا ایک دم ٹھیرو اور ٹھہر جاؤ ایک بات ذری اور سن لو بھائی پچاس ہزار نہیں

ایک آنکھ سہی- اور- اور یہ بھی اجازت دیتا ہون کہ جسکے ساتھ تمھارا جی چاہے شادی کر لو
مین تمھارا سد راہ رخنہ انداز نہونگا-
بارٹلی نے جواب دیا- ابے نالائق تو کیا بکتا ہے- تو سخت بدمعاش ہے مین تجھکو ہمیشہ سے
ایسا ہی جانتا ہون یہ کہکر فوراً وہان سے چلدیا-
رچرڈ نے کہا- افسوس تم محض بیوقوف ہو مین بھی مدت سے تمکو جانتا ہون بعد ازان دلمین کہہ
وہ تو چلا گیا خیر جانے دو یہ بلا ہے- کیا کیسے معاملہ بگڑ گیا اب ہم ہین اور ہندوستان
ہمین گو ہمین چوگان-
رچرڈ کا سامان سفر تو سب اول ہی سے طیار ہوگیا تھا اب وہ بھی ایک چھوٹے سے جہاز پر سوار
ہوکر مع چند ہمراہیون کے ایک بندرگاہ مین پہونچا وہان ان لوگون کی سواری کیواسطے ایک
جہاز پہلے سے طیار کھڑا تھا اب سب لوگ جہاز پر سوار ہوے اول اول رچرڈ کے دلمین بہت پریشانی
ہوئی لیکن چونکہ اسکی تو ابتدا سے عادت تھی کہ کیسا ہی صدمہ دلپر ہو اسکو خیالمین نہ لاتا تھا کوئی
شخص اسکے بشرے سے آثار پریشانی نہ پاتا تھا اور آشناوان خندان اہل جہاز مین جاکر بیٹھا ایک
ہی ہفتہ مین ہر شخص کو اپنا یار بنالیا یہانتک کہ ہر اعلی اور ادنی اسکی ملنساری اور خوش مزاجی کے
مداح ہوگیا مدراس پہونچکے یہان اور ہی کیفیت پائی جتنے انگریز یہان تھے جب کسی اجنبی اہل وطن
کو دیکھتے ایسا خوش ہوتے کہ حد سے زیادہ مہینون تک روزمرہ اسکی جابجا دعوت ہوتی اور لوگ
اسقدر تواضع وتکریم سے پیش آتے کہ وہ غریب الوطن اپنے وطن کی محبت بھول جاتا علی ہذا رچرڈ کے
ساتھ بھی ویسا ہی سلوک ہوا کسی شخص نے مہمان نوازی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نرکھا کوئی ایسا نہو
جسمین رچرڈ صاحب تشریف نلیجاتے غرضکہ خوب عیش و چین مین چند روز کے بعد وہ جہاز بھی جسمین بارٹلی نوکر
تھا وہ بھی آیا مگر اس عرصہ مین بارٹلی ایک قلیل تنخواہ پاتا تھا اور شمولہ بر اندازہ علم- عزت وتوقیر بھی
بمقدار تنخواہ تھی پس اسکی ملاقات بڑے بڑے ادمیون سے ہونا محض غیر ممکن تھا مگر وہ تو جنرل صاحب
کی ناک کے بال تھے وقت رخصت ممدوح وہ سفارشی خطوط انہون نے اپنے احبا اور حکام کے
نام تحریر کردیے کہ دیکھتے ہی لوگ معتقد ہوگئے انکا بھی معززون مین نام ہوگیا البتہ ایک
قباحت یہ تھی کہ انکو رچرڈ کا ساتھ نصیب ہوا بارٹلی نے بہت پس وپیش کیا کہ آیا اس شخص سے
قطع ملاقات ترک کرون یا بظاہر اتفاق اور باطن مین نفاق رکھون بادی النظر مین یہی طریقہ بہتر
معلوم ہوتا تھا کہ ظاہر مین ملاپ اور باطن مین جدا رہے مگر بارٹلی عجب قسم کا آدمی تھا شب و روز یہی

رنج وغم رہنا دوسرے بکثرت کم سخن تھا ہرگز گوارا نہ تھا کہ زمانہ سازی سے کوئی بناوٹ کا کام
کرے اس زمانہ میں اتنے انگریز مدراس میں نہ تھے جتنے اب ہیں آبادی تھوڑی تھی ہر متنفس ایک
دوسرے سے واقف تھا انھیں چند معدود آدمیوں میں خلا ملا رہتا تھا ایک کا حال دوسرا بخوبی
جانتا تھا ان دونوں نوجوانوں کی باہمی خشک مزاجی دیکھکر نہایت تعجب ہوا علاوہ بریں یہ بھی لوگوں
نے اکثر سنا تھا کہ ولایت میں [illegible] دونوں ایک ہی مکان میں رہے ہیں ایک ہی ساتھ لکھے
پڑھے ہیں [illegible] اتفاق سے اگر ایک جلسہ میں دونوں صاحب ایک ساتھ ہونے سے انکا
[illegible] ایک جاتا تو دوسرا آتا اگر ایک بیٹھا دوسرا اٹھ جاتا آپ جانیے فقرے باز لوگ تو
غضب کے [illegible] جتنے منہ اتنی ہی باتیں کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ اڑاتا ہر شخص اپنی خیالی پلاؤ
پکاتا [illegible] ان باتوں کا مطلق لحاظ نکرتا اپنے مطلب سے مطلب اپنے کام سے سروکار رکھتا
البتہ جیفری ان لوگوں کو زیادہ پسند کرتا جو اسکی طرفداری کرتے یا اسکے مداح ہوتے۔
جب لوگوں نے استفسار حال کیواسطے نہایت تنگ کیا تب رچرڈ نے کہا کچھ نہیں اصلیت
اس معاملہ کی یوں ہے کہ سارا نشاء رقابت کا ہے ایک نازنین مہ جبین پر یہ بھی عاشق تھے اور میں بھی
اسکا مفتون تھا اتفاقاً اسکو مجھ سے زیادہ محبت ہوگئی انکو رشک پیدا ہوا جیوں جیوں
وہ مجھسے گرمیاں کرتی یہ جل جل مرتے وہ مجھسے ہنستی یہ روتے تھے بس یہ سبب ہے اور کچھ نہیں
گو کہ ایسی ہی باتوں نے بہت لوگوں کے دلونکو ہارٹلی کیجانب سے برگشتہ کر دیا مگر ع
دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + ہارٹلی کی روز بروز ترقی ہوتی گئی حکام بالادست سب
اسکی حسن کارگزاری اور لیاقت سے خوش رہتے وقت موقع اور ترقی کا وعدہ کرتے ایکمرتبہ یہاں سے
تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک جگہ خالی ہوئی فوراً ہارٹلی بہ ترقی وہاں بھیجدیا گیا ہارٹلی کو اسبات کی خوشی ہوئی
کہ رچرڈ سے دوری کا حیلہ ہاتھ آیا کیونکہ وہ اس سے دور ہی رہنا بہتر جانتا تھا۔
جب ہارٹلی چلا گیا تب مدراس میں رچرڈ کا کوئی مزاحم کار واقف اسرار نہ رہا جی میں آیا کرنے لگا
معمولی عجب ونخوت خلقی تندمزاجی اور شرارت سے لوگوں کے ساتھ پیش آنا شروع کیا آجتک
یہ شخص خلیق با تمیز خوش مزاج عزیز تھا اب بدمزاج بدمغز مشہور ہوا اسنے اپنا نام بھی کسیقدر
تبدیل کیا یعنی رچرڈ ٹڈلماس کے عوض رچرڈ ٹڈلماس ٹرنیم نام رکھا اسکی وجہ اظہار کرنیکی
ضرورت نہیں ناظرین خود سمجھ لینگے۔ اس عرصہ میں اُسنے عہدہ میں ترقی بھی پائی تھی یعنی لفٹنٹ
سے کپتان ہوگیا تھا اب جو شخص اسکو پورے نام سے نہ پکارتا وہ ملزم تصور ہوتا۔

مورد عتاب بھی ہوتا مگر فوج کا کرنیل نہایت سخت مزاج آدمی تھا قانون کی پابندی ہر وقت پیش نظر رکھتا وہ رچرڈ کی ایک نہ سنتا یہ لاکھ سر مارتے وہ مرغی کی ایک ہی ٹانگ کہے جاتا ایک روز اس معاملہ نے بہت طول کھینچا تب اسنے کہا کپتان صاحب میں یہ کچھ نہیں جانتا جو نام آپ کا پروانہ تقرری میں لکھا ہے اور جو رجسٹر ملازمین میں درج ہوا ہے میرے نزدیک وہی درست ہی اسکے روز بھی اسی معاملہ میں گفتگو ہوئی کپتان صاحب کو نہایت غصہ آیا سخت جھنجھلا کے کہنے لگے تم کیا جانو ناحق شیخی میں کرتے ہو حجت بڑھاتے ہو میں اپنا نام آپ سے زیادہ صحیح جانتا ہوں کرنیل صاحب نے جواب دیا کہ کپتان صاحب آپ سچ فرماتے ہیں ہر شخص اپنا اپنا نام بخوبی جانتا ہے مگر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ بعض لڑکے اپنے والدین کو مطلق نہیں پہچانتے بلکہ باپ کا نام تک نہیں جانتے اگر آپکو بھی اسیطرح سہو ہوگیا ہو تو کیا عجب

گو کہ کرنیل صاحب نے یہ کلمات محض سہل انگاری اور عام طور پر کہی تھی نہ کہ طنز کے ارادہ سے مگر جوش کی ٹھاڑھی میں تنکا رچرڈ کی رگ جان پر نشتر کا کام کر گئے سنتے ہی بس ہو گیا ع۔ کاٹو تو لہو نہ تھا بدن میں مغضبی کی تاب نہ لاسکا کرنیل صاحب سے کہا کہ آپ نے یہ سخت کلام جبر لہ دشنام مجھسے کہے ہیں اسکا جواب آپکو زبان شمشیر سے دونگا ابھی آپکا سر قلم کرونگا لاکھ معذرت بھی ایک نہ سنونگا میں بس او بڈھے بیہنے آپکے دو دو ہاتھ ہوں۔ دیکھیے کون سرخرو ہوتا ہے کون منھ کی کھاتا ہے۔ آخر کار بعد تکرار بسیار یہ قرار پایا کہ جو جیتے وہ سچا جو ہارے وہ جھوٹا کرنیل صاحب بھی مسلح ہو کر ڈٹ گئے اول کرنیل صاحب نے گولی لگائی مگر رچرڈ نے خالی بتائی چوٹ بچالی دوسری مرتبہ جب رچرڈ کے وار کی نوبت آئی اسنے تاک کر وہ نشانہ لگایا کہ کرنیل صاحب کا کام تمام ہو گیا نصف چھاتی سینہ کے اندر پہونچ گیا مرغ روح پھڑپھڑایا فوراً قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔

رچرڈ نے بدلے تو کرنیل صاحب کو مارا مگر پھر یہ خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا اپنی فوج کے افسر کو ناحق قتل کیا یہ جرم سنگین اپنے سر پر لیا ہائے اب کہیں کا نہ رہا بیشک اہلکاران سرکار قصاص میں گرفتار کر لینگے علی الصباح پھانسی دینگے اسی میں خیر ہے کہ کسی سے نہ کہوں فوراً یہاں سے چلدوں اس خیال سے وہاں سے رفوچکر ہوا چند روز تک اسکی تلاش رہی جب کہیں سراغ نہ ملا لوگ تھک کر بیٹھ رہے کہ اب وہ کسی ہندوستانی راجہ کے یہاں گیا گو انگریزی سے اُمید منقطع ہو گئی۔

اس معاملہ کو تین برس کا عرصہ گزر گیا۔ ڈاکٹر بارٹلی پھر مدراس کو واپس آیا کیونکہ وہ جگہ جس پر ترقی پا کر گیا تھا صرف چند روزہ تھی مگر یہاں آکر عہدے کی ترقی پائی اب پورا پورا ڈاکٹر درجۂ اول کا ہوگیا اس رتبہ کو پہونچکر بارٹلی کو معلوم ہوا کہ بیشک میں نے نہایت عمدہ پیشہ سیکھا جسکے ذریعہ سے عزت اور شہرت دونوں نصیب ہونگی۔ اسکا مطلب صرف اہل وطن ہی کے واسطے محدود و مخصوص نہ تھا اکثر ہندوستانی بھی اسکی تشخیص و تجویز یا درست شناخت دیکھکر رجوع لاتے۔ حالانکہ اہل ہند انگریزوں سے نہایت پرہیز کرتے مگر انکی طبابت کے معتقد تھے جب بارٹلی کو ہندوستانی رئیسا کے مکان پر جانیکا اتفاق ہونیلگا۔ ضرور ہوا کہ یہاں کی زبان سیکھے کہ مریضوں سے بلا وساطت غیرے حالات دریافت کرے امرا اور رؤسا سے فیس و شکرانہ پر انحصار تھا مگر بارٹلی غربا سے بالکل کچھ نہ لیتا اور علاج دونوں کا یکساں کرتا۔

ایک دن سکرٹری صاحب نے ایک مریض بڑی رتبہ کے دیکھنے کیواسطے حکم بھیجا اور سرکارہ نے آکر کہا کہ جناب ڈاکٹر صاحب گو یہ شخص فقیر ہے مگر رتبہ میں کوئی اسکا ہمسر نہیں سرکاری قلعہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر مقبرہ قرارمنی میں مقیم ہے نام اسکا حاجی بارک اللہ ہے اسی پتہ و نشان سے آپ وہاں جاکر علاج کیجیگا ایسے مریض سے فیس نذرانہ ملنے کی امید عاجبی واجبی ہے مگر آپ تو اسکی پروا نہیں کرتے امیر لوگ آپکے واسطے کیا کم ہیں اور پھر آپ تو سرکاری ملازم ہیں۔

بارٹلی نے کہا اس ارزان سے کیا مطلب تم ناحق کیوں گھبراتے ہو میں ابھی جاتا ہوں یہ کہکر فٹن پر سوار ہوا اور قرارمنی کی سڑک لی۔ اہل اسلام مقبرہ قرارمنی اولیا کو نہایت متبرک اور مقدس جانتے ہیں بہت تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ مقبرے کے گرد نواح باغ با آب و تاب نہایت سرسبز و شاداب صفائی میں گلزار ارم کا ہمچشم و چراغ نفاست میں فردوس کو دیتا داغ کنارے کنارے آم اور املی کے درخت یک لخت کل عمارت سنگ سرخ کی بنی ہوئی گویا سانچے میں ڈھلی ہوئی گنبد میں مینا سے شمار بلندی میں آسمان سے باتیں کرتے آدمی کی کیا حقیقت ملائک اس زمین پر قدم پھونک پھونک کر دھرتے سامنے ایک عالیشان برآمدہ ادھر ادھر چھوٹے چھوٹے حجرے غربا کے ٹھہرنے کے واسطے محتاج و مساکین کے گذارہ کیلیے اہل اسلام اسقدر نذرانہ بھیجتے کہ جسقدر آدمی وہاں جمع ہوتے سب بخوبی کھانا پاتے کیسکو مطلق تکلیف نہوتی دنیوی تردوات سے بےفکر ہو کر یاد الہی میں مصروف رہتے حضرت اولیا صاحب کا مزار نہایت صاف شفاف سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا چاروں طرف فقرا بیٹھکر شب روز قرآن خوانی قبر کے پتھروں پر حمد و نعت حضرت رسول اللہ

کے جاتے بخط جلی طغرا مین کہدے ہوے ہے جب کبھی محاربہ جلال مقابل ہوتا ہے اسوقت ہر مذہب کے
لوگ ہندو مسلمان انگریز سب ایسے مقامات پر جاکے منتین مانتے ہین خیرات کرتے ہین نذر و نیاز
ادا کرتے ہین جو لوگ یہان بصورت درویشان اکثر فراہم ہوتے ہین وہ سب فقیر ہی نہین ہو سکتے
بلکہ اکثر راجاؤن اور بادشاہون کے جاسوس بھی ہوتے ہین جو شب و روز فقیرونکی صورت بنائے
بھبوت رملے جابجا گشت کرتے پھرتے ہین دنیا کی چیزین چھوڑے بیٹھے پھرتے ہین اور آقا
کو جاکر سناتے ہین۔

ہارٹلی نے مقبرہ کے دروازہ پر پہونچکر حسب رواج بوٹ اتار ڈالا برہنہ پا اندر گیا قبر کے قریب جانے
سے پرہیز کیا اندر گیا تو پہلے ملا کے پاس گیا دیکھا ایک عمر مہذب مولویانہ صورت بنائے
لمبی ڈاڑھی لٹکائے ہاتھ مین بڑے بڑے دانون کی تسبیح لئے کھٹا کھٹ پھیر رہے ہین بظاہر
ہمہ تن یاد حق مین مصروف تارک الدنیا والعیش بنے بیٹھے ہین ادھر ادھر دس بیس شاگرد رشید
بیٹھے ہوے تلاوت قرآن کر رہے ہین وہانکا قاعدہ تھا کہ جو اجنبی غیر کفو مقبرہ مین آتا ہی ہوتی
بیشتر اس سے گفتگو کرنا اور لوگ بدستور اپنے اپنے کام مین مصروف رہتے چنانچہ جسوقت ہارٹلی
وہان پہونچا کسی نے اسکی طرف آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھا وہ ملا بھی جہان زمین پر بیٹھا تھا وہین بیٹھا رہا
کسی جنبش نہ کی نہ کوئی رسم تعظیم و تسلیم بجالایا۔ ہارٹلی نے دو ایک باتین بھی کہین مگر وہ خاموش سنا کیا
اور بدستور تسبیح پڑھتا رہا جب تسبیح پوری کر چکا ایک تسبیح اور اٹھائی کچھ کشیدہ خاطر ہو کر انکی
طرف دیکھا انگلی سے ایک حجرے کی طرف اشارہ کیا کہ وہان جاؤ زبان سے بولتا اسوقت نہ تھا
گویا کہتا تھے ہی مین وظیفہ مین خلل پڑا جب اشارے سے بتا چکا سر کا بوجھ ٹال چکا پھر تسبیح
اٹھائی اور بدستور وظیفہ پڑھنا شروع کیا۔

ہارٹلی اس حجرے مین گیا دیکھا کہ ایک گوشہ مین بوریا سر بوریا پر دری بچھائے یاد حق مین دل لگائے
حاجی صاحب بیٹھے ہین عمر چالیس برس کے اندر بدن سیاہ کپڑے کا جبہ وہ بھی پھٹا پورانا ٹوپی
اور پوتلکے مانند ہاتھ پھر اونچی گلے مین بڑے بڑے سلیمانی دانون کا کنٹھا بشرے سے
ضعف ظاہر مگر طبیعت کو روکے ہوئے دامن صبر و استقلال مضبوطی پکڑے بیٹھے ہین۔

حجرے مین داخل ہوتے ہی ہارٹلی نے کہا۔ السلام علیکم یا مرشد بزرگوار مزاج شریف درحقیقت
لفظ تعظیم ہارٹلی نے اونکی دلجوئی اور رعب کے واسطے کہا تھا کہ حاجی صاحب کو کیونکہ وہ مسن تر تھے
حاجی صاحب نے کہا علیکم و السلام خوش آمدی قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص

جنت میں قدم رکھو گے ملائک اس سے کہنے لگے کہ یہ آرام تمکو اس تکلیف کی بدولت نصیب
ہوئی جسکو تمنے دنیا میں صبر کے ساتھ برداشت کیا پس صبر کا رتبہ بڑا ہے اللہ خود فرماتا ہے ۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ

بعد ازاں بارٹلی نے طبیعت کا حال دریافت کر کے نسخہ لکھا اور رخصت چلتے وقت حاجی صاحب نے
ایک انگوٹھی ہدیۃً کے طور پر دی مگر بارٹلی نے حاجی صاحب کی دستار کو مؤدب سلام کر کے کہا کہ
حضرت ہر ملک کے [illegible] میں ایک نسبت برابر ہے ایک دوسرے کا قوت بازو ہم پلہ
ہم [illegible] اس صورت میں کیونکر میں آپ سے حق المحنت لوں مثل ہو کہ ٹھیکرے
ٹھیکرے [illegible] میں ہوئی ۔

حاجی صاحب ۔ [illegible] سونے چاندی سے انکار کرے یہ لوگ تو لینا جانتے ہیں [illegible]
[illegible] پہچانتے [illegible] دینار روپے ہی کا فرسو

[illegible] سنگ [illegible] گوشت یافت نہ [illegible]
کمینہ [illegible] یا خر دجال

بارٹلی [illegible] میں یہی لکھا ہے
اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انسان کی [illegible]
طبع [illegible] میں رکھی ہے اہل اسلام اور اہل فرنگ دونوں اسکے پیدا کئے ہوے
ہیں دونوں کو ایک ہی قسم کے سانچے میں بنایا اگر نظر انصاف سے دیکھئے تو نفسانیت ہے
ورنہ فرق مطلق نہیں ۔

حاجی صاحب ۔ سبحان اللہ تمنے میرے منہ کی بات چھین لی ایسی بیماری جسکی وجہ سے
تم ایسے لائق فائق شخص سے ملاقات ہوئی مبارک ہے وہی مثل ہوئی کیچڑ میں گر کر اگر اشرفی
ہاتھ لگے تو وہ گرنا بھی بہتر ہے ۔

قصہ کوتاہ حاجی صاحب کا معالجہ ہونے لگا بفضلہ چند روز میں صحت ہو گئی مگر ڈاکٹر صاحب کی
آمد و رفت [illegible] مقبرے کو [illegible] ایک مرتبہ جاتے حاجی صاحب ادھر ادھر کی
غیب [illegible] باتوں میں [illegible] حالات دریافت ہوتے رفتہ رفتہ بارٹلی کو یہ
بھی معلوم ہوا کہ [illegible] میں ایک طرح [illegible] باہمی صلح
کرانے کے واسطے تشریف لائے ہیں [illegible] سے [illegible] ہوتا ہے

اس کام کیواسطے نسے زیادہ لئیق آدمی ملنا دشوار تھا نہ ہی تعصب بالکل نہین خیالات آزادانہ ورت رندانہ تہذیب کے دفتر فصاحت و بلاغت کی گٹھری۔

ہر اس صورت دیکھکر کوئی شخص مطلق شک نہ لاتا تھا کہ حضرت کس ہین مین ہین کیا مطلب ہے حاجی یک لنگ اکثر تنہائی مین بارٹلی سے نواب حیدر علی والی میسور کی عظمت وشان کی تعریف کرتے سے بارٹلی کو یقین ہوگیا کہ یہ اسی دربار سے کسی کام کیواسطے آئے ہین اسکے اور اسکے بادشاہ کے درمیان بنیاد صلح مضبوط کرتے ہین کیونکہ اس زمانہ مین میسور کے معاملات عجیب پیدہ حالت مین تھے ایک برائے نام صلح ہوگئی تھی مگر اسپر جانبین سے کسی کو اعتبار ہی نہ تھا۔ اکثر نواب صاحب کی تعریف مین انکے انصاف کے مداح ہوتے کہ باوجود دور ش روزمرہ جدال قتال شبانہ روز اولوالعزمی اس شخص نے آجتک دامن انصاف ہاتھ سے نہین چھوڑا ہر معاملہ مین رعایت شاہانہ ملحوظ رہی یہ سیاسی کی لیاقت کا باعث ہو ورنہ یہ ہنگام کارزار وکشت خون مین کس نے پرسد کہ بھیا کون ہو مدراس سے روانگی ہو ایک روز پیشتر حاجی صاحب ڈاکٹر بارٹلی کے مکان پر گئے ڈاکٹر صاحب بڑی تعظیم کریم سے پیش آئے معمولی تواضعات پیشکش کئے ایک جام شربت کا بھی پلایا حاجی احب کو نہایت پسند آیا زبان مبارک سے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب ایسا لذیذ شربت ن نے عمر بھر کبھی نہین پیا۔

جی صاحب کو چاٹ لگی ایسا شوق تیز ہوا کہ دو چار پیالے بغیر دیکھے بھالے غٹ غٹ ش فرماگئے جب ولین فرحت آنکھون مین سرور آیا خوب کھلے اول تو نواب صاحب کی تعریف ل باندھتے بعد ازان اپنی تعریف کرنے لگے کہ یہ نواب بجلالہ انجم سپاہ فیض بخش انام حامی ی اسلام میرا ایسا مرید ہے کہ جو اشارہ کرون اس سے منحرف ہونا اپنی سعادتمندی سے بعید سمجھتا ہے اسقدر میرے احکام کو مانتا ہے اگر آپکو کبھی کسی ضرورت سے نواب صاحب کے بار دربار مین جانا پڑے اگر کسی چیز کی خواہش ہو جو اسکے امکان مین ہو تو آپ ہرگز لز امرا و روسا مشیرون اور ندیمون کی سفارش تلاش نہ کیجئے گا کیونکہ۔ ع

سنر قالین دگر و شیر نیستان دگر است

ی کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہین اور دکھانے کے اور اسی فقیر حقیر اپنے خادم کو تلاش یگا نہین نہ کہین بیٹھے بٹھائے جیتے جی سے لاڈلے دہونی رمائے آپکو ملجائیگا۔ آپ کا

حق احسان میرے گردن پر از حد ہو جو امکانات مین ہوگا اس سے دریغ نکرونگا
چلتے چلتے حاجی صاحب نے بارٹلی سے بتاکید کہا کہ اگر کبھی آپ میسور ضرور تشریف لائے
وہانکی دارالسلطنت سری نگر پاٹم کی سیر نواب صاحب کی زیارت کیجیے دیکھئے کس شان و شوکت
و دبدبہ و صولت کا آدمی ہے یقین ہے کہ آپ انگلستان کو بھول جائینگے انتظام ریاست تمدن
سلطنت کو دیکھکر گھبرائیگا کہ اس شخص نے اسقدر لیاقت کہان سے حاصل کی اگر ایک
ذری اشارہ ہوگیا تو پھر کیا کہنا دنیا کی نعمتونکی احتیاج نرہیگی تمام عمر عیش و عشرت مین بسر
کیجیگا کیسکے حاجتمند نرہئیے گا۔ بارٹلی نے بھی وعدہ کیا کہ انشاء اللہ تعالی ضرور آؤن گا
بشرطیکہ ہماری سرکار اور نواب صاحب کے درمیان صلح ہوجائے کیسیطرحکا نزاع و فساد
نباقی رہے وقت رخصت حاجی صاحب نے ایک شیشی روغن زیتون مکہ معظمہ کا تبرک ڈاکٹر
صاحب کو دیکر کہا کہ یہ روغن کثیر الانتفاع نہایت کمیاب ہے اگر ملتا بھی ہے تو فی لاش نہین
ملتا اور ایک پروانہ راہداری بخط عجیب لکھا ہوا جیب سے نکالکر حوالہ کیا کہ اسکو اپنے
پاس رکھیے جب سری نگر پاٹم مین آئیے دکھائیے گا پھر شوق سے جہان جی چاہے
چلے جائیگا کوئی مزاحم اور دربان نہوگا جو شخص ذرا بھی اسکی اطاعت سے منھ موڑیگا وہ
نمک حرام متصور ہوگا گردن مارا جائیگا یا توپ دم ہوگا۔
ڈاکٹر صاحب نے ان عطیات عظمی کا شکریہ ادا کیا تسلیم بجالائے پھر یہ خیال کرکے کہ ع

احسان کا عوض نہین جز احسان

معاوضہ مین چند ادویات مفید حاجی صاحب کے نذر کین کہ یہ آپ بہمراہ لیتے جائی دانستہ آئیگا
حاجی صاحب کے چلے جانے کے کئی مہینے کے بعد ایک روز عجیب اتفاق ہوا یعنی چند جہاز نوجوانونکی
کھیپ لادے اور نوالعزمونکی بھرتی بھرے انگلستان سے مدراس آئے ان لوگون کے ہمراہ
بہت سی لڑکیان بھی تھین یہ اس غرض سے نہین آئین کہ ہندوستان مین جاکر شادی کا
ڈھول نکالین بالدار شوہر تلاش کرین بلکہ اس نظر سے کہ اپنے عزیز اقربا کو امور خانہ داری
مین مدد دین انکے خیر مقدم مین ایک افسر جلیل القدر نے دعوت کا جلسہ کیا سب دوست
احباب کو طلب کیا بارٹلی بھی اس جلسہ مین گیا یہ جلسہ تفریحانہ تھا بلکہ درپردہ خاص مطلب
یہ تھا کہ صاحب خانہ کو اپنی تین نوجوان برادر زادیونکی جو اسی جہاز مین وطن آئین
تعین شادی کی فکر تھی چاہتا تھا کہ جسقدر ممکن ہو اس بارگران سے سبکدوش

ہو جاوے اس جلسہ میں شاید کوئی پسند آجائے اس غرض سے وہ افسر تو الگ پہچان لگائے
ایک حسینہ سے علیحدہ گفتگو میں اپنا دل بہلا رہے تھے ادھر یہ نوجوان لڑکیاں تازہ
وارد اپنی فکر میں مصروف تھیں بلکہ تاک کر رہی تھیں رنگین مزاجوں پر ڈورے ڈال رہی
تھیں چونکہ بارٹلی بھی نوجوان شکیل لئیق ذی فہم مالدار اور ہنوز ناکتخدا تھے یہ بھی
باصرار طلب کئے گئے مگر انکو کیا یہ تو شب و روز اوسی فکر میں رہا کرتے تھے دل کہیں
اور ہی رہتا تھا۔

اس جلسہ میں دو شخص جو بارٹلی کے قریب بیٹھے تھے آپس میں گفتگو کرنے لگے ایک نے اشارہ
کیا [illegible] یہ کمبخت ہماری قدیم جان پہچان مثل مال غیر فروخت شدہ پھر تشریف لائی
[illegible] ہندوستانی لباس و زیورات سے آراستہ و پیراستہ
تھے [illegible] سرخ کمخواب کا [illegible] جامہ [illegible]
[illegible] تاج مرصع رکھے [illegible]
[illegible] ایک ہندوستانی عورت نظر [illegible]
[illegible]
[illegible] جاتا [illegible] سلام کرتا [illegible]
[illegible] کیونکہ ایک نہایت مشہور رقاصہ [illegible]
[illegible] اسوقت [illegible]
حال دیکھا انکو بارٹلی تو دیکھتا رہتا تھا۔

تک بارٹلی نے بیتاب ہو کر ان لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے خداوری
یہ تو بیگم لوگ ہیں۔

نے جواب دیا۔ کیا خوب [illegible] ملک میں ہے [illegible] ہو گئے رہی ملکہ
اصفہان شکوہ ہیں [illegible] کے ایک رئیس کی بیٹی ہیں پانڈیچری میں آکر
فرانسیسی جنگی افسر [illegible] کے ساتھ شادی کی خدا معلوم یہ شخص فرانسیسی تھا
[illegible] کا باشندہ پانڈیچری کی فتح کے بعد یہ میاں بی بی۔۔
[illegible] تمام تھا کہ دفعتاً ڈاکٹر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس
کی طرف دیکھنے لگے تب اس شخص نے کہا ڈاکٹر صاحب آپ کیا غضب کرتے ہیں

ذرا ہوش مین آئیے۔ آپ اسوقت ہین کہان۔ ایک ذری اشارے مین ابھی آپکی گردن
ناپی جائیگی نکال باہر کر دیے جائیگا مگر ہارٹلی نے خاک نہ سنا اپنی کرسی سے اوٹھکر دیوانہ
وار ملکہ کی طرف لپکا۔ ان لوگون نے اپنے دلمین کہا خدا خیر کرے کیا ڈاکٹر صاحب
کے حواس کھو گئے ہین یا پاگل ہو گئے ہین۔

فی الحقیقت اسوقت ہارٹلی اپنے ہوش وحواس مین نہ تھا جسوقت وہ لوگ اس عورت کا
حال بیان کر رہے تھے ہارٹلی کی نگاہ اوسطرف لگی ہوئی تھی کیونکہ ایک اسکو کچھ صورت
نظر پڑی جب اسکے قریب آیا مین بیٹھی ہوئی تھی آنکھہ پڑتے ہی پہچان لیا کہ یہ تو وہی
وہ بیچیرا رشک قمر ہے جسکے بدولت مین جلا وطن ہوا یعنی مس ہنی ڈاکٹر ڈلپ تھا کی صاحبزادی
جس رشک یوسف آفت روزگار کا مین ایام طفولیت سے بہزار جان خریدار رہا۔ مگر
یہ حیرت تھی کہ یا الٰہی کہان انگلستان کہان ہندوستان کجا وہ ملک عفت وعصمت کجا یہ تو
صحبت یہ بیان کیونکر آئی اس خیال سے جوش مین آگرا اپنی کرسی سے اوٹھا کہ دریافت کرنا چاہیے
یہ کیا معاملا ہے اس محفل مین کیونکر جگہ پائی کیسے [illegible] آئی جب قریب پہونچا اسکا ماتھا
ٹھنکا کہ یہ تو در حقیقت وہی ہے مگر اسوقت جان بوجھکر انجان بنی مجھسے بات تک نہین کرتی بجز
پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے ہو مگر ہونٹون پر انگلی رکھے تھی اشارہ کیا کہ اسوقت چپ چاپ
کچھ نہ کہو۔ ہارٹلی یہ اشارہ سمجھ گیا اپنی عجلت سے نہایت نادم ہوا اب آگے بڑھنے کی جرات
نہ پیچھے ہٹنے کی طاقت۔ حیران تھا وہین مثل تصویر کھڑا رہگیا اتنے مین اس ملکہ نے چین
بہ جبین ہوکر زبان انگریزی مین کہا آپ تو خوب بےتحاشہ یہان چلے آئے بولتے کیون
نہین جی۔ آپ کے منہہ مین زبان ہے یا کوئی چرا لیگیا۔

ہارٹلی۔ ازراہ بندہ نوازی میری گستاخی معاف فرمایئے مجھسے اسوقت نہایت غلطی ہوئی
آپکے ہمراہیون مین ایک شخص کو دیکھکر مجھکو اپنے ایک پرانے دوست کا شک ہوا مین یہ
سمجھا کہ شاید وہی ہو۔

ملکہ۔ لوگ تمھارا نام ہارٹلی بتلاتے ہین لیکن مین تمکو مطلق نہین پہچانتی نہ وہ شخص
جسکو دیکھکر تمکو اپنے دوست کا دھوکا گذرا تھا تمکو پہچانتا ہے۔

ہارٹلی۔ بے شک۔ آپ کا فرمانا بجا ہے مجھکو آپکی خدمت مین نیاز حاصل نہین ہے
مگر وہ جو آپ کے پہلو مین۔

اتنے مین مس منی نے پھر اپنے لب پر انگلی رکھکر اشارہ کیا۔ یعنی للہ اسوقت چپ رہو اپنی
پہچان نہ نکالو۔ ناحق پانی مین آگ نہ لگاؤ۔ یہ عالم بارٹلی نے دیکھکر پھر بات بنائی۔ اوس
ناتمام جملہ کو اوسطرح پر تمام کرکے عذر تقصیر کیا آداب بجا لایا اور الٹے پاون پھر کر پھر اپنی
کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ مگر حیران و ششدر۔ سراسیمہ و مضطر منہہ پر ہوائیان اوڑنے لگین دلمین
کہتا تھا کہ یارب یہ کیا غضب ہے مین اسوقت خواب مین ہون یا بیداری مین ؎

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا
بختے نہ کہ با دوست درآویزم من
پاے نہ کہ از میان بگریزم من

لاچار پھر اٹھیں لوگون سے بات چیت کرنے لگا کہ ہان باقی حال بھی کہ سناؤ یہ بتاؤ
کہ یہ ملکہ در حقیقت ہے کون۔
ٹیلر۔ سے کہا یہی ملک سبا سلیمان شکوہ اور کون
بارٹلی۔ بھلا وہ دوسری پری جمال حور تمثال اسکے قریب کون بیٹھی ہے
ٹیلر۔ برابر تو یہین۔ اگر پیچھے کہیے تو بجا ہے۔ آپ کہتے ہین کہ وہ حور تمثال ہے ذرا مین بھی
تو دیکھون کیسی ہے۔ یہ کہکر عینک لگا کر دیکھنے لگا۔ اے یار یہ تو نور کا ٹکڑا نظر آتا ہے بلا کی
حسین ہے غضب کی جوان ہے ہر تیر نظر جگر کے پار ہوتا ہے۔
بارٹلی۔ یہ تو سب کچھ ہے لیکن یہ تو بتلاؤ کہ یہ ہے کون
ٹیلر۔ میری دانست مین یہ ملکہ کی سہیلی ہوگی یا تو وہ اسکو اپنی دلبستگی اور چاپلوسی کے
واسطے لائی ہوگی یا کسی ہندوستانی راجہ کو بطور تحفہ ولایت نذر کریگی بھلا سچ کہو ڈاکٹر
صاحب آپنے کبھی ملکہ ہان فریڈل کا نام نہین سنا۔
بارٹلی۔ آپ جانتے ہین کہ مین مدت سے بیرونجات مین رہتا ہون خاص مدراس مین
رہنے کا اتفاق بہت کم ہوا۔
ٹیلر۔ خیر جانے دیجئے۔ یہ عورت ایک فرانسیسی جنگی افسر کی بی بی تھی مگر اب بیوہ ہے اس کے
شوہر نے کسی قلعہ پر قبضہ کرلیا تھا اس حیلہ سے کہ مین کسی راجہ کیطرف سے قلعہ دار ہون
وہان بیٹھکر فوج بھرتی کرنے لگا قریب تھا کہ ملک پر قابض ہوگیا آخر اختیار سے تحصیل و

وصول کرنے لگا بعد چندے اپنے تئین خود سر مشہور کیا مگر نواب حیدر علی والی میسور جب
یہ خبر پائی فوراً اُس قلعہ پر فوج کشی کی کہتے ہیں کہ اس عورت نے سازش کرکے وہ قلعہ
نواب صاحب کو دلوا دیا - واللہ اعلم یہ خبر صحیح ہے یا غلط مگر اتنا ایسی ہی مشہور ہے [illegible]
اسکے شوہر کی [illegible] قلعہ کی فصیل پر [illegible] یہ بھی مشہور ہے کہ جب سے نواب حیدر علی
سے نوکری تنخواہ کی [illegible] اور [illegible] بہت شہرت
ہے چونکہ وہ حیدر علی کی نہایت [illegible]
اسکو ملکہ سبا کہتے ہیں جب تک اسکا [illegible] جب [illegible]
سیر کو چلی جاتی ہے [illegible] نہیں ہوتا یہاں کے لوگ سب اسکے مداح ہیں
تعظیم و تکریم کرتے ہیں گو باطن [illegible] جانتے ہیں کہ کبھی [illegible] نواب صاحب نے اس سے
کچھ روپیہ بھی قرض لیا ہے اسلئے یہ نواب صاحب سے نہیں بگاڑتی سوائے اسکے جتنے منہ اتنی
ہی باتیں لوگ اسکے چال چلن کی نسبت عجب عجب حاشیے چڑھاتے ہیں۔

ہارٹلی - یہ تو خوب قصہ آپنے سنایا - گو میں نہایت متردد ہوا کہ یا الٰہی سچ ہی کیونکہ یہاں اُنکی
آمد اسکے تجربہ میں نہیں اتنے میں ایک میجر صاحب آگئے اور ڈاکٹر صاحب انکو سب کیفیت
اچھی طرح معلوم ہیں یہی باقی حال مجھسے سنئے یعنی آپ کا قدیم دوست مسٹر [illegible]
یار جنگ [illegible] کی [illegible] صحبت نہیں اس عورت کا بڑا دوست ہے اور اسکی فوج کا افسر ہے
اسنے چند عرصہ تک نواب صاحب کی فوج میں بھی کام کیا مگر ایسی [illegible]
سے ظہور میں آئیں [illegible] ان سے [illegible]
جنگ میں گرفتار ہوگئے تھے وہ اسی کے سپرد کئے گئے اسنے [illegible] نہایت بدسلوکی
سے پیش آتا تھا میں بھی انہیں قیدیوں میں تھا اسکی باتیں یاد کرکے دل میں نفرت پیدا
ہوتی ہے۔

ہارٹلی - بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اس عورت کو بھی [illegible] کچھ [illegible]

میجر صاحب - افواہ تو ایسی ہی ہے کسی نے انکی تعریف میں کہا ہے

ازل سے یہ [illegible] ہے
پر اسکو [illegible]

ہارٹلی کو جواب - یارو سننے کی تاب نہ رہی [illegible] افسوس ملنے لگا آتش غضب [illegible] جلنے لگا تھا

س مینی کے حق مین اس عورت کا ساتھ زہر ہلاہل ہی دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی اس عفت شعا
یشہ ناموس ننگ شکستم سے کیونکر محفوظ رہتا ہی - بھاگنے کا راستہ سوچنے لگا اسی ادھیڑ
مین تھا کہ ایک شخص نے آکر اسکی پیٹھ پر آہستہ سے ہاتھ رکھا اسنے پیچھے پھر کر
یکھا اسنے ایک پرچہ کاغذ اسکے ہاتھ مین دیا اور رخصت ہوا اس پرچہ پر یہ الفاظ
لکھے تھے -

ن گیسے - مکان کرنیل رام سنگھ کی کوٹھی محلہ بلیک ٹون - دوسری جانب پرچہ پر دو
رف یہ لکھے تھے - وقت صبح آٹھ بجے -

لو پڑھتے ہی بارٹلی کی باچھین کھل گئین نہایت خوش ہوا کہ یہ صرف ملاقات کی اجازت
نہین ہی بلکہ وقت معینہ پر طلبی ہی بعد مدت اُس نازنین مہجبین کی صورت خلوت مین دل
کے خوب دیکھونگا اُس آتشین رخسار سے آنکھین سینکونگا اس سرخیل خوبان جہان
سرچشم سے خدمت کرونگا زہے طالع زہے بخت

کا فراوہی خوب جانتا ہی جسنے راہ عشق مین سر دیا ہو جان جگر یہ سودا مول لیا ہو - یہ
خیال آیا کہ اگر درحقیقت اوسکو کسی نوع کا خطرہ ہے جسکا سردست مجھکو اشتباہ قوی
واسکو کسی اور علاج کا یا محافظ کی ضرورت ہوگی مین خود کافی ہون تاہم یہ خیال دل مین
ہنے سے ہا تھا کہ کسی شخص سے اسکا حال دریافت کرنا چاہیے کہ اسکے اہل محفل آج
کون کون لوگ ہین اور درحقیقت کیسے ہین جن شخصون سے پہلے سوال کیا تھا اُن کا بیان
ل اعتبار نہ پایا اونھون نے واہی تباہی اور بے ڈھنگ جو جی مین آیا کہدیا خدا جانے
ٹھی یا صحیح ہو - ایک احمق دوسرا خبطی انکی گفتگو کا اعتبار کیا اسی خیال مین تھا کہ اتنے مین
اور ڈاکٹر صاحب تشریف لائے انسے اور بارٹلی سے کسیقدر تعارف بھی تھا یہ
نہایت سلیم الطبع اور ذی علم مشہور تھے بلکہ نائب اور رائے صائب رکھتے تھے
دیکھکر بارٹلی نہایت خوش ہوا کہ اب مطلب براری ہوگی یعنی عقدہ حل ہوگا معمولی سلام
کے بعد دو ایک ادھر ادھر کی باتین ہوئین گھوم پھرا کر بارٹلی نکتہ برسر مطلب
ملکہ کا ذکر چھیڑا اور دریافت کیا کہ اسٹریل صاحب آپکو تو خوب معلوم ہوگا براہ عنایت
مجھکو آگاہ کیجیے یہ بتلائیے کہ یہ عورت کس قماش کی ہی کچھ رنگین مزاج ہی یا یونہین
یل صاحب نے ہنس کر جواب دیا کہ آپ ناحق ہمسے کیون اڑتے ہین ہم تم سب ہندوستان

مین آئے ہین تو اسی غرض سے۔ وطن چھوڑا ہی تو اسی مطلب سے۔ رنگین طبع کون نہین اگر اس
ملکہ نے کیا تو کیا برا کیا۔

ہارٹلی۔ مجھکو اُسکی وضع اور لباس سے اول ہی معلوم ہوگیا تھا کہ کجا یہ عورت کی ذات
کجا یہ سپاہیانہ حرکات۔

اسمٰعیل۔ جس عورت نے فوج کی افسری کی کیا وہ عورت ہی بنی رہی یقین مانیے کہ اگر
یہ چاہے تو بڑے امیر کبیر کے ساتھ شادی ہو سکتی ہی ہزارہا خواہان ہین۔

ہارٹلی۔ مین نے یہ بھی سنا ہی کہ اسنے اپنے شوہر کا قلعہ دشمنون سے سازش کر کے نواب
حیدر علی کے حوالہ کر دیا۔ توبہ۔ عورت اور شوہر کے ساتھ یہ سلوک

اسمٰعیل۔ یہ مدراس کی غپ ہی ورنہ اصلیت یہ ہی کہ اپنے شوہر کے قتل کے بعد اسنے
مدت تک قلعہ کی نگہبانی کی آخرکار جب صلح ہوگئی تب اسنے غنیم کے لوگون کو اندر آنے دیا
نواب حیدر علی اپنے تئین حاتم دوران و نوشیروان زمان سمجھتے ہین اگر خدانخواستہ کچھ بھی معاملہ
نوعدیگر ہوتا تو اسکا عروج نواب صاحب کے دربار مین ہرگز نہوتا۔

ہارٹلی۔ ہان صاحب آپ سچ فرماتے ہین مین نے بھی سنا ہی کہ اُسے اور نواب صاحب سے دوستی ہی۔

اسمٰعیل۔ یہ بھی بازاری لوگون کا فقرہ ہے حق ناحق کی تہمت ہی نواب حیدر علی بڑا متعصب
مسلمان ہی نہایت دین دار پابند صوم و صلوٰۃ مشہور ہی عیسائی عورت سے ہرگز بیباک
زیادہ نہین ہو سکتا اگر در اصل وہان کچھ کالا ہوتا تو بیگم صاحب اس رتبہ کو ہرگز نہ
پہنچتین اور بازاری لوگون کی تو کچھ نہین پوچھنا غضب اور آدمی کیا آپ نے نہین سنا کہ حیدر [illegible]
شناس اور اس عورت بیچاری کی نسبت بھی ایسی ہی خبر مشہور ہی ان سے تو انسان
لاچار ہے۔

ہارٹلی نے چونک کر کہا کہ کیا یہ خبر بھی غلط ہی۔

اسمٰعیل۔ جی ہان غلط نہین تو کیا صحیح بھی ہی ہان البتہ اول سے ایک دوسرے کا
روشناس تھا آپ جانتے دونون ایک ملک کے رہنے والے ہندوستان مین آکر ملاقات
ہوئی کسی قدر ربط ضبط زیادہ ہوگیا باقی بازاری لوگون کی بناوٹ ہی مین نے سنا ہی کہ آپ
اور چرچ سے کچھ شکر رنجی ہوگئی ہی مگر مجھکو یقین ہی کہ آپ یہ خبر سنکر نہایت خوش ہونگے
کہ اب انگریزی سرکار سے بیگم کی صفائی ہوا چاہتی ہی۔

ہارٹلی - سچ

اسٹیل - جی ہان - وہ وہی تو معاملہ تھا یاآدم کے وقت کا جھگڑا اگرنیل صاحب کا قتل کرتا
باتکل کچھ فریب نہ تھی کیونکہ یہ بھی نہیں ہوا اور فی الحقیقت اگرچہ اس سے خطاء عظیم سرزد
نہوئی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی ہو کہ ... قصہ کچھ بے وجہ نہ تھا

ہارٹلی - خیر وہ معاملہ جانے دیجئے یہ بھی معقول ہے مگر یہ ڈر کا مفروضہ ہو کہ جب حیدر علی کے بیٹے
کی نوکری کرنا ہو اور قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آنا ان سب باتون پر بھی کیا پانی پھیر
جائیگا۔

اسٹیل صاحب - بیشک میں آپ کو اپنا دوست قلبی جانکر ایک پوشیدہ بات بتاتا ہون مگر
کسی اور سے نہ کہیگا - سچ پوچھو تو نواب حیدر علی کا وارث سلطنت یا ٹیپو سلطان کے لشکر مین رہنا
بہ نسبت انگریزی فوج میں رہنے کے زیادہ بہتر ہو وہان وہ اور بھی ترقی کرے گا - آپ جو تم کیا جانو
دونوں کھاتے میں جو قیدیوں کی بدسلوکی کے بارہ مین جو آپ نے فرمایا وہ بھی حق بجانب
اسکے ہو اسکی مطلق خطا نہین نواب صاحب نے اس خدمت کیواسطے اسکو مجبور کیا تھا اگر
عدول حکمی کرتا تو بیچارہ جان سے ہاتھ دھوتا کیونکہ نواب صاحب کا حکم ہے کہ جو حکم عدولی
کرے فوراً توپ دم کیا جاوے پھر بھلا وہ کیا کرتا اسنے خود مجھسے کہا اور مجھے یقین بھی ہے
کہ اسنے اس خدمت کو خصوصاً اسوجہ سے پسند کیا تھا گو ظاہر مین ہندوستانی لوگون
کے سامنے وہ ہم لوگون پر نہایت ناراض ہوتا تھا بدزبانی سے پیش آتا تھا مگر باطن مین
اعانت کرتا تھا بعض ناواقف تو مطلق نہین سمجھتے تھے ناحق کالیان دیتے اور لعنت ملامت
کرتے تھے اور وہ تھا ایسے لوگونکو سلوتیا تھا ... ہے کہ لیکن کسی نوع کا شک
پیدا ہو اگر آپکو یقین نہ ہو تو اور لوگون سے دریافت کریجیے وہ بھی میرے کلام کی تائید کرینگے
انگریزی قیدی لوگ خوش ہیں وہ اسکی بہت مدد کرتا ہے ... امید قوی ہے کہ ہم عنقریب
اسکی عنایات کا شکریہ مدراس میں پہونچکر ادا کرینگے - یہ سب باتین اپنے دل مین رکھئیگا
کسی سے نہ کہئیگا - بیشک عرض - خدا حافظ

یہ عجیب خبر سنکے ہارٹلی کو اب بھی وہم پیدا ہوا ... انکے پاس بیگم صاحب کے
قریب لیجاتا تھا اور حالات دریافت کرنے لگا ... وہ کل لوگون کے نام
جو اسنے ... کہتا ہے مگر ہارٹلی نے اپنے محبوب مطلوب کا نام نہ سنا پھر اسنے

دریافت کیا کہ خوب اور کچھ [illegible] اور عورت [illegible] کے جنکے نام آپنے لئے آپ کے جہاز
میں آئی ہیں [illegible] صاحب [illegible] کہا - ہاں ہاں [illegible] اور نوجوان نہایت حسین
[illegible] وہ نہایت [illegible] نیک سیرت لڑکی ہے
[illegible] کے واسطے آئی ہو - خوب ہی اگر یہ
[illegible] سکے -

[illegible] سے بھی [illegible] خوشی [illegible] خیال کیا [illegible]
کسی سے [illegible] جب تک خود [illegible] -

دوسرے روز وقت [illegible] مکان پر پہنچتے پہنچتے پہونچی [illegible]
[illegible] مکان [illegible] ٹریول کیواسطے خالی کردیا تھا - اسی کو بھی
[illegible] بیگم صاحب اپنے لڑکی [illegible] شاگرد پیشہ کے [illegible] نے [illegible] کو اند -
[illegible] اطلاع کیواسطے [illegible] ایک باغ نہایت نفیس
[illegible] قسم کے خوشبودار پھولونکے درخت [illegible] ایک حوض مصفا فوارہ سے پانی اچھل
[illegible] دوسری جانب سنگ مرمر کے حوض [illegible] وہان جاکر بیٹھا [illegible]
گذشتہ باتونکا دھیان آگیا [illegible] سے [illegible] ایام طالب علمی کا سارا
سین آنکھونکے روبرو آگیا - آتش [illegible] عشق [illegible] بظاہر ہنوز دبی
ہوئی [illegible] سر بلند ہوا -

تھوڑی دیر کے بعد [illegible] معلوم ہوئی [illegible] دیکھا کہ بیگم ہان ٹریول
[illegible] تشریف لائی ہیں [illegible] سے کہا کہ آپ [illegible] تشریف لائے [illegible] مطلب ہے
[illegible] تحفہ میں آپکی زبان [illegible]

[illegible] بہت [illegible] ہوکر [illegible] خدمت میں [illegible] سے جوکہ آپکے
[illegible] ولایت میں مجھکو آپکی خدمت میں [illegible] حاصل [illegible]
بھی خدمت کیواسطے آیا ہون -

بیگم - مین آپکی نہایت [illegible] ہوئی مگر مس گرے آج مکان میں [illegible] دن روز کے
واسطے [illegible] گئے ہیں آپ [illegible] مطلب [illegible] کہتے جاتے ہیں کہدونگی
[illegible] معاف - وہ [illegible] مس گرے خود تشریف لائے ہیں -

مس بنی کو آتے دیکھکر بیگم صاحب نے فرمایا۔ پیاری یہ کیا کیا تم سیر کو نہیں گئیں جیسا کہ مین ابھی
اس شخص سے کہہ رہی تھی۔ خیر نہ سہی۔ یہ صاحب بظاہر نہایت شریف اور بھلے آدمی معلوم
ہوتے ہین کہ تم لوگونکی خیر و عافیت دریافت کرنیکو یہانتک دوڑے آئے مگر یہان فضل
ایزدی سے کسی شخص کو کسی قسم کی شکایت نہین ہے بیماری وغیرہ کا نام نہین آپ ان سے
مزاج پرسی کرکے انکو رخصت کیجئے۔

مس گرے۔ نہین بیگم صاحب۔ اگر آپکی اجازت ہو تو تخلیہ مین دو چار باتین کرنا
چاہتی ہون۔

بیگم صاحب۔ ایں! یہ تخلیہ چہ معنی دارد۔ ہرگز نہین میں کبھی اجازت نہ دونگی غضب خدا
کا۔ نوجوان مرد اور حسین عورت مین تخلیہ مین گفتگو۔ بھلا کون پسند کریگا جو سنیگا کیا
کہے گا نہین نہین ہرگز نہین ہو سکتا خصوصا میرے مکان مین۔

مس گرے نے نہایت بھولے پن سے کہا خیر آپکے مکان مین نہ سہی باہر سہی۔ آئیے
مرٹلی صاحب ہم اور آپ باغ مین چلین اور بیگم صاحب اگر آپکے ملک کا یہی دستور ہے
تو آپ دور سے بنظر غور دیکھتی رہیے یہ کہکر ایک کھڑکی کی راہ سے باغ مین چلی گئی۔ بیگم
صاحب اوسکی سنجیدہ مزاجی دیکھکر منہ تاکتی رہگئین آخرکار ناراض ہو کر اندر تشریف لیگئین
مرٹلی یہ عالم یہ قرینہ یہ گفتگو یہ جرات دیکھکر نہایت حیران ہوا میرا اس ملک مین انا ہوا یہانکی
رسومات کی پابندی لازم ہے تاہم یہ تو مجھسے نہین ہوسکتا کہ اپنے قدیم ہوا خواہ کی بات چیت
سے خوش نکرون بشرطیکہ اسکو گوارا نہو۔

مرٹلی۔ مین بہرحال خوش ہون۔ کسی حالت مین تمکو دیکھون گو آجکی ملاقات ایک عجیب قسم
کی ملاقات ہے میرے تو ہوش اوڑ گئے کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ اب یہ کہئیے آپکے والد ماجد تو
بخیریت ہین۔

سنکر مس گرے نے رومال انکھون پر رکھا آنسو ڈبڈبا آئے کہنے لگی وہ تو جنت مین آرام
کرتے ہین جب سے تم لوگ انکو چھوڑکر چلے آئے انکی کمر ٹوٹ گئی تنہا رہگئے ایک تو ضعیفی کا
عالم دوسرے بے یار و مددگار۔ دن رات کی محنت مشقت برداشت نہوسکی چند روز تک
بیمار رہے آخر بیچارے آپ جانتے ہین وہان کوئی حکیم تھا نہ کوئی طبیب تھا خود ہی مریض

خود ہی معالج نہ جان بحق تسلیم ہوئے ہارٹلی صاحب مین دیکھتی ہون کہ آپ کو بہت صدمہ ہوا
بیشک جتنا رنج کرو بجا ہے وہ تمکو اپنی جان سے زیادہ چاہتے تھے اور فرزند کیطرح مانتے تھے
ہارٹلی - افسوس صد افسوس - گو مین کہنا نہین چاہتا ہون مگر کیا کرون — ع

عے ترا و چہ کنم انچہ درون دل ست

افسوس کیون وہ شخص ایسی بلا مین گرفتار ہوتا کیون تمہاری ہوتی کاش تم اسکا کہنا مانتین
مگر تم کیون —

مس گرے نے قطع کلام کرکے کہا - آپ یہ سوال عبث کرتے ہین - آپ جانتے ہین ع

پیش آتا ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہے

کاتب تقدیر کی تحریر کو کون مٹا سکتا ہے مشیت ایزدی مین کسکو چارہ ہے بہرحال ہونی تھی ہوئی
ہوا وہ ایسی باتونکے یاد کرنے سے بجز رنج اور کیا حاصل ہے - سنیئے ہارٹلی صاحب - اگر مین
ایسا بھی کر گزرتی اور [illegible] کے ساتھ شادی کرنا قبول کرتی تو تم ہی انصاف کرو کہ یہ بیجا ہوتا
یا بیجا دل تو دوسری جانب لگا تھا قول و فعل یکسان نہوتے یہ تو باعث ہوتی کہ ایک کو سائی
دوسرے کو بدحالی —

ہارٹلی - خیر باشد - مگر مس یہ تو بتلاؤ - للہ معاف کرنا - وہی بے تکلفی کا پیارا نام اتبک
زبان پر آجاتا ہے زمانہ گزشتہ کی رہ رہ کر یاد دلاتا ہے - ہان مس گرے تم یہان آئین کیونکر
اس بیگم کا اور تمہارا ساتھ کیونکر ہوگا —

مس گرے - یہ نہ پوچھو - ناگفتہ بہ - میری امید تھی یہ ویسی عورت نہین ہے تاہم اس کام کے
واسطے جو مین نے سوچا ہے مجھکو واجب نہین کہ کسیکی رسم و رسم غیر ملک کے چال چلن پر اعتراض
کرون یا برا کہون جو جیسا ہے ویسا کرے اتنی غنیمت ہے کہ وہ میرے حال پر مہربان ہے اور نہ
مین تو عنقریب ——————

اتنا کہکر کچھ لجا گئی آنکھ نیچی کرکے کہا عنقریب دوسرے شخص کی حفاظت مین رہونگی —
ہارٹلی (ذرا گھبرائی ہوئی زبان سے) رچرڈ مٹلاس کی حفاظت مین ؟

مس گرے - اس سوال کا جواب مین نہ دونگی آپ خود عقلمند ہین سمجھ لینگے مگر انکے
مذہب مین تو خلاف بیانی حرام ہے بنا کر بات کہنا یا غلط کہنا تو جانتی ہی نہین جسپر اعتقاد
کیا کیا - بے شک آپکا قیاس صحیح ہے —

اتنا کہکر پھر آنکھیں نیچی کرلیں شرم و حجاب سے رخسار و نگار رنگ سُرخ ہو گیا - ہاں میں
اپنے پرانے رفیق کے ساتھ شادی کرنیکے ارادہ سے آئی ہوں —

مارٹلی - اسی سے تو میں ڈرتا تھا - یہی خوف میرے دل میں تھا —

مس گرے - خوف کس بات کا - میں تو تمکو ہمیشہ سے نیک نہاد و خدا پرست جانتی ہوں
تھا - اور کا پرانا جھگڑا تو مدت ہوئی کہ رفع ہو گیا - مجھے یقین تھا کہ تم ایسے شکوک اور انتقام
کو اپنے دل میں راہ نہ دوگے —

مارٹلی - انتقام کا خیال! یہ تو میرے دل میں کبھی آیا ہی نہیں - اگر آیا بھی تو جہاں تم ہو
وہاں انتقام کا نام کہاں - تمہارے واسطے تو آنکھیں فرش راہ ہیں —

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مگر اس دلکو کیا کروں - رہ رہکر یہی خیال آتا ہے یہی درد ہر دم دل دکھاتا ہے تمہاری تکلیف
کیونکر ان آنکھوں سے دیکھی جائیگی - بھلا جس شخص پر تم جی دیے بیٹھی ہو جسپر تم اپنی خوشیاں
ساری عمر کی عیش و آرام منحصر رکھی ہے اسکا کچھ حال بھی معلوم ہے کہ اب وہ بے نشان اور کیا
کرتا ہے —

مس گرے - میں یہ دونوں باتیں آپ سے زیادہ جانتی ہوں مسٹر رچرڈ ولمس نے بیشک
بڑی غلطی کی تھی - اور اسکی سزا بھی خوب پائی مگر میرا دل اس حالت میں بھی وہی رہا - وہی محبت
وہی الفت قائم رہی اُسکے مصائب دیکھکر ہرگز خفہ نہ ہوئی - دنیا کی طمع پر ہرگز آنکھ
نہ اوٹھائی اوسکی تصویر ہر دم آنکھوں میں پھرتی رہی علاوہ بریں شاید آپنے سُنا
نہیں کہ اب وہ پھر اپنے وطن اور ہموطنوں میں شامل ہوا چاہتا ہے —

مارٹلی - جی ہاں میں نے سنا ہے یہ حال مجھکو معلوم ہے لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کیونکر وہ ایسا
کر سکیگا تاوقتیکہ وہ اپنے [illegible] سے [illegible] کرے اور اگر ایسا کیا تو شاید [illegible]
اسکی نسبت جو اتنک [illegible] ہے اس سے زیادہ [illegible] اور [illegible] اختیار ہوجائیگا - [illegible]
نے اپنے عاشق کی نسبت تہمت سنکر نہایت [illegible] ہوکر کہا - شکر ہے [illegible]
[illegible] گفتگو نہیں سنتا ورنہ معلوم [illegible] کیا کرتا [illegible]
[illegible] لگا [illegible] میں نہیں جانتی ہوں کہ [illegible] تم [illegible] کا جھگڑا زیادہ [illegible]

[illegible] حتی الوسع اسکو کم کردن - حضور اس میں معاف صاف اسوقت اب تک لکھتی ہون - آپکا خیال [illegible] کی جانب محض بیجا ہے میرا حق بد گمانی ہے - آپ مفت الزام لگاتے ہین -
یہ کلمات مسٹر گرے نے نہایت ملائمت سے کہے حتی المقدور اپنی ناراضی کو جو انہوں عاشق کی نسبت الزام سنکر پیدا ہوا ہے سے مخفی کیا - بالفعل تو تجھی [illegible] کی تاکید [illegible]
[illegible] -

[illegible] - تمہاری تعریف [illegible] جیسے کہ [illegible] فرشتوں کی طرح [illegible] مگر یہ بھی [illegible] [illegible] آپ اس ناکارہ غلطی کو خوب منظر [illegible] - کھیلا [illegible] [illegible] اس شخص کی نسبت جو ——— اور میں زیادہ [illegible] ہوتا ہے - جو تمہارا منظور نظر ہی آیا وہ اس لائق ہو یا نہیں -
[illegible] - میں نے تمکو صرف اسی غرض سے تنہائی میں طلب کیا کہ سارا احوال تمسے [illegible] گفتگو کا مطلق موقع نہ تھا نہ استعداد ہے تجکو آزادی بھی کر دل کھولکر تمسے گفتگو کرنی میں چاہتی ہون کہ زمانہ گذشتہ کے حالات سے تمکو کسی قدر رنج ضرور ہوگا مگر وہ تھوڑی دیر میں جاتا رہیگا کیونکہ مجکو منظور ہے کہ تم سے میرا قدیم [illegible] واسطے [illegible] بھی ہو لیے ہین - آپنے اول اپنی سادی سرگذشت بعد انتقال والد کے بیان کرتی ہون وہ یہ ہے کہ دنیا کی نظر میں ہم لوگ غریب شمار کیے جاتے تھے مگر [illegible] در حقیقت ہم لوگ غریب نہ تھے - میں جانتی تھی کہ مفلسی کس جانور کا نام ہے بعد انتقال والد کے جب مجکو بوجہ تنہائی ایک دور کی رشتہ دار عورت کے پاس جاکر رہنا پڑا تب آنیوالی کا بھید معلوم ہوا وہ مجکو سوا ضروری اخراجات کے کبھی ایک پیسا بھی نہ دیتی تھی [illegible] اسطرح گذرتے پھیر چرڈ کا ایک خط میرے پاس پہونچا اسنے کیفیت کرنیل صاحب کی لڑائی اور اسکے نتیجے کے تحریر کی جب تک وہ آوارہ وحشت اوباد افواج الوا ع کے مصائب میں گرفتار رہا اسنے کبھی مجھکو یاد نہ کیا مگر جب اسکے دن پھرے اور نواب [illegible] کلاہ [illegible] قدر شناس یعنی حیدر علی بیگ صاحب بہادر کے پاس پہونچکر [illegible] [illegible] ہوا اسکو موقع ملا اور امید قوی ہوئی کہ بوجہ توسل نواب صاحب اپنی سرکار انگریزی کے ساتھ [illegible] سلوک کرکے اسکو کچھ فائدہ پہونچے کرنیل صاحب [illegible] کی صفائی کیسے اس نواب [illegible] اور انگریزون میں صلح

ہی۔ اسوقت اسنے مجکو یاد کیا طلب کے واسطے خط لکھا کہ الکریم اذا وعدہ وفا۔ الغیاث شرط
ب رفت آپہونچا موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہیے جو دم ساتھ ہے غنیمت ہے اس خط
ساتھ زر کثیر بھی میرے زادراہ کیواسطے بھیجا اور کہا کہ تم لیڈی ڈفرن کے ساتھ
روانہ ہو ہندوستان مین اگر لیڈی بانٹرلیول سے جو کہ نہایت معزز عالی خاندان
ہت ہو تسے ملاقات ہوگی وہ تمکو اول مدراس کے قلعہ مین اوتارینگی وہان سے بآرام
میرے پاس پہونچا دینگے مگر سردست ان معاملات مین میرا نام ظاہر نکرنا اگر کوئی شخص
سے سفر کا باعث بھی دریافت کرے تو کہدینا کہ مین لیڈی بانٹرلیول کی خواصون
نوکری کر انکو جاتی ہون اب اس صورت مین آپ ہی فرمائے کہ مین کرتی تو کیا کرتی والدہ
کی خدمت سے بھی فراغت ہو چکی تھی جتنے اعزا اقربا تھے سبھو نے یہی صلاح
دیر کرنا مناسب نہین فوراً ہندوستان کو روانہ ہو خصوصاً وہ عورت جسکے ہان مین
تھی زیادہ اصرار کرنے لگی کہ موقع اور وقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے فوراً اللہ کا نام لیکر
ہارو تمھارے حق مین اسی مین بہتری ہے اگر نہ جاؤگی یا انکار کروگی تو مجھسے کھانے
کی امید نہ کھو اب تمکو ایک دم بھی مین اپنے پاس رکھنے کی روادار نہین خرچ کے
لئے روپیہ ہمراہی کیواسطے معتبر آدمی مل اب لیں پیش کرنا مرنا باقی ہے فوراً چل دو
کی۔ کمبخت جاہل عورت۔ وہ تمھاری محافظت کرنے کے لائق نہ تھی کہ جسنے تمکو اسکے
کیا تھا تم ایسی دولت بے بہا ایسی جاہلہ کے حوالہ ہو۔ غضب خدا کا۔
مگر ہے۔ ایک بات میری تعریف کے لائق ہے وہ بھی سن لو یقین ہے کہ تم سنکر
برا نہ کہوگے بلکہ تعریف کروگے یعنی مین انکی وصل کی امید دم دہاگے مین ہرگز نہ آتی
وقتہ خاک نہ مانتی لیکن میرا تو خود یہ عالم تھا کہ

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

سے کہ دوسر فدا تھی ایام مفارقت مین اسکا نام لیکر جیتی تھی ہمیشہ وفا مین ثابت
پختہ ضمیر ہو ہیکہ جسنے وعدہ کر چکی تھی کہ سواے تیرے دوسرے کے ساتھ شادی
والدہ سے تیج ہو کہ اوسکی محبت میرے سینہ مین اسقدر بھری تھی کہ آج تک دوسرے
خیال دل مین نہ سمایا اور شکر ہے کہ آجتک اپنی چاہ کا نباہ بخوبی کردیا آئندہ

دیکھنا چاہیے۔ شاید تم اسبات کو پسند کرتے کہ وہ خود ولایت جاکر مجھکو لے آتا ۔
ہارٹلی۔ اب بھی مین عرض کرتا ہون کہ جسقدر آپکا مزاج اور اونکی طرف منصفانہ ہی اسیقدر
اپنی طرف بھی بہ نظر انصاف دیکھیے جب اپنے رفیق کے نسبت یہ انصاف ہی تو اپنا
بھی خیال فرمایئے۔ خفا نہ ہوجیے [illegible] جو کچھ مین اسوقت کہتا گیا ہون ۔ مجھکو
اس عورت یعنی بیگم [illegible] سے [illegible] نہین بلکہ کچھ فتور معلوم ہوتا ہی بوجہ [illegible]
اکثر ہندوستانی [illegible] سے [illegible] ملاقات ہوئی ہی [illegible] مستورات کے معالجہ کے واسطے
بھی جانا ہوتا ہے اپنے تجربے سے مجھکو معلوم ہوا کہ خطۂ ہندوستان مین بڑھکر کوئی اور قوم
زیادہ مسافر نواز نہین بلکہ مہمان نواز [illegible] غریب الوطنون کی دستگیری انکا
شیوہ ہی علاوہ بریں جو شخص [illegible] اخلاق دیکھیگا گذشتہ صفات ایامون کی گردش [illegible]
[illegible] کرینگا [illegible] وہان [illegible] ایسے
[illegible] جب تمہاری خوشی ہوا [illegible] کے ساتھ شادی [illegible]
چاہیے [illegible] میری جانب کچھ اشتباہ نہوگا [illegible]
جاکر رہوگی اور مین [illegible] تمہاری خواہش مین [illegible]
[illegible] مقام پر راضی ہو کسی ہندوستانی شریف آدمی نیک چال چلن کے مکان پر [illegible]
اس صحبت سے دست کش ہو جسوقت شادی ہو جاوے اپنی شوہر کے ساتھ [illegible]
مین مدراس چلا جاونگا اور جب تک کوئی ضرورت اشد پیش نہ آئیگی واپس نہ آونگا
مس گرے۔ نا صاحب یہ تو ممکن نہین۔ ہارٹلی فی الحقیقت تمنے نہایت عمدہ [illegible]
دوستانہ صلاح دی مگر مجھکو کب گوارا ہی کہ تمکو تکلیف دیکر خود آرام کرون [illegible]
شادی کرون اور تم شہر بدر ہو . . . . خیر ایک بات مجھکو بتا دو آیا تمکو خدا [illegible]
وجہ سے بیگم مجھسی نوجوان عورت کے ساتھ رہنے کے لائق نہین ہے۔
ہارٹلی۔ خود تو مجھکو اسکا تجربہ مطلق نہین اپنی آنکھ سے کچھ نہین دیکھا البتہ [illegible]
خبرین متوحش اکثر سنی۔ اسکا چال چلن بہت مشتبہ ہی اور صرف ایک [illegible] سا شک
مس گرے۔ [illegible] اسکے حق مین کچھ مضر نہین ہوسکتا علاوہ بریں وہ شخص [illegible]
مین نے اپنا وطن چھوڑا اتنی مصیبت اوٹھائی خود میرے واسطے ہر [illegible]
لوگونکے اشتباہ سنے کیا ہوسکتا ہی۔ [illegible]

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

وہ تم خود اسبات سے مقر ہو کہ اسکے چال چلن کے نسبت لوگ شک کرتے ہیں تو حرف
و بشر لیاست تصور کرنا نادانی سے بعید ہے سوا اسکے جس شخص نے مجھکو اسکی سپرد کیا ہو
اسنے بھی تو کچھ سمجھ لیا ہوگا وہ جانتا ہوگا میں اسکو دریافت کرونگی اچھا تو اگر وہ عورت
ایسی ہی ہے جیسا تمنے کہا تو وہ شوہر بھی کیا ہوئے

رنجلی یہ سنکر سن ہوگیا سر جھکا لیا حیرت کی حالت میں ہ بولیں کہا تھا وہ کیا ہو
بجز میں سوچ رہی ہوں کیا آپ نہ جانتی ہیں کہ یہ خیالات وہیں یہ تو بالکل نہ لایا کسی
سے کو ناگوار ہوگا۔

تب مس گرے نے کہا کہ رنجلی صاحب بہت دیر ہوئی۔ خدا حافظ۔

سنکر رنجلی بے اختیار اُس نازنین کے پاس گر پڑا اسکا دست نازک اپنے ہاتھ میں لیکر
بوسہ دیا اور کہنے لگا کہ اے راحت جان حزین بس یہی خدا تمکو خوش رکھے ہر ایک بات
قابل تحریر ہو۔ اگر کبھی ضرورت ہو کسی امر میں مدد درکار ہو تو مجھ احقر ناچیز کو بیاد فرمانا
مجھکو یاد کرنا اگر جان تک کام آئیگی تو رنجلی کو دریغ نہ ہوگا بعد تسلیم خدمت کو حاضر ہوں
اور ایک پرچہ پر اپنا پتہ و نشان لکھ کر اسکے حوالہ کیا اور رخصت ہوا دالان میں پہونچا تھا
بیگم صاحبہ کے ہاں رونق افروز ہیں انکا تہیہ تھا مگر وقت سے اسکی طرف دیکھا مگر مصلحتاً سلام
نا منظور فرمایا کہا اب آپ جاتے ہیں خیر خدا حافظ ایک شخص ہندوستانی ملازم سیاہ فام بھی انکے
اخفا اسوقت کمرے میں موجود تھا وہ بھی لپٹکر رخصت ہوا۔

رنجلی تیز قدم برق دم وہاں سے چلا مگر دل میں سوچتا جاتا تھا کہ ضرور کوئی نہ کوئی چال
بازی سے کھیلا گیا ہے جب کہ تعالیٰ ہی خدا ہی خیر کرے یہ بھی خیال کرتا تھا کہ خدا جانے
انکے کھیلے کیا نوبت ہوا اس بیچاری کے پاس کوئی ذریعہ بھی حفاظت کا نہیں ہے مجھ ذات
رہ گیا کہ نہ کوئی یار ہے نہ غمگسار تنہا گیا مگر پھر میری مدد وہاں پہونچیگی یا نہیں دیکھئے
پھر کیا ہوتا ہے

ادھر مس گرے کے دروازہ سے باہر چلا گیا دوسرے دروازے سے مس گرے اندر گئی
ایک خالی کمرے میں تنہا بیٹھکر تامل کیساتھ سوچنے لگی پھر دیر تک دل جلتی رہی اسکو

نہایت عزیز اور رفیق وفادار سمجھتی تھی مگر بیگم صاحب اور اسکے خادمین کی طرف سے نہ سواے
بندہ پرور دلپذیر شاہی تھا ایکدم بھی ان لوگوں کی صحبت مین رہنا اسکو گوارا تھا مگر ظاہر سے
سوا اس کی کوئی مضبوط بنیاد نہ پائی تھی بجز اسکے کہ اسکا چال چلن اور مردانہ مزاجی نہایت
ناگوار تھی۔

اس عرصہ مین بیگم صاحب اپنے خدمتگار کے ہمراہ اس مکان مین تشریف لیگئین جسمین تھوڑی
دیر پیشتر ہارٹلی اور مس گرے بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے کمرے مین جاکر دونو مین غیبت
ہونے لگی اور اس گفتگو سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ دونون مس گرے اور ہارٹلی کی گفتگو کھڑکی
مین کھڑے ہوے سن رہے تھے

بیگم۔ ارے صادق۔ دنیا ہنوز احمقون سے خالی نہین ہے۔
صادق نے ناک بھون چڑھاکر روکھی صورت بناکر کہا۔ اجی بیگم صاحب احمق تو در کنار
بدمعاش حیلہ ساز۔ فریبی۔ دغاباز ویسے بھی کہیئے
بیگم۔ یہ نازنین انگلستان کی پری بلکہ بہشت کی حور ہے۔
صادق۔ اور مین نے ہندوستان مین دیو نیان بھی دیکھی ہین۔
بیگم۔ یہ شخص کیا نام ہے اسکا۔ ہارٹلی۔ بظاہر شیطان معلوم ہوتا ہے ضرور کچھ فریب
برپا کریگا اسکو ہوگا وہ کیا۔ بھلا یہ یہان کیون آیا۔ مطلب اسکا۔ مجکو ایسے آدمیونکا
آنا جانا پسند نہین۔ اسکو کیا غرض کہ وہ کسیکے پاس ہو کوئی اسکا ہمدم و ہمراز ہو۔ کوئی
کوئی اسکو لیجائے دل مین آتا ہے کہ ابھی یہان سے واقف ہون کہ ٹھاٹ طے کرون اپنے وطن پہنچاؤن
صادق۔ اور میرے دلکی بات جو پوچھو تو یہ ہے کہ مین یہان سے جانا نہین چاہتا تھا مگر
فرنگی کو ان کہے سنئے بیگم صاحب مین تمھاری حیلہ سازی اور دغابازی سے تنگ آگیا ہون
اس ملک خصائل پری شمائل کو دیکھیے اور اپنی روباہ بازی اور حیلہ پردازی پر غور کیجیے
جوانی پر بھروسا کرتے اسکے ساتھ دغابازی کرنا آئین انسانیت سے بعید مروتی کے خلاف ہے
میرے دل مین خود اس سے نفرت پیدا ہوئی ہے کہ مین کیا کر رہا ہون اب بھی بہتر ہے کہ آپ اپنی
راہ لیجیے اور بندہ اپنا چلتا دھندا دیکھے آج سے میرا آپکی ملاقات ترک سب امور
بلکہ قلم موقوف۔
بیگم۔ آمین ثم آمین۔ جوا ہینگو کہے۔ موذی بوکھ ترا جی جہان چاہے وہان جا مگر یہ

عورت یہان رہیگی وہ کہین نہین جا سکتی۔

صادق۔ اور یہان تیرے ساتھ رہیگی۔ ہرگز نہین۔ کبھی نہین یاد رکھ کہ اسوقت وہ انگریزی دار الحکومت مین ہے انکے آئین و قوانین اسکی حفاظت کے لیے کافی ہین یہان تیرا کچھ بس نہ چلیگا اگر ذرا اُف بھی زبان سے نکالی تو اسکا مزا چکھے گی۔

بیگم۔ جی ہان۔ آپ بجا فرماتے ہین مگر فرق یہ ہے کہ آپکی حفاظت کون کریگا۔ اگر مین ایک ذرا بھی اشارہ کر دون تو لوگ تمکو حکم دین کہ ابھی ہتھکڑیان کس کر مشکین باندھ لو اور گورنر صاحب کو خبر کر دو کہ وہی نابکار ہے جو خود لباس و غنا شعار ہو کر قتل اور مفرور ہو کر جرمونکا مرتکب ہو چکا ہے اپنے ہموطنون کے ساتھ غداری کا مجرم ہے اسوقت رام سنگھ سوداگر کے مکان مین موجود ہے اور میرے ملازمون مین بھرتی ہوا ہے تو سوچیے کہ آپ کا کیا حال ہوگا۔ جسوقت بیگم صاحب یہ سب باتین کہہ رہی تھین چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا اور ہاتھون سے چھپنا غدات سے سر جھکائے چپ چاپ سن رہا تھا پھر بیگم نے کہا۔ تمہین ہون بے غلام ابن غلام کہا ہے تیرا کیا حال ہوگا کون تیری حفاظت کریگا لیکن بہر حال بہتر یہی ہے کہ جیسے تو اسوقت میرے نوکرون کی صورت مین ہے میری اطاعت قبول کر دیگر ملازمون کے گروہ مین بسر کر ورنہ ابھی تجھے پیش کر دیا جائیگا ہوگا اور ہتھکڑی سپاہیون کے اور بیڑی۔ یاد رکھ وہ سپاہیون کی مار پیٹ کہ چھٹی کا دودھ یاد آئیگا۔ نمک حرامون اور قاتلون اور خونی مجرمون کو پھانسی ملتی ہے پاجی تو بھول گیا کہ کس مصیبت سے مین نے تجھکو نکالا اس زندان بلا سے تجھکو مخلصی دلائی اپنی مال و متاع مین تجھکو شریک کیا یار بنایا یہ سب بھول گیا۔ پہلے تو تجھکو اس زرد رو سادہ لوح بے عقل عورت کی صورت کبھی بھولے سے بھی یاد نہ آتی تھی احسانات کے عوض مین اسکو تیرے حوالہ کیا افسوس مین نے ناحق تجھے کمبخت نمک حرام احسان فراموش کیواسطے اپنی عزت و حرمت برباد کی تجھسے دل لگایا اور اپنے تئین ناحق بیٹھے بٹھائے رسوا کیا۔

صادق۔ ارے کمبخت چپ رہ بھلا تو اب تجھے ولین پہلے کس نے آگ لگائی تھی تصویر دکھا کر کسنے ولایت کی سوجھائی تھی یہ جعل کسنے پھیلایا یہ منصوبہ کسنے بتایا تو کسنے

بیگم۔ لے بیٹے عیب کرون اور تہرے پایہ۔ ایسے کامون مین عقل خرچ کی ہے تجھے بیوقوف کا کام نہین ہے تیرا کام صرف یہ بتانا تھا تدبیر و تسخیر کیواسطے اور ہی شخص درکار تھا

تو ہی نے اس عورت کو شادی کے بہانے یہان بلوایا۔ تجھسا بے غیرت و دغاکا پتلا۔ بجیا بے وفا شاید اقلیم مین ہوگا۔

صادق۔ لیغی رچرڈ۔ او مغرور چپ رہ۔ زیادہ قصہ بڑھا تجھکو اسوقت عورت جانکر چھوڑتا ہون۔

بیگم۔ اے تو عورت جانکر مجھکو چھوڑتا ہے۔ کیون بے ملعون او عورت جانکر تیری مردانگی ہے کہان۔ تو ایک عورت کی ذرسی زبان ہلانے سے ایک ذرا سی بات کہدینے سے ایسا کانپتا ہے جیسے قصائی سے گائے۔ جلاد سے خونی او سن مین عورت البتہ ہون لیکن ع

اگرچہ زخم زن سیر نیستم

زکار جہان بے خبر نیستم

یہ دیکھہ بہادری کا آثار یعنی خنجر خونخوار میری کمر سے لگا ہے تیری جوانمردی اور طاقت بہادری اور جرات سب میرے روبرو ہیچ ہے مین عورت ضرور ہون مگر وہ عورت جسنے اسقدر خون کئے ہین اتنے گلے حلال کئے ہین کہ تو نے شکار مین ہرن اور بارہ سنگھے بھی نہ مارے ہونگے بھلا تجھسے لونڈے کی کیا طاقت جو مجھسے آنکھہ ملا سکے یا میرے مقابلہ کی تاب لا سکے۔ ایک چھوٹا سا دو کام دغابازی کے تجھسے ہوا ہے۔ اپنے عفو جرائم کی خاطر دینے ہاتھ ہمارے عنونہ مجھ کو چھوٹے نواب کے حوالہ کیا اور چھوٹے نواب کو انگریزون کے ہاتھہ مین پھنسا کے پیش ... مگر میرا تو کچھہ نہین کرسکتا مین تیری بہادری کا شکار نہونگی۔ اب تیرے خزانہ کو تو ہاتھہ نہ لگا سکیگا۔ نہ اب میری فوج تیری مدد کو جاویگی۔

صادق۔ بیشک تم بڑی حسین ہو مگر بیرحم بھی ہو اسمین کچھہ شک نہین کہ مجھکو اس بدنصیب عورت کے حال زار پر رحم آتا ہے بیشک مین جانتا ہون کہ حتی الامکان اسکو بچاؤن لیکن یہ مجھسے نہوگا کہ کسی حال مین مین اپنی پیاری نورجہان کو چھوڑون اپنی موتی محل سے منھہ موڑون۔

بیگم۔ یہ صرف تیری بناوٹ ہے ایک جھوٹی بات اسوقت تو مجھکو دیدے یعنی اس عورت کو تو میری راے پر چھوڑتا ہے یا نہین رچرڈ نے کانپتے ہوے کہا کیون اس عورت کو بھی اپنی پہلی سوت کی طرح زندہ در گور کرنا۔

بیگم۔ اے احمق ایسا ہرگز نہوگا وہ چھوٹے نواب کا مطبوعہ محل ہوگی اور بھلا اسے زیادہ

ذرا سی مجرم کے حق مین کیا بہتری کرسکتا ہو۔

رچرڈ نے شرمندہ ہوکر کہا۔ مین اوسپر کسیطرح کی زبردستی نکرونگا خواہ کسی کام کرنے پر مجبور نکرونگا۔

بیگم۔ حسب دستور مستورات ایک ہفتہ کی مہلت اسکو دیجاویگی کہ وہ خوب سمجھکر اسکا جواب دے کہ آیا وہ چھوٹے لولک کا محل ہونا پسند کرتی ہی یا نہین۔

رچرڈ۔ مگر اس ایک ہفتہ ختم ہونے کے پیشتر ہی کچھ۔۔۔۔۔

بیگم۔ ایک ہفتہ ختم ہونے سے پیشتر کیا ہوگا۔

رچرڈ۔ کچھ نہین۔ کچھ بڑی بات نہین ہی۔ خیر اب مین اس عورت کو آپکے حوالہ کرتا ہون جو آپکے دلمین آئے وہ کیجیے۔

بیگم۔ ہان اب تم راہ پر آئے یہی تو مین چاہتی تھی۔ اسوقت جاؤ نوکرون کو حکم دو کہ تیار ہوجائین آج چاند نکلتے ہم یہان سے کوچ کرینگے۔

رچرڈ۔ بہت خوب۔ آپکے ارشاد کی تعمیل ابھی ہوتی ہی یہ کہکر کمرے کے باہر چلا گیا جب تک وہ دروازے کے باہر نہوا بیگم صاحب کی آنکھ دروازے پر لگی رہی جب رچرڈ دور نکل گیا اپنے دلمین کہنے لگی۔ واہ رچرڈ انگلیز۔ واہ رے حرامزدے جیسی تونے اپنی محبت مین جیسی دغا کی ویسی ہی تو ٹیپو سلطان کے ساتھ تمام سلطنت مین دغا کریگا۔ تھوڑی دیر کے بعد بیگم صاحب نے پکارکر آواز دی کوئی حاضر ہی۔ مین ابھی چند خط لکھتی ہون انکو کسی معتبر شخص فلان فلان مقام پر پہونچادے۔ مگر روانگی کی کسی کو کانون کان خبر نہونے پاوے اس بدذات عورت نے میرے محل ہونیکا ارادہ کیا ہی میری سوت بننے کا شوق چرایا ہی اسکا معاوضہ اسکو بخوبی دونگی اس بیہودگی کا مزا چکھاؤنگی۔

ادہر بیگم صاحب اپنی معصوم صنفت محض بے خبر ہمسر سے انتقام کی ٹھان رہی تھین ادہر وہ عاشق دغا شعار اپنی مخلصی کے ذریعے سوچ رہا تھا۔ شام تک خاموش بیٹھا رہا جب رات ہوئی اپنا بھیس بدلا کوٹ پتلون ڈانٹ کر انگریزونکی قلعہ کی راہ لی دلمین کہتا تھا کہ ابھی وقت ہی ٹیپو سلطان کے ہاتھ سے اسکو بچالونگا ایسے زمین و آسمان کے قلابے ملاؤنگا وہ جھانسا دونگا کہ فوراً لڑائی چھڑ جائیگی پھر ان باتون کی یاد کہان رہیگی وہان تو دن رات توپون کی آوازین سنینگے یا معشوقہ کو بغل مین لیکر بیٹھینگے یہ خبر تھی اپنے جال مین خود ہی پھنس جائیگا

چارہ کو ہاتھ تک نہ لگانے پائیگا - غرضکہ یہ منصوبے گانٹھتا ہوا ایلا فیکا قلعہ تک پہونچا
دروازے پر سنتری نے کہا حکم دو - کون ہو - کہاں جاؤگے - کیا کام ہے - رچرڈ کے پاس پروانہ
تھا فوراً ہاتھ سے نکالکر سنتری کو دکھایا اس نے کچھ تعرض نہ کیا - رچرڈ اندر جاکر پریزیڈنٹ
کونسل کے مکان کی طرف گیا - ایک کھڑکی کی زنجیر کھڑکانے لگا - ایک خدمتگار نے آکر دروازہ
کھولا اور رچرڈ کو اندر لے گیا - پریزیڈنٹ کونسل ایک ہی فیلسوف آدمی تھے جو ہمیشہ مفسد
دغا بازی کی ٹوہ میں مشاق رہا کرتے تھے - انکو آتا دیکھتے ہی سمجھے کہ ضرور اس سے انہیں
کسی منفعت کی خبر ملیگی - [illegible] - وہ خدمتگار رچرڈ کو ایک چور سیڑھی کی راہ
سے پایان باغ پریزیڈنٹ کے داروغہ - قطع امورات کے مختار - دغابازی میں مشاق کا
کے پاس لیگیا - انکی داروغہ صاحب کی ذریعہ سے پریزیڈنٹ صاحب اکثر مفسد لوگون سے کام
لیا کرتے تھے - اور ادھر ادھر پیغام بھیجا کرتے تھے

بہرحال اس بدکردار فاحش رچرڈ کے حق میں یہ خیال کرنا بیجا نہ ہوگا بعید از انصاف نہیں
ہے کیونکہ اگر وہ کسی انگریز کے ذریعہ سے یہ کام سرانجام کرتا تو بحیثیت رچرڈ اسکے قدمون پر
سر رکھتا عفو جرائم کا مستدعی ہوتا ٹیپو سلطان کو جو دولت بے بہا شرطیہ ملا اقبال کی
تھی وہ [illegible] بے کم وکاست بیان کرتا انکی اولوالعزمی سے [illegible] جس [illegible] کی
[illegible] سے [illegible] ہوتا [illegible] علیحدہ ہوے اسکو باہر ہرگز نہ جانے
دیتا مگر [illegible] میں [illegible] ایک [illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible] یہ خیال آئے تو ممکن ہے [illegible] شریف کی غرض یہ
[illegible] کی [illegible] علامت [illegible] کی [illegible] ہوتی ہیں وہون
اپنی منفعت [illegible] غریب کی تکلیف [illegible] آبرو [illegible] عورتون کی عفت
وعصمت کا [illegible] کیا کہ تم [illegible] سے کس وسیلے کس حکمت سے ٹیپو سلطان کی
عنایت اپنے حال پر حاصل کروگے کس چالاکی سے اسکو پھنسا لوگے جب کہا تب یہی
کہا کہ [illegible] سب [illegible] چلے [illegible] اگر [illegible] باقی نہیں ہے [illegible] بات
[illegible] یہ [illegible] دیا [illegible] آقا سے دغا بازی کا ذریعہ بنایا تو [illegible]
[illegible] ہو جائیگا [illegible] جانتا ہون اور یہ [illegible] شہود [illegible]

[illegible] حملے [illegible] کو لوٹتے [illegible] انگریزوں [illegible] تعاقب کر کے [illegible] جنھوں نے ٹیپو سلطان کی
دنیا کا [illegible] مقرر کیا [illegible] نظام [illegible] برباد [illegible] ترکہ [illegible]
[illegible] ایک انگریز [illegible] کے سپرد کر دیگا۔

[illegible] جوانی [illegible] عالم شباب [illegible] عیش و عشرت [illegible]
[illegible] اسلیے [illegible] سمجھا [illegible]
[illegible]
[illegible] ہو جاتی ہیں [illegible]
[illegible] شوق [illegible]
[illegible] کا خط [illegible] الشیاطین [illegible] نواب [illegible] ٹیپو سلطان [illegible]
[illegible]
[illegible] کا ہی [illegible]
[illegible] گا۔

پاسبان [illegible] خوب سوچ [illegible]
[illegible] انگریز [illegible] تو خود [illegible] مقابلہ کر سکتے
[illegible] سامنے [illegible]
[illegible] عجب [illegible]
[illegible] سرحد [illegible] اشارہ [illegible]
[illegible] نام [illegible]
[illegible] لڑیگا اور انگریزی فوج تو ایک بہت
[illegible] کم ہو جائیگی۔ [illegible] انگریز [illegible] کی فوج سرحد کی طرف بڑھ جاے
[illegible] والنت میں کیا نقصان ہوگا۔

پاسبان [illegible] بیشک کیوں نہیں کچھ نقصان ہوگا نواب حیدر علی [illegible]
[illegible] سب کچھ دنیا قبول کیا ہے [illegible]
بہتر ہے [illegible] ٹیپو سلطان کا خزانہ [illegible] ہے۔

[illegible] خزانہ [illegible] محلات اور [illegible] سب [illegible]

[illegible]

مطلق خیال نہ کیا ۔ اس غریب الوطن مبتلائے رنج و محن کی جان پر کیا آفت آ گئی ۔ ایک دفعہ ذرا خیال آیا تو یہ کہکر دل کو سمجھا لیا کہ ہان البتہ اسکو ہفتہ عشرہ ٹیپو کے واسطے تکلیف ضرور ہوگی ۔ ٹیپو سلطان کے محل میں مقید رہنا ہوگا لیکن زنان [illegible] تھوڑا ہوگا ۔ مجھ سے اسنے اس عرصے میں بس یہی سے ملاقات کرنا منا سب ہوا نا صورت [illegible] کیہاں [illegible] کبھی تو مخلص کے حیلہ سے ۔ علاوہ بریں اس [illegible] بڑھ جانا زیادہ آنا جانا بیگم کے دل میں شک پیدا کرے گا سو یہی خواہ [illegible] اور اسوقت اگر بیگم نے ذرا بھی تیور بدلے تو سب بنا بنایا کھیل خاک میں ملجائیگا ساری محنت رائیگا جائیگی اس سبب سے اور بھی زیادہ رنجیدہ ہوگیا ۔ ٹیپو سلطان کا لشکر سرحد بنگلور میں تھا وہان تک پہونچتے پہونچتے بیگم صاحب کی خوشامد کرتا رہا بخوبی راضی کر لیا حیدر کا خوف بالکل جاتا رہا خوب راز و نیاز کی باتیں بناتا رہا خوب ہی بڑھ گئی کہ اب کیا ہے مار لیا ہے کہان جاتا ہی اب پانچون گھی میں ہیں ٹیپو کا خزانہ سب آپ ہی کا ہی

معلوم ہوتا ہو کہ اس حاسد جفا کار بیگم نے بس یہی کہ بہت دنون تک پس و پیش میں رکھنا نہ چاہا بلکہ بہت جلد موقع پاکر ایک روز سب حال بتا دیا کہ تم یہاں کس غرض سے طلب کی گئی ہو کسلیے ہم آغوشی کے واسطے بلائی گئی ہو اس بیچاری کا حال نہ پوچھو کہ یہ سنکر کیا کیا صدمہ اسکے دل پر گذرا ہاتھ پھول گئے کچھ نہ سوجھتا تھا کہ کیا کرون نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن نہ وہان کوئی یار غمگسار ۔ آخر کار نہایت مایوس ہوکر ایک رقعہ مارٹلی کے نام لکھا اور رام سنگ کو تاکے ایک ملازم کو بہ منت و سماجت کچھ دیکر راضی کیا کہ اسکو [illegible] صاحب کے پاس جیسے بنے ویسے پہونچادو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رقعہ ۔ آہ کا خوف بچا تھا اس [illegible] [illegible] ہوں عورت کے بھر کیا وہ مجھکو ٹیپو سلطان کے ہاتھ فروخت [illegible] [illegible] اگر چشم پوشی کروگے ہم آنکھ بند کر لینگے [illegible] ذات کے اور کوئی مددگار نظر نہیں آتا ۔ [illegible]

رقعہ کا پڑھنا تھا کہ مارٹلی سن ہوگیا غضب [illegible] [illegible] قلعہ میں جاکر گورنر صاحب سے کہو [illegible] [illegible] جلد [illegible] اول پاپا زاف سے ملاقات ہوئی اسنے کہا کہ [illegible] میں اسوقت گورنر [illegible]

زود و بامیں ایک نہایت امر نازک میں کرنا چاہتا ہوں براہ مہربانی گورنر صاحب سے میری
اطلاع کر دیجیے مگر جب آپنے سنا [illegible] اسوقت تو ملاقات ہونا مشکل ہے
آپ اور کسی وقت آئیگا یہاں ڈاکٹر صاحب کے تلووں سے لگی تھی یہاں اس وقت بھی
کہاں تاب - یہ ورنہ اصرار اور [illegible] آخر اس نے سے
چلنے لگا عجب عجب رخنہ ڈالتا تھا کہ گورنر صاحب کی ملاقات میں تاخیر ہو بیگم صاحب
سوار ہو جائیں اور دور نکل جائیں بھلا اسکو کیا منظور تھا کہ بیگم صاحب اور اس کے
دوست کے کاموں میں کوئی خلل انداز ہو جب بارٹلی نے کہا کہ ولایتی میم بیگم صاحب کے
لشکر میں مقید ہے اور اسکو خلاف مرضی ملکہ زبردستی میسور کو لیے جاتے ہیں اس کی رہائی
چاہتا ہوں تب داروغہ صاحب نے اول تو کہا کہ یہ بات قابل اعتبار نہیں - دوسرے یہ
واہیات عورتوں کا جھگڑا تم کہاں سے لائے ایسے ایسے معاملات میں دست اندازی کرنا
گورنر صاحب کی شان سے بعید ہے آج وہ عورت ناراض ہے کل راضی ہو جائیگی عورتیں
اسطرح رات دن لڑا کرتی ہیں گھڑی میں دوست گھڑی میں دشمن ہو جاتی ہیں اگر ایسے
معاملات میں دست اندازی کریں تو اسی کے ہو رہیں دربار عدالت کیا چھوڑے چار دن کی
پنچایت ہو گئی - جب بارٹلی نے پھر بھی اصرار کیا تب اسنے کہا کہ اب تو دیر بہت ہو گئی بیگم صاحب
بہت دور نکل گئی ہونگی انکے پیچھے کون دوڑیگا تب تو بارٹلی کو نہایت غصہ معلوم ہوا
بے اختیار جا بیجا جو دل میں آیا بکنے لگا - پاپیارو کو لعنت ملامت کی گورنر صاحب
کو بھی مستثنیٰ نہ کیا - پاپیارو کو خوب موقع ہاتھ آیا انکی گستاخی سے ناخوش ہوا نوکروں سے
کہا کہ ابھی انکی گردن ناپو قلعہ کے باہر نکال دو - پھر بارٹلی سے کہا کہ اگر تم آیندہ پھر ایسی
سخت کلامی کروگے تو تمکو مدراس سے باہر نکلوا دونگا کسی گانون یا پہاڑ پر بھجوا دونگا
جہاں تم بھی گھل گھل کر مرجاؤ گے ساری ڈاکٹری طاق پر رکھی رہیگی -
[illegible] نہایت [illegible] ہو کر چلے یا چند قدم گیا تھا کہ اسٹیل صاحب کو آتے دیکھا خود انکی
[illegible] غریب [illegible] تمام قصہ پاپیارو کی بدسلوکی کا بیان کیا یہ بھی [illegible]
[illegible] گورنر صاحب کی طرف سے نہ تھی بلکہ خود گورنر صاحب جانب
[illegible] بموطن کو ایسے ظالم
ظالم کے پنجہ میں چھوڑ دے -

[illegible] ہم قصہ نہایت سنجیدہ مزاجی سے سنتے رہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ظالم [illegible]
[illegible]

اسمٰعیل۔ اسکے واسطے تو سوائے [illegible] کوئی ذریعہ نہیں [illegible]
آپکی [illegible] نواب حیدر علی خدمت میں [illegible]

بابا علی۔ [illegible] نواب حیدر علی [illegible] اس ظالم [illegible]

اسمٰعیل۔ [illegible]
اپنی عدالت [illegible] اسکا [illegible] انصاف کا [illegible] ہو اور چاہتا ہو کہ لوگ اسکو
نوشیروان [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] بھی [illegible]
اسنے [illegible] مقامات میں [illegible] اکثر مقدمات راست [illegible]
[illegible] رو رعایت نہ کی۔

بابا علی۔ تو [illegible] بھی اب اسکی [illegible] کرتا ہوں۔

اسمٰعیل۔ [illegible] نواب حیدر علی [illegible]
[illegible]
[illegible] اسکے نزدیک بہت آسان [illegible]

بابا علی۔ [illegible] نواب صاحب [illegible]
صاحب [illegible] تو [illegible] پروانہ [illegible]

اسمٰعیل۔ [illegible] پروانہ [illegible]
[illegible] نواب صاحب [illegible] فوراً [illegible] قتل کرو [illegible]
[illegible] نواب [illegible]

مدراس [illegible] بالکل سفید ہو گئے تھے۔

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] آتے تھے۔

[illegible] اور کچھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اپنا [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] کیا

[illegible]

[illegible] کیلئے [illegible]

[illegible] صاحب کے الفاظ کے ہوتے [illegible]

[illegible] یقین ہوسکتا [illegible]

[illegible] کئے ہیں یا نہیں۔

[illegible] انگریزی کے لئے [illegible] ملاقات ہوئی یہ حضرت

نہایت طامع اور رشوت خور تھے جس اہل ولایت یا تاجر کا بیوپار کرنے کا ارادہ ہو

گرم کرتا وہ فوراً اسکو [illegible] جان و مال کی خبرداری [illegible]

[illegible] سے بھی کیونکر انکار کرتے اول تو یہ عمال مدراس میں ایک عرصہ [illegible]

دوسرے کچھ عذر بھی کیا سب عادتیں انکے حال پر مرعی ہوگئیں راستہ کا حال تو پوچھو

ناگفتہ بہ ایک تو سفر موت [illegible] بیوپار کا راستہ۔ خدا کی پناہ - سڑک کا نام نہیں

پہاڑیوں میں چلنا گھاٹیوں کو طے کرنا [illegible] اور ندی نالے پار ہونا پھر راستہ تنگ قدم

قدم پر جنگل رہزنوں سے جان و مال کا خطر تمام جنگل ڈاکوؤں کا گھر خدا خدا کرکے

ہر منزل طے ہوئی ایک روز قریب ایک پہاڑی کی ترائی میں پہونچے معلوم ہوا

کہ اب یہان سے سری نگر باقی کو سڑک ہی اور شہر بھی قریب ہی مگر اس سڑک پر جسکی بہت تعریف
سنی تھی خدا کی مار ایک تنگ راستہ سو جگہ پہاڑون مین خم کھایا ہوا اونچے اونچے
ساکھو کے درختون سے پوشیدہ کہین ایسے بلند کہ آسمان کو پہونچے کہین ایسے پست
تحت الثریٰ کی خبر لائے قصہ کوتاہ اسی سڑک پر مسافر خاموش چلے جاتے تھے اور یہی
یا دل پہ تا چشم پہ خواب سفر سے کبھی واسطہ پڑا تو قدم آگے رکھتا جب آفتاب بالکل غروب ہو گیا
تاریکی شب نے تمام عالم کو گھیر لیا راہ چلنے والون کی اور بھی خرابی آئی ہاتھ کو ہاتھ بھی نہین
سوجھتا تھا ہم کہان جاتے ہین بارش تیز ہو رہی تھی ہمراہیون سے پوچھا کہ یارو چاند
نہ نکلیگا کسی ہندوستانی واقف کار نے کہا آج تو اماوس ہی چاند کا نکلنا نظر نہ آئیگا اب
کیا کرتے ناچار بہ تقدیر آگے چلے ایک گانون سے ایک چوکیدار راہ بتانے کو ساتھ لیا
تھا وہ سب کے آگے اسکے پیچھے ایک سوار ایک ہاتھ مین مشعل دوسرے مین گھوڑے کی باگ
بغل مین بھری ہوئی بندوق چوکیدار کو خوف دکھانے کیلئے کہ کہین بھاگ کر داہین
بائین نہ ہو جائے وہ بھی بندوق کے خوف کے مارے کبھی سیٹی بجاتا کبھی کھنکارتا کبھی
سوا اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا اسکا جواب یہ تھا کہ لوگ کبھی کبھی قزاقون کی لوٹ مار کا خیال کرتے کبھی
ایسا ہو کہین ادھر ادھر کمینگاہ مین شیر چھپا ہو موقع دیکھتا ہو کہ کوئی مسافر پیچھے رہ جاوے اور فورا
اسکو شکار کرے غرضکہ تمام رات اسیطرح گذری صبح ہوئی لوگون کے جان مین جان آئی اہل
اسلام نے ندائے اللہ اکبر اسقدر بلند کی کہ آواز پہاڑون مین گونجنے لگی فجر کی نماز پڑھکر پھر
منزل مقصود کی راہ لی چلتے چلتے پھر تھوڑی دیر مین ایک سنسان بیابان مین پہونچے جہان
کوسون تک آبادی کا نشان نہ تھا تھوڑے فاصلہ پر ایک ویران قلعہ کچھ ٹوٹا پھوٹا بنا ہوا
نظر پڑا [illegible] آپس کی جدال و قتال اور بد انتظامی سے [illegible] ہو گیا تھا آدمی کا نام
[illegible] تھا [illegible] کوئی پرسان نہین زراعت کا [illegible] تمام زمین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لگے دھوپ سے تمازت آفتاب تمام بدن سیاہ [illegible]
گویا شیر کا سر [illegible] سے [illegible] اٹھ کے بیٹھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] وہاں پہونچے [illegible]
[illegible]
[illegible] نے دوسری [illegible]
[illegible]
[illegible] وقت آکے [illegible]
[illegible]
[illegible] شخص کا نام سادھو [illegible]
[illegible] شخص [illegible]
[illegible]
[illegible] شخص [illegible] تب شادی کا [illegible]
[illegible] اقارب بہت [illegible] دھوم دھام سے برات [illegible]
شادی کے بعد نہایت خوشی سے [illegible]
سوار ہو کے پیچھے سادھو سنگھ [illegible] آگے آگے [illegible] برات اس نالے کے
قریب پہونچی دفعتاً ایک ہولناک آواز سنائی دی [illegible] معلوم ہوا کہ کوئی شخص
[illegible] سادھو سنگھ نے آنکھ پھیر کر دیکھا تو دولہا غائب [illegible] جانب جنگل [illegible]
[illegible] بھاگا ہوا جاتا ہے دوسری طرف جنگل کی [illegible]
[illegible] سادھو سنگھ جو اس [illegible]
دم [illegible] کے عالم میں کھڑے رہے [illegible]
[illegible] سب لوگ چونک پڑے [illegible] اپنی اپنی تلواریں میان سے نکال لیے جب
قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سادھو سنگھ اپنے دولہا کی لاش چھاتی سے لگائے بیٹھا ہے

دوسری جانب ایک زخمی شیر قریب المرگ پڑا سسک رہا ہے گردن پر صرف ایک ہی ہاتھ تلوار کا
پڑا تھا جس سے پھر اسکو ہلنے کی تاب نہ رہی سادہو سنگھ نے اول برات کو چلنے سے رخصت
کردیا اور اس لاش کو سنہ سے علیحدہ کرکے پیوند زمین کیا ۔

سیاہ پتھر دل کا چوترا جو آپ دیکھتے ہیں بنایا وہ دن تھا اور آجتک گھڑی کہ سادھو سنگھ
دھونی جمائے جوگیا نہ صورت بنائے اسی لکیر کا فقیر بنا بیٹھا ہے کبھی [illegible] جانکا نام نہ لیا
اسکو عزیز اقربا کھانا لاتے ہیں صرف اسکو ہلاتے مگر اسکے دل پر ایسا صدمہ ہوا تھا کہ جنک اسکو
کسی نے ہنستے نہ دیکھا محل دنیا کی عیش و عشرت اسدن سے خاک میں ملادی ہاں البتہ ایک بات
سے خوش ہوتا ہے اگر کوئی عمدہ عمدہ پھول لاکر اس چوترے پر چڑھاوے ۔

اس قصہ کو سنکر ہالجا کے دل میں اور بھی اضطراب زیادہ ہوا جب [illegible] اس فقیر کی
راہ کہانی سے [illegible] دونوں کو یکساں پایا تھوڑی دیر میں ہر شخص کہنے لگا کہ یارو
اس مقام پر ہولناک جلد چلو یہاں تو دم الجھتا ہے سفیر صاحب تو شیر کا نام سنتے ہی دم دبا کے
بھاگ گئے گویا [illegible] اور ہالجا کو یہ خیال آیا کہ جلد پہونچکر اس بیکس کو نکال لاوے کے پیچھے
[illegible] جب سفیر صاحب کا قافلہ اس قلعہ میں پہونچا تو وہاں بیگم موتی محل کا ایک
چپراسی سے ملاقات ہوئی جسکی زبانی معلوم ہوا کہ بیگم صاحب نہایت تیزی سے سفر کرتے کرتے
[illegible] کو وقت پہونچیں وہاں بیگم صاحب کی فوج خاص انکی آمد کی منتظر تھی فوراً [illegible]
ہوئی اور وہاں سے [illegible] سپاہی محافظت کے واسطے ہمراہ آئے تھے انکی تنخواہ پاکر
رخصت ہوئے یہ بھی دریافت ہوا کہ اب بیگم صاحب آہستہ آہستہ ایک کوچ و مقام کرتی ہوئی
بنگلور تک تشریف لیجاوینگی انکا ارادہ ہے کہ ٹیپو سلطان سے ملاقات کریں اور وہ فی الحال
بنگلور میں نہیں ہیں کسی شہر کو فوج لیکر گئے ہیں جب تک وہ وہاں سے واپس آوینگے
بیگم بھی وہاں پہونچ جاوینگے ۔ یہ حال سنکر ہالجا نے دل کے [illegible] سے پوچھا کہ ابھی خبر
بنگلور [illegible] یہاں سے چالیس کوس پر ہے مگر جب تک بیگم صاحب بنگلور پہونچیں کی
ہم لوگ نواب حیدر علی صاحب کے دربار میں پہونچ جاوینگے اور اپنی عرضداشت پیش کرینگے ایک
امر اور بھی اس چپراسی کی زبانی معلوم ہوا یعنی بیگم صاحب کی فوج کا بخشی انکے ساتھ نہیں
بجائے خدمتگار کی صورت بنائے ہوا ساتھ گیا تھا [illegible] اسنے بھی کایا پلٹ کیا ہے اصلی صورت
بنائی ہے پھر فوج کا انتظام حسب دستور کرتا ہے اور یقین ہے کہ اس [illegible] میں نواب صاحب کے

حضور سے کچھ اور تھوڑی سی ترقی منصب کا عروج حاصل ہوا ایک پالکی بھی بیگم صاحب نے
ساتھ بھیجی جسکی نہایت نگرانی ہوتی تھی اسکے قریب کوئی جانے نہیں پاتا لوگ کہتے ہین کہ
اسکے اندر ایک عورت تھی بہت نہایت حسین غضب کی نازنین جسکو بیگم صاحب ولایت سے بھیجی سلطان
کی نذر کے واسطے لائی تھین غرضکہ ہم لوگون نے سنا ہے اس سفارت کی رپورٹ مین کوئی دقیقہ
اٹھا نہ رکھا تھا اب صرف اتنا باقی رہگیا تھا کہ دیکھیے ہارٹلی صاحب کی محنت مشقت قبول
ہوتی ہے یا نہین جب سفیر صاحب کا لشکر سری نگرپٹن مین پہونچا ہارٹلی صاحب سوائے
اپنے مطلب کی جستجو کے اور فکر کہان تھی نہ شہر دیکھنے کی خواہش نہ عمارت کی دید کی ہوس
لال باغ کی سیر کون کرتا انکے تکوون سے لگی ہوئی تھی اور ہری سبز باغ دکھائی دیتا تھا غرض
مین داخل ہوتے ہی نوکرون سے کہا تم یہان ٹھہرو مین ایک کام کو جاتا ہون یہ کہکر
بلو کھلائے ہوئے جامع مسجد پہونچے اس خیال سے کہ ایسے معروف و مشہور معتبر مقام
پر مبارک الحاجی سے ضرور ملاقات ہوگی خدا خدا کرکے در مسجد تک پہونچے اندر جانیکی تاب
نہ تھی اہل اسلام فرنگی کی صورت دیکھتے آگ ہوجاتے تھے فوراً جان سے مار ڈالتے خوب سمجھے
ہوئے باہر ہی کھڑے رہے دروازے کے اندر قدم نہ رکھا اتنے مین ایک شخص مولویانہ
صورت اندر سے باہر نکلا ہارٹلی نے اس سے دریافت کیا کہ جناب مولوی صاحب مبارک
الحاجی صاحب یہان تشریف رکھتے ہین یا نہین مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہین لیکن
اسوقت تلاوت قرآن مجید کررہے ہین تلمیذان باسعادت مریدان با ارادت کو درس
دے رہے ہین ایسے وقت مین مخل ہونا غیر ممکن ہے ہماری تو مجال نہین کہ اسوقت
ان سے جا کر کچھ عرض کرین ہارٹلی نے مولوی صاحب کی بہت منت و سماجت کی کچھ
نذر بھی کیا اور کہا کہ للہ آپ میری غریب الوطنی پر رحم کرین مین بہت مسافت طے کرکے
ان سے ملاقات کے واسطے آیا ہون جسطرح ممکن ہو یہ پرچہ انکے پاس پہونچا دیجیے
مین آپکا نہایت ممنون ہونگا۔ ہارٹلی نے صرف اپنا نام اور اسکا مقام جہان فروکش
تھا لکھا تھا ع بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند۔ مولوی صاحب نامہ لیکر چلے گئے اور تھوڑی دیر مین
پھر آئے اور کہنے لگے کہ اسوقت حاجی صاحب مراقبہ مین تھے انھون نے پرچہ [illegible]
[illegible] اور مین نے تم سے اول ہی کہا تھا کہ یہ وقت نامہ پیام کا نہین [illegible]
صاحب کسی کی نہ سنین گے ہارٹلی صاحب کے دلکو صبر کہان تھا پھر مولوی صاحب سے کہا کہ آپ [illegible]

مہربانی اور غریب نوازی آستانہ عالی پر کہتے بھیجے کہ فلاں شخص آپکی قدمبوسی کو آیا ہے یہ سنکر وہ
بہت جھلائے۔ کہ ادبے کافر لڑکے کمبخت کہا گیا ہے تو نے تمیں سمجھا کیا ہے تیری اور تیری
قوم کی کیا حقیقت ہے کہ حاجی صاحب کی ریاضت میں خلل ڈالے تجھسے کافر کی خاطر وہ اپنے
ایسے متبرک اور مقدس کام سے دست بردار ہونگے اور تیرا پیغام سنینگے چل دور ہو
اپنا راستہ لے۔

بارٹلی کو نہایت غصہ آیا لیکن آیا کسہ ہرچہ باد آباد دروازے کے اندر قدم رکھے اور حاجی
صاحب سے خود ملاقات کیجیے کہ اتنے میں ایک شخص نحیف صورت لانبی داڑھی سبز عمامہ باندھے
آیا اور بارٹلی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا کہ آپ فرنگی ہیں میں عرصہ تک تلنگوں میں رہا
ہوں انگریزوں کا نمک خوار ہوں آپ یہاں ٹھہریے میں اندر جاتا ہوں آپکا پیغام حاجی صاحب
سے کہدونگا یہ کہکر وہ اندر چلا گیا چند لمحہ کے بعد واپس آیا اور یہ معما حاجی صاحب کی طرف سے
کہا یعنی حاجی صاحب نے فرمایا ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب کے دید کا شائق ہو اسکو صبح تک جاگنا
چاہیے یہ سنکر بارٹلی نہایت افسردہ خاطر ہوا چاروناچار وہاں سے واپس چلا ولیکن کہنے لگا کہ یہ
ہندوستانیوں کے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہیں صرف اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں اب کوئی
اور ذریعہ نواب حیدر علی سے ملاقات کا پیدا کرنا چاہیے ابھی تک تو حاجی صاحب کی ذات سے
امید قوی تھی وہ سب کافور ہوگئی یہ ارادہ بھی پورا نہیں رہا کیونکہ وکیل صاحب کی
زبانی معلوم ہوا کہ نواب صاحب کسی مہم عظیم پر تشریف لیگئے ہیں شاید دو تین روز تک واپس
آئیں بلکہ بذریعہ دیوان صاحب کہلا بھیجا ہے کہ اگر پیغام سفارت ضروری ہو تو
ٹیپو سلطان سے کہدینا میں بھی جس کام کیواسطے آیا تھا وہ بھی خوش اسلوبی سے ہوتا
نہیں اسکا بارٹلی کو اب رہی سہی امید بھی جاتی رہی ہاتھ پانوں پھول گئے جسطرف دیکھا بجز
مایوسی اور کچھ نظر نہ آیا۔

لگا سے گھٹنے کھٹری ہے نامرادی
تمنائے دلی نکلے کدھر سے

نواب صاحب سے ملاقات کا کوئی وسیلہ نہ پایا اہل دربار سے بھی ملاقات کی مگر جب اپنا
مطلب بیان کیا تب وہ لوگ چونک پڑے کانوں پر ہاتھ رکھا کہ بابا ہم اس کام میں ہرگز
دخل نہ دینگے جان بوجھ کر اپنی جان پر آفت نہ لائینگے۔

خلاف رائے سلطان رائے جستن
بخون خویش باشد دست شستن

ہم لوگ تو اوہی ہیں کہ

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

ظاہر تو آپ نہایت عقلمند اور فہیم آدمی معلوم ہوتے ہیں مگر درحقیقت دیوانے ہیں کہ ایسا خیال محال آپکے دل میں سمایا ہے نواب صاحب کے دیوان نے اور بھی نقش جمادی کہ اگر آپکو اپنی جان کی امان منظور ہے تو اسیوقت یہاں سے رفوچکر ہوجائیے سلطان کے برخلاف اپنی زبان سے کلمہ نہ نکالو اگر اُسکے کان میں ذرا بھی بھنک پڑگئی تو فوراً آپکا سر کٹوا ڈالیگا اور زندہ درگور کردیگا۔ اتنے میں مغرب کی اذان کا وقت ہوا ہر ایک مسجد سے ندائے اللہ اکبر بلند ہوئی اہل اسلام مسجدوں کی طرف چلے مگر ایک حبشی غلام جسکا دس سولہ برس کا سن نہایت سیہ فام ہارٹلی کے روبرو آکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مرشد کامل ولی اللہ بارک الحاجی نے فرمایا ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب دیکھنا چاہتا ہے اسکو جانب مشرق جانا چاہیے یہی فقرہ دو دفعہ نہایت صاف صاف لہجے سے کہا اور چلدیا ہارٹلی بھی اپنے ڈیرے سے اُٹھکر اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا

جھٹ پٹے وقت ہارٹلی اس حبشی غلام کے ساتھ سڑک سے چلا تھوڑی ہی دور جاکر اُنکو تاریکی نے گھیر لیا کوچہ میں روشنی کا نام نہ تھا اسقدر تاریکی تھی کہ اگر وہ حبشی غلام سفید کپڑے نہ پہنے ہوتا تو ہارٹلی کو اسکا پتہ بھی نہ ملتا مگر یہ تاریکی ہارٹلی کے حق میں اکسیر ہوگئی کسی نے بھی نہ دیکھا کہ کون ہے اور کہاں جاتا ہے گورا ہے یا کالا اگر دن ہوتا تو فرنگی کی صورت اور کوٹ پتلون دیکھکر ہزاروں تماشائی جمع ہوجاتے کیونکہ اس زمانہ میں سری نگر پاٹن میں انگریز شاذ ہی آتے تھے وہ حبشی غلام ہارٹلی کو نہایت تنگ اور پیچدار گلیوں میں ہوکر لیگیا چلتے چلتے ایک مکان کی کھڑکی پر جاکر کھڑا ہوا اور دروازہ کو کھٹکھٹایا ایک نے آکر زنجیر کھولی وہ حبشی تو فوراً اندر داخل ہوا مگر ہارٹلی نے جیوں ہی چاہا کہ قدم اندر رکھے فوراً ایک حبشی دیو صورت کشیدہ قامت نے شمشیر برہنہ اسکے سر پر چلائی اگر ہارٹلی فوراً قدم پیچھے نہ ہٹالے تو کام تمام ہوگیا تھا ایک ہی وار میں وارا نیارا ہو جاتا مگر اس حبشی کے

حبشی نے اسکو نہایت چالاکی و چستی سے اپنی جرب دستی اوسکی تلوار پر رکھدی وہ حرف تھی کہدیے پھر وہ
پالکی سے ... اٹھکر چلا گیا دیکھا تو سامنے ایک نہایت وسیع باغ فرحناک ہرے بھرے درخت
... نہایت ... پانی سے لبریز کنارے کے خوشبودار گلاب ... درخت جنکی
... معطر تھا ایک ... بلبل ہزار داستان نغمہ سرا دوسرے قمری کی حق سرہ کی
... اوسکا عکس پڑ کر عجب لطف دکھاتا تھا اونچے
اونچے میناروں سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کوئی مقام عبادت کا یا کوئی مقدس جگہ ہے۔
بارٹلی جلد جلد قدم اوٹھاتے اس حبشی کے ساتھ چلا جاتا تھا جاتے جاتے وہ لڑکا
ایک چھوٹے حجرے کے دروازے پر کھڑا ہوا اور بارٹلی سے اشارہ کیا کہ تم اندر جاؤ۔
بارٹلی اندر گیا دیکھا کہ ایک پیرمرد سفید ریش سن رسیدہ جہاں دیدہ خضر صورت نورانی
چہرہ سفید جبہ پہنے بوریا بچھائے مصلے میں اسکے قریب حاجی بارک اللہ بھی دوزانو بیٹھے ہیں
حاجی بارک نے ایک علیحدہ دری پر بیٹھنے کو اشارہ کیا بارٹلی بھی تسلیم بجالایا اور مودب دوزانو
ہوکر بیٹھ گیا بہت دیر تک خاموشی رہی کوئی کسی سے نہ بولا کسی نے کسی سے بات نہ کی
بارٹلی اس ملک کے قواعد سے خوب آگاہ تھا جانتا تھا کہ ایسے مقاموں میں خلوت نکرنا چاہیے
جبتک پوچھا نہ ہو زبان نہ ہلانا چاہیے آخرکار حاجی بارک نے کہا کہ اے یار عزیز جبتک حاجی
بارک بساط پر تھا اسکے اختیار میں تھا ... کہتا تھا جو جی
مین آتا تھا کرتا تھا مگر یہاں اختیار بدست حضرت ہے میرا کچھ اختیار نہیں یہاں مرشد کی رضا کے
ارشاد واجب الانقیاد پر دل و جان فدا جو کچھ یہ فرمادیں وہ بجا۔
بارٹلی نے یہ عجز و انکسار دیکھکر اپنے دل میں کہا خوب ایک نشہ دوسرا جہان اسکے پیر مرشد
موجود مین تو انکو کون پوچھتا ہوگا مدراس غیر ملک تھا وہاں خوب لن ترانی باتیں کرتے
تھے ... کرتے تھے کہ جو کچھ میں ہوں دوسرا نہیں نواب صاحب جو کہونگا
وہی کرینگے اب قلعی کھل گئی معلوم ہوا وہ سب حضرت کی عنایت تھی۔
بارٹلی نے دست بستہ ہوکر مرشد سے بطور مختصر اپنا حال بیان کیا اور اعانت کا مستدعی ہو
کر ... لگا۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

ایک شخص کی بغداد سے آپکے پاس فریاد لایا ہوں برائے خدا [illegible] بڑے کو اپنے دو کلمہ سفارش [illegible] سلطان کو اس [illegible]

مرشد [illegible] خاموش [illegible] کامل [illegible] [illegible] باپ [illegible] صاحب [illegible] [illegible] فراز کرنے سے [illegible]

حاجی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت [illegible] [illegible] [illegible] دو [illegible] کیا [illegible] حضرت نے جواب دیا کہ [illegible] حقیقت نہیں کہ اگر چڑیاں اور دانہ دونوں [illegible] حصہ ساوی ملے شاید کو زیادہ [illegible] ایک [illegible] جیسا کہ بادشاہ کے روبرو [illegible] اعلیٰ اور ادنیٰ سب برابر ہیں [illegible] دونوں ساوی ہیں - لیکن اسباب میں اور [illegible] مجکو [illegible] آپکی رائے میں مناسب ہو کیجے ۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

[illegible] کیطرف مخاطب ہو تا تو مرشد صاحب کے روبرو [illegible] حاجی [illegible] کہ اتفاقاً [illegible] سبحان اللہ وبحمدہ - مجکو کمال تعجب ہے -

حاجی صاحب نے جواب دیا کہ یہ حقیقت ہے جس شخص کی زبان سے کلام آپ سنتے ہیں اس کی
زبان سے کبھی آج تک ایک لفظ دروغ نہیں نکلا بلکہ تھوڑی دیر تک تینوں آدمی چپ چاپ
بیٹھے رہے آخر کار مرشد صاحب نے کہا کہ [illegible] تو نے کچھ سنا ہے کہ [illegible] جاتے ہو [illegible]
کے برخلاف کچھ [illegible]۔

حاجی: حضرت [illegible] اصل [illegible] مگر مجھکو خود [illegible]
امر کا مطلق نہیں۔

مرشد: [illegible] سبحان اللہ [illegible] انسانیت ہو کہ شخص بے جانے بوجھے کسی کو الزام
نہیں لگاتا [illegible] حقیقت ایسا ہی چاہیے تاوقتیکہ کسی امر کو بخوبی نہ جانے صرف وہم [illegible]
پر عمل [illegible] صاحب سے بیان کیا جائیگا تم خاطر جمع رکھو امید ہے [illegible]
وہ جو [illegible] ہوگا اس وقت جاؤ سفیر جنکے ساتھ تم آئے ہو کل [illegible] بنگلور [illegible]
[illegible] تم بھی [illegible] جاؤ۔ پس جاؤ [illegible]
تم کیا کہتے ہو۔

حاجی: [illegible] فرمایا۔
حاجی [illegible] رخصت [illegible]
[illegible] سرائے میں پہونچا دیا [illegible] اپنے دل میں کہتا تھا
کہ ان فقرا اہل اسلام کی باتوں پر [illegible] ہوتا ہے یہ لوگ اکثر [illegible] کبھی
اولیا ہوا کرتے ہیں کون جانتا ہے [illegible] ہمارے [illegible]
کرنے کے واسطے یہ جال پھیلایا ہو [illegible] خیال کرتا تھا کہ

بہ ہیچ کہ تا کہ [illegible]

[illegible]

ظاہری اسباب کو دیکھکر مطلب کی روبراری کا ڈھنگ معلوم ہوجائیگا۔ بہرحال مرشد
مرشد کی حکم کی تعمیل ضرور ہے۔

جب سرائے میں پہونچا دیکھا کہ سفیر صاحب اسباب سنبھال رہے ہیں چلنے کی تیاریاں ہو گئی ہیں
بعد الاستفسار معلوم ہوا کہ نواب صاحب نے بذریعہ دیوان عدالت حکم بھیجا ہے کہ تم لوگ کل
صبح کو بنگلور روانہ ہو سفیر اس امر سے نہایت ناخوش تھا بنگلور جانے پر مطلق راضی نہ تھا

[illegible] سے جواب پایا کہ ابھی آپ تشریف
[illegible] علاوہ بہرین [illegible]
[illegible] میں ملوک [illegible]
[illegible] اور حفاظت [illegible] سے ہمراہی ہیں [illegible]
[illegible] دو سو سوار [illegible] وقت
[illegible] سفیر صاحب [illegible] کنا العین [illegible]
[illegible] سفیر صاحب کو سلام کرکے عرض کیا کہ
نواب صاحب [illegible] حفاظت کرین کسی نوع کی اگر تکلیف ہو تو
اسکے جواب کا ارشاد ہوگا ہم اسکو بسر و چشم بجالائینگے سفیر صاحب [illegible]
دو [illegible] کہ حفاظت کیسی یہ لوگ ہماری حراست کیواسطے آئے ہین [illegible]
[illegible] سفیر صاحب [illegible] آباد [illegible]
چالیس روز کا سفر ڈھائی روز [illegible] کیا [illegible] ۔

شہر پناہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک قطار خیمون کی [illegible]
دیکھی ہندوستانی شان و شوکت [illegible]
رکھی اور سرداروں کے خیمے ریشمی [illegible] کے بنے ہوئے سامنے پر تکلف [illegible]
کلابتون کی [illegible] موتیون کی [illegible] طلائی نقرئی کلس چوبون کے اوپر [illegible]
پرچم پر کلمہ محمدی طلائی حرفون سے لکھا ہوا غرضکہ جو سامان تھا وہ [illegible]
خالی نہ تھا لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کسکی بارگاہ ہے کسکا خیمہ و خرگاہ ہے معلوم ہوا کہ
بیگم [illegible] کا سفری سامان ہے جو کہ صرف چند متعدد آدمی لیکر یہان بامید ملازمت
ٹیپو سلطان تشریف لائی ہین اور شہر سے باہر مقیم ہو رہی ہین ۔

ناظرین کو بخوبی واضح ہے کہ بیگم صاحبہ جان کس غرض سے تشریف لائی تہین مگر عوام
الناس بھی جانتے تھے کہ انکی اور کچھ غرض نہیں ہے صرف نواب عالیجاہ کے شرف حضور حاصل
کرنے کے مشتاق ہیں ۔

نواب صاحب کے [illegible] نے یہ سب امور دریافت کرکے بیگم صاحبہ کے خیمہ [illegible] کوس
فاصلہ پر اپنا خیمہ لگایا اور ایک چوبدار کو شہر کی طرف روانہ کیا [illegible]

سفیر کے ہمراہ حسب الحکم جناب مستطاب نواب حیدر علی صاحب بہادر دام اقبالہ یہان آیا ہون
اور شہر کے باہر سفیر صاحب کے ساتھ مقیم ہون جو وقت شاہزادہ بلند ارادہ ٹیپو سلطان
صاحب شہر مین رونق افروز ہوے مجھے اطلاع ہو۔ تھوڑی دیر مین دو چار ٹوٹے پھوٹے
خیمے جو سفیر صاحب کے ہمراہ تھے نصب ہو گئے ہر شخص نے اپنا اپنا بستر جمایا مگر ہرٹلی سب سے علیحدہ
بادل زار خاطر افگار باغ مین ایک آم کے درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا دشمنونکی جان کو رو رہا
تھا بیگم صاحب کے خیمے پیش نظر تھے انکی طرف حسرت سے تک رہا تھا کہ اسی خیمہ مین دو
ماہ دو ہفتہ قید رہے اپنے یار دغا شعار کی بدولت اس نوبت کو پہونچی ہو ذرہ سی طبیعت
کا رنج و دبا ہوا بار بار دل مسوس مسوس کر رہ جاتا اور کہتا ع

قسمت کی نارسائی سے ٹوٹی کہان کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

بیگم صاحب کا تزک اور احتشام دیکھکر کہتا مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک، کجا وہ کجا مین شاہزادہ صاحب کے دربار مین میرا گذر
بھی ہو گا تو کیا خاک کرونگا ہاتھی اور پشہ کا مقابلہ کیا بھلا ٹیپو سلطان اس نازنین پری
پیکر کو پا کر کیون چھوڑ دیگا۔ اگر مین بھی والی ملک ہوتا تو جان لڑاتا جنگ کا سامان فراہم
کرتا انکو ظالم کے پنجہ سے چھوڑاتا مگر سب طرف سے مجبوری ہی نہ جاے رفتن نہ پاے ماندن
بڑے نام ایک آسرا مرشد صاحب کے گفتگو کا تھا لب اسی ٹوٹی پھوٹی امید پر یہ سارا
سامان کیا تھا اسبات کا ارادہ تو اول ہی دل مین مصمم کر لیا تھا کہ ع

تا سر نہ ہم باز کشم از سر کوشش
نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد

جان جاتی رہے مگر کوشش کا کوئی دقیقہ حتی المقدور اٹھا نرکھون گا جو انسانکی طاقت
مین ہے سب کچھ کرونگا آیندہ تقدیر۔ طبابت کے تجربہ سے معلوم ہو گیا تھا کہ اکثر قریب المرگ
بیمار جنکی نبض ساقط ہو چکی سب آثار موت کے نمودار ہو گئے مگر بفضل شافی مطلق ایک نسخہ مین
حیات رفتہ تن مین آگئی از سر نو گویا زندگی حاصل ہوئی ایسے ہی خیالات سے تو انکو سمجھاتا تھا
کہ انکو کسی حال مین درگاہ ایزدی سے مایوس ہونا نہ چاہیے۔
دو صفر ... [illegible] لیٹے دل مین اور بیٹھین کر رہا تھا کہ تھا ادھر شہر پناہ کے ایک جانب سے زنان

و نادون اور توپون کی آواز آنا شروع ہوئی یہ خواب غفلت سے چونک پڑا کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہی اس طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو ایک غبار تیرہ و تار نظر آیا تھوڑی دیر مین ہزارہا سوار اوسی گرد سے نمودار ہوئے نیزے ہلاتے گھوڑے چمکاتے شمال کی جانب سے آرہی ہین گھوڑون کے پیچھے ہزارہا ہاتھی کسی پر ہودہ کسی پر عماری کوئی خالی کسی پر سواری گو گرد غبار اور توپون کے دھوان دھار مین کل سامان بخوبی نظر نہ آتا تھا مگر بارٹلی کو یقین ہو گیا کہ ٹیپو سلطان کی فوج ہی آج یہ بنگلور کو واپس آگئے شہر مین بھی جا بجا راستے پر لوگون نے بندوقین داغنا شروع کین یہ لوگ پھاٹکون مین ہو کر شہر مین داخل ہوئے تھوڑی دیر مین سب گرد و غبار بھی رفع ہو گیا مطلع صاف ہو گیا۔

ہندوستان بادشاہ اور والیان ملک کی ملاقات ایک معرکہ عظیم تصور کیا جاتا ہی جس شخص کو بادشاہ کی حضوری حاصل ہوئی گویا معراج ہو گیا جب بادشاہ کسی شہر مین سیر کے واسطے جاتا ہی کل رؤسا با عظام ساز و سامان کے ساتھ سلام کو حاضر ہوتے ہین۔ ٹیپو سلطان کو تو اس مرتبہ شہر مین پہنچکر دولت غیر مترقبہ یعنی اس فخر لعبتان فرنگ کے ملنے کی امید تھی بیگم صاحب کے ساتھ نہایت عنایت کے ساتھ پیش آئے جو شرف و اعزاز انکی بیگم صاحب کے فرشتون کو امید نہ تھی وہ سب عطا ہوئے بیگم صاحب نے اپنا چوبدار نواب صاحب کے حضور مین معہ چند تحائف روانہ کیا ٹیپو سلطان نے اسکو اپنے روبرو بلا کر خود بات چیت کی اسنے نذر و تحائف پیشکش کئے سلطان نے خلعت فاخرہ مرحمت فرمایا۔ ایلچی نے نہایت فصاحت و بلاغت سے بیگم صاحب کی خیر خواہی اور جان نثاری بیان کرنا شروع کی کہ بیگم صاحب کو کل عروج شرف حضور کے قدمون کے طفیل سے حاصل ہوا ہی وہ تہ دل سے اس عنایت کی شکر گزار ہین۔ ملاقات کی کل دوپہر کو ٹھہری کیونکہ اہل ہند صبح کو بغیر کھانا کھائے گھر سے بہت نکلتے ہین ادہر ایلچی رخصت ہوا ادہر ٹیپو سلطان نے حکم دیا کہ کل قبل از دوپہر سواری تیار رہی باغین باغ آراستہ کیا جاے بعد وقت دوپہر کو بیگم صاحب کی ملاقات کیواسطے اس باغ مین تشریف لیجائینگے۔

وقت معینہ سے کئی گھنٹہ پیشتر فرما ۔۔۔ رساکین نے درشہر پناہ ۔۔۔ بیٹھنا شروع کیا ملازمین سرکار و مصاحبین سلطانی بھی اپنی اپنی سواری سجا کر بیٹھ گئے ۔۔۔ سامان بکمال درست کر لئے گئے۔ ٹھیک دوپہر سے پہلے سلامی کی توپین دغنا شروع ہوئین معلوم ہوا کہ [illegible]

شکوہ ہاتھی پر سوار ہوئے نقارہ و نفیر چوب پڑنا شروع ہوتی ہزاروں قرنا کی آواز ایکبارگی
سُنائی دی صور اسرافیل کی یاد آنے لگی ماہی مراتب سایبان جلوس سواری آگے بڑھا نقیب عصاء
طلائی و نقرئی ہاتھوں میں لیے ہوئے ٹیپو سلطان کی تعریف و توصیف کل باندھے [illegible] پکار پکار کر چلاتے تھے
آگے بڑھتے کہ شہزادہ عالی جاہ عالی پایگاہ نوشیروان زمان رستم دوران حاتم عصر قیصر ہندوستان
خلد اللہ ملکہ و دولتہ حشمت و جلالہ کی سواری باغ جاتی ہے [illegible] ہاتھی کے پیچھے پیچھے پیادہ سپاہ جوان
بانکی پگڑیاں باندھے اونچی [illegible] سوار ترکی و عربی گھوڑوں پر [illegible]
خود سر [illegible] آگے بڑھے [illegible] ہاتھی کی طرف [illegible] جب
سب سامان [illegible] ٹیپو سلطان کی سواری کا نکلنا ہاتھی طیار ہو آگے
آگے دوسرے ہاتھی پر ایک مصاحب و پہلوانوں کی تھیلیاں ترتیب سے تھا جو خود کھاتا
اور لٹاتا جاتا تھا [illegible] ہوا غربا اور مسکین نے چاروں طرف سے آکر گھیر لیا انکو تاب کہاں تھی وہ وقت
دھکم دھکا شروع ہوئی ہاتھی نے بھی اوسوقت سونڈ سر پر چڑھائی وہ ہولناک صورت بنائی کہ محتاج
بیچارے خوف کے مارے قریب تھا کہ ایسی حیرت پر خاک ڈالی ٹیپو سلطان کے ہاتھی پر شمع کاشانی
مخمل کی جھول کنارہ و زرکار چوبی کی بیل چاندی کا [illegible] خواصی میں ایک خدمتگار باعتبار
وقت بیوقت کا پان وغیرہ لیکر بیٹھا ٹیپو سلطان کے ہاتھی کے پیچھے اور مصاحبین اور اہلکاران
سرکاری ہاتھی گھوڑوں پر سب اعلیٰ و ادنیٰ مراتب آراستہ جلوس میں روانہ ہوئے غرضکہ نہایت تزک اور احتشام سے
سواری باغ تک پہونچی - باغ کے درمیان میں ایک سنگ مرمر کا چبوترہ زمین سے پانچ فٹ اونچا
اسپر فرش پرتکلف بچھا ہوا کناروں پر قالین شیرازی بیچ میں شمع کاشانی مخمل کی قریب
پہونچکر اپنے ہاتھی سے اترے اور مسند پر بیٹھے اسی مسند کے قریب مستورات پر ایک چھپّا
مسند بیگم صاحبہ کے واسطے لگائی گئی تھی چبوترہ کے سامنے ایک حوض گلاب سے بھرا ہوا تھا
جسکے درمیان ایک فوارہ تھا بیس فٹ پانی اوچھلتا تھا جیوں ہی شاہزادہ عالی وقار نے مسند
پر قدم رکھا بیگم صاحبہ جو سر تا پا اندنسے آراستہ سر سے پاؤں تک زیور [illegible] ہو گئی
میں ڈوبی ہوئی پہونچیں ہاتھی باغ کے دروازہ پر ٹھہرا [illegible] انکی نظر [illegible] ہوا [illegible]
ہو کر حوض کے قریب آکر ٹھہریں [illegible] نے بیگم صاحبہ کو [illegible] ہوا [illegible] ہوا اور کے
قریب قریب چلے آتے تھے لباس [illegible] چھیلا نے سر پر ریشمی عمامہ [illegible]

لٹکتے ہو اگرچہ ٹیپو کا انگلیون [illegible] مونچھو نہ تھا و غرضکہ ہندوستانی بانکے [illegible]
تھا مگر اسوقت ہرگز معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص انگریز ہے ایک ہاتھ مین تلوار مع حمائل کے
طلائی قبضہ زردوزی کا پرتلا گلے مین حمائل کئے ہوئے تھا غرض سفید و سیاہ بالون
اسوقت بس ٹیپو کے بچانیکا ذرا بھی خیال دلمین نہ تھا کہ کہین بھی [illegible] توہم
نواب صاحب کی بدولت بیگم صاحب کی عنایت سے منظور ہوا ورنہ [illegible]
نہین ہم ہزار ڈھونڈھ لیتے ۔
[illegible] بیگم صاحب کو ہوا اور آئی تو وقت اتنا تھا اور بیگم صاحبہ [illegible]
زنانے [illegible] بیگم [illegible] ہوئی سنکے قریب پہونچین [illegible] اسوقت [illegible]
تھے مگر سب مرد عورت ایک بھی نہین ایک کوئی بھی تھے [illegible] حبشی جوان [illegible]
لیے ہوئے پہرا دیرہے تھے باغ کے ایک گوشہ مین لاکر ٹھہرا گئی ۔
ٹیپو سلطان نے جسوقت بیگم صاحب کو اس آن بان شوکت و شان سے آتے ہوئے دیکھا تو
اونکے لب فرش تک پیشوائی کی ہاتھ ملایا مصافحہ کیا مزاج پوچھا اور اپنے قریب مسند پر بٹھایا
نواب صاحب کے مصاحبین نے بیگم صاحب کی عزت نہایت شائستہ نہایت تواضع و تکریم سے درجہ
بدرجہ بیٹھا یا [illegible] نہایت موزون جگہ بیٹھے کوئی [illegible] ٹیپو [illegible]
رہی انھین لوگون مین نواب حیدر علی صاحب کا رسالدار مدراس کا سفیر اور [illegible] بھی
تھا [illegible] بیگم صاحب کو دیکھ [illegible] کے سینہ مین آتش غضب ملتہب ہوئی [illegible]
ان دونون کے حرکات ناشائستہ بیان کرے اور ٹیپو سلطان سے [illegible] کیونکہ ایسے
عالم مین ٹیپو سلطان خواہ مخواہ بے الفاظی نہین کرسکتا ۔
ٹیپو سلطان تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ بیگم صاحب سے رمز و کنایہ کی گفتگو کرتے رہے مگر دفعتاً
ایک مصاحب نے اشارہ کیا اور اپنے باواز بلند کہا کہ حضور نواب صاحب [illegible] اقبال کے
بجلدوئے خدمات احسن وحسب سفارش جناب بیگم موتی محل صاحبہ انکے بخشی کو اپنی ملازمت مین داخل
کیا اور [illegible] کی صوبہ داری عطا فرمائی جیون ہی یہ مصاحب یہ بیان کر چکا وہ ہین
ایک آواز بلند ایک کنارہ سے پیدا ہوئی یعنی کہ خدا کی مار اس شخص پر جو [illegible] کیا اپنا
مال [illegible] اور خدا غارت کرے اس شخص کو جو اہل اسلام کی جان دشمن کے حوالہ کرے
اس آواز کو سنکر سب اہل محفل متعجب ہوے مگر [illegible] خوش ہوا سمجھا کہ یہ آواز [illegible]

یعنے حاجی بارک کے پیر و مرشد کی ہے مگر ٹیپو سلطان نے اس بات پر مطلق التفات نکیا کیونکہ
مذہب اسلام میں فقر کو شاہی سے زیادہ ہے اور انکا رتبہ بادشاہوں سے بھی سوا ہے۔
اہل دربار پھر اپنے نواب کی جانب متوجہ ہوئے تعریف و توصیف کے قصیدے پڑھنے لگے کہ سبحان اللہ
کیا خوش انتظامی اور بیداری حضور نے فرمائی ہے تو یہ ہے کہ حاتم اور نوشیروان بڑے
نام سخاوت اور عدالت میں مشہور ہیں در حقیقت آپ سے بڑھکر دریا دل و دور اندیش
کوئی نہ تھا نہایت ہی معقول انتظام حضور نے فرمایا جب وہ لوگ سب کہہ چکے اور چھوڑا اپنی
جگہ سے اوٹھکر مسند کے روبرو دست بستہ حاضر ہوا اور جبین فرسا ہو زار و نزار ہو کر عرض کیا کہ
اے شہنشاہ فلک اقتدار فرمانروائے ہفت کشور یہ ہیچ میرز ذرہ بے مقدار اسقدر عظمت اور
رتبت کے لائق ہرگز نہ تھا مگر حضور کے بدولت آج میرا رتبہ نیر اعظم سے بھی سوا ہے جو فخر کروں
بجا ہے ازان بعد کچھ اور کہنے کو تھا مگر زبان نے یاری نہ دی بدن میں رعشہ آگیا بول نہ سکا بیگم
ایک عالم اعلم وہ بھلا کب چپکنے والی تھی گو سراسر خلاف ادب تھا مگر اوٹھ کھڑی ہوئی اور پورا
اس جملہ ناتمام کو یوں تمام کیا کہ ان افتخار اور اعزاز کے مقابلہ میں نہ یہ کنیز ناچیز نہ میرا
بھتیجا کوئی تحفے بندگان حضور کے روبرو پیش کر سکتا ہے بجز اسکے کہ حضور کے جان و مال
ترقی دولت و اقبال کی دعا گوئی میں مصروف رہیں ایک تحفہ فرنگستان مملکت انگلستان
یہ نوبنی آپکے نذر نہ کیوں اسلئے ولایت سے لائی ہوں وہ پیشکش کرتی ہے۔ ع
گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ جہان پناہ نے باندیوں کو حکم صادر فرمایا کہ اس پالکی کو محل کے
اندر پہنچا دیں جیسے ہی نواب اس پالکی کے قریب سواری اندر لیجانے کے واسطے گئے اندر
سے عورت نے وا ویلا رونا پیٹنا شروع کیا اور پھر اس فقیر کی صدا اصل سے زیادہ بلند ہوئی
ہوئی اسنے کہا۔ خدا کی مار اس شخص پر جو بمقتضائے غلبہ شہوت اور باغوائے شیطان النصف
ناحق خون کرے یہ عذاب الیم لیتے سر پر وہ مرے ایسا شخص کسی اجنبی کے ہاتھ سے مقتول ہوگا
ٹیپو سلطان نے کہا یہ کون گستاخی کرتا ہے اسکو پکڑ کے۔ دو پہرے کھینچ لاؤ اسقدر چابک لگاؤ کہ پھر یہ
شہر باقی ہے کہ اور دن کو عبرت ہو پھر دربار شاہی میں کوئی ایسی گستاخی نکرے
مگر یہ الیست ... فقیر کی بات ... جب قریب گئے تو پالکی نظر آیا کہ ساری گتھی
... سمجھے پیشتر جو وہ شہزادہ ... ان لوگوں کے حق میں ملک الموت
... نکلا ... ہے ... چہرہ پر لگا کھا

ہٹا کر بیٹھ گئی تھی اور ٹیپو سلطان نے دیکھا کہ یہ تو فقیر نہیں بلکہ اسکے والد ماجد نواب حیدر علی
اسکی طرف چشم غضب سے گھور رہے تھے ٹیپو سلطان کے ہوش اڑ گئے کہ یہ کیا غضب ہوا فوراً مسند سے
اوتر کر باپ کے پاؤن پر سر رکھدیا نواب نے دور کر لباس شاہی حاضر کیا فقیرانہ جبہ کرتا
اوتارا تاج شاہی زیب سر کیا تخت پر رونق افروز ہوئے نقیب نے آواز دی کہ اس وقت
سلطان العصر حامی دین اسلام فرمانروائے انام عدل پرور سعادت گستر فرخندہ بخت
سیر نواب حیدر علی صاحب بہادر دام اقبالہ وحشمتہ کا دربار عام ہوا ہے کسی کو حجت ہی نہ
کلام ہی آخر کار نواب صاحب نے سب اہل دربار کو خاموش ہونے کیواسطے اشارہ کیا اول
تو ایک نگاہ غضب سے کل حاضرین جلسہ کیطرف دیکھا پھر اپنے فرزند ارجمند یعنی ٹیپو سلطان
کے جانب جو دست بستہ سر جھکائے ساری طرح دل سے جلائے کھڑا تھا مخاطب ہو کر کہا
کہ تو ابھی ایک عورت کی خاطر اپنی سلطنت انگریز کے حوالہ کرنا چاہتا تھا کیا تجکو معلوم نہین
کہ عورت کی وجہ سے سلیمان بن داؤد نے انگوٹھی کھوئی ساری عزت و آبرو خاک مین ملائی پھر تیرا
کیا حقیقت ہے اب حاضرین دربار کیطرف دیکھ کر کہا کہتا ہون کہ اس فرنگی عورت کو میرے
حوالہ کر ٹیپو سلطان کو حکم ناگوار ہوا مگر لاچار تھا بجز اطاعت چارہ نہ تھا خلاف ایما کر نہ سکا لہذا
تھا جواب دیا کہ جو مرضی مبارک جہانپناہ بیگم جب دنگ تھی کہ آج خاطر کر رہی ہے دیکھئے کیا انجام ہوتا ہی پردہ
غیب نے کیا ظہور میں آتا ہے گو تخت قریب تھا مگر کسی کے لئے ہنوز ابھی میل نہ تھا بیگم صاحب
کی جو حالت ہوئی اسکا حال معلوم نہین چہرہ پر نقاب حائل تھا دریافت تغیر صورت حال
تھا مگر ٹیپو کا حال غیر ہو گیا رنگ فق چہرہ پر ہوائیان اوڑنے لگین بلکہ خجالت کے پیشانی
پر پسینا آگیا۔

نواب صاحب نے نوکرون سے کہا کہ ابھی اس فرنگی عورت کو فوراً سردار پلٹن قاسم کے ڈیرہ پر
جو ہمارے صاحب کے ہمراہ آیا ہے پہنچا دو اور حکم دو کہ اسکی نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ معہ حکیم
ہارٹلی اور سفیر مدراس کے بآرام تمام و حفاظت کوہستان کی اوس طرف تک پہونچا آوے اگر
اس حکم کی تعمیل مین سر مو فرق ہوگا تو ایک ایک شخص جان سے مارا جائیگا۔
حکم کی دیر تھی کہار محافہ لیکر اس سردار کے خیمہ کی طرف روانہ ہوئے ٹیپو سلطان سے کہا کہ تین
سال تیری حکومت مین خلل ڈالنے کو نہین آیا تجکو منظور ہے کہ تیری تو قبرستان مین سجود
فرق آنے پر تو آفتاب سے ماہتاب کی روشنی ہے تمام عالم جانتا ہے مگر آفتاب کبھی اپنی روشنی امن سے

چھین لیں [illegible] علی تھا جو انتخاب [illegible] نے تجکو عطا کیا ہے اور [illegible]
اقبال [illegible] تو نے جوان فرنگی زادہ سے اقرار کیا ہے اسکو [illegible]
اسی وقت [illegible] خلعت شاہانہ کشتی میں لگا کر حاضر کی گئی [illegible] سلطان [illegible]
خلعت شاہانی [illegible] سرفراز کیا مگر وہیں سے [illegible]
سب امان کیا گیا تھا [illegible] تمکو صوبہ داری ملی تھی [illegible]
[illegible] کسی حیلے سے تمکو [illegible]
بیٹے دونوں کو [illegible]

[illegible] اہل دربار نے اس نئے صوبہ دار کو مبارکباد اور [illegible] سلطان کو [illegible]
خدا [illegible] ہمارے نواب عالی ہمم کیوان علم کو ہمیشہ یونہی فرخندہ حال باجاہ وجلال [illegible]
[illegible] دوست خوش دشمن پامال رہیں بعد ازاں دو شخص ایک عمدہ [illegible]
[illegible] رنگ زین مرصع سے آراستہ طلائی زنجیریں [illegible]
[illegible] نواب صاحب نے اپنے قلعہ دار صاحب کو تحفہ [illegible] اسوقت
[illegible] سیر کرتے ہوئے آرام گاہ تک [illegible]
[illegible]

صورت میں پہاڑ کی نشانی
سیرت میں بلائے ناگہانی

[illegible] آگیا گیا نقرئی ہودہ پیٹھ پر رکھا گیا۔ [illegible] نواب صاحب [illegible]
[illegible] اس [illegible] جاکر کھڑا ہوا کہ فیلبان اسکو [illegible] میں سوار ہوں [illegible] نواب
[illegible] فرنگی [illegible]
[illegible] نواب حیدر علی کے انصاف کا ثمرہ [illegible]
[illegible] کی طرف اشارہ کیا ہاتھی [illegible]
[illegible] فیلبان نے [illegible] ہاتھی نے نہایت
[illegible] اور زمین سے [illegible] ایک
[illegible] لپیٹ [illegible] کر لے اور [illegible]
[illegible] نکلی ہوگی تو وہ بھی ہاتھی [illegible]

زمین اوپر پڑنے سے رنگین ہو گئی بیگم صاحب نے نقاب اندر ہی تو تھم لگایا - حضار مجلس سکتے
ہے خاموش بیٹھے ہوئے گھبرا کے دیکھتے تھے کوئی دم خدا کی قدرت تھی کہ ٹیپو سلطان کے افسر وجہ
[illegible] بیٹھے [illegible] تھے تھوڑی دیر کے بعد [illegible] گئے جب تو پیش کیا کہ
[illegible] کہ افسوس ہوا - آپکے سر سے [illegible] خوب [illegible] کا کھٹکا
آپ کو مناسب تھا -

نواب صاحب نے جواب دیا کہ ایسے نادر [illegible] کے نہیں [illegible] شخص [illegible]
بڑے روبرو پڑی ہو انگریزون سے سازش رکھتا تھا عنقریب قلعہ [illegible] انگریزون کو
انگریزون کے حوالہ کر دیتا تم لوگ ہاتھ ملکر رہجاتے یہ بیگم صاحب بھی [illegible] آپکے روبرو [illegible]
ہیں اور اس سازش مین شریک تھین مگر اسوقت انکی جان بخشی کرتا ہوں اسوجہ سے کہ انہون نے
مجکو خبر دی گو کہ مین نہین کہہ سکتا کہ یہ خبر انہون نے مجکو صرف بہ نظر خیر خواہی دی ہو شاید
انکا کچھ اور مطلب ہو مگر ہمکو اس سے کیا غرض ہمکو صرف [illegible] دریافت کرنا تھا [illegible]
تفتیش و تفحص محض بیکار ہے بعد ازان نواب صاحب نے حکم دیا کہ سفیر مدراس اور حکیم ارحتی کو
حاضر کرو جب یہ لوگ روبرو گئے - نواب صاحب نے [illegible] سے نہایت شیرین زبانی اور اخلاق [illegible]
آپ اس عورت کو بخوشی تمام یہان سے لیجائیے کوئی مزاحم نہوگا اسکی ننگ غیرت اور آپ کی
محنت و مشقت کی عوض مین لاکھون روپیہ کی دولت بیگم کے خزانہ سے آپکو دیجاویگی [illegible]
کا دل اوسوقت دھڑک رہا تھا نواب صاحب نے اپنی زبان مبارک سے تسلی کی کہ تم مطلق غم
نکرو اپنے اہل قوم سے جاکر کہنا کہ حیدر علی انصاف دوست ہے صرف عدل و داد سے
کام رکھتا ہے ظلم کا دشمن ہے -

بعد ازان سفیر صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ حضرت آپ تو صلح کا پیغام لیکر یہان آئے
تھے مگر آپکے آقا نامدار یعنی گورنر مدراس در پردہ جنگ کی فکر ہماری بیخ کنی کی تدبیر رہے
مین لیکن خیر - ہمارے مذہب مین سفیر
پیام آوران ایمن اند از گناہ + تمسے انتقام لینا نامردی ہے قاصد کو مارنا ہماری شرع مین
گناہ ہے مگر اُس کافر بیمار اوس سے کہدینا کہ جیسا تو ویسا ہی تیرا آقا نالائق ہے ایسے لوگون جو
ملک مین [illegible] فتح کیا ہے نہ ایسی حکمت عملی اور دغا بازیون سے میرے ہاتھ سے نہ
پہونچیگا - خبردار رہے مین اس کے ہتکنڈے بخوبی جانتا ہوں اس مغرور کو خوب

پہچانتا ہون - اب تک تو مین نے صوبہ کرناٹک مین جادۂ انصاف سے قدم باہر نرکھا مگر اُن سے ایک ایک کا دشمن ہوجاؤن گا کل ملک غارت کردونگا - آجتک مجکو ہر شخص منصف مزاج صاحب عدل و داد جانتا تھا مگر اب مجکو قہر خدا بصورت انسان تصور کرینگے کیونکہ خداوند تعالے سے

چو خواہد کہ ویران کند عالمے
نہد ملک در پنجۂ ظالمے

اس صورت سے وہ اُنکو کہتا - بندونکو سزا دیتا ہے -
اس کے بعد ناظرین کو تواریخ پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ نواب صاحب نے رعایا اور انگریزون کے ساتھ کیسے کیسے ظلم کیئے ٹیپو سلطان نے آخرکار کیسی کیسی شکستین انگریزون سے لڑائین کہ چھکے چھوٹ گئے ہارٹلی نواب صاحب کے دربار سے رخصت ہوکر اپنی معشوقہ کو ساتھ لیئے جسکو ایسی بلا سے نکلنے عین حالت مایوسی مین پنجۂ مرگ سے چھوڑایا تھا کوہستان کے کنارے تک پہونچا جب مدراس مین داخل ہوا سب صاحب لوگون کی عورتین مس بنی سے ملاقات کو آئین اُسکے حال زار پر افسوس کیا جسنے سنا رو دیا نوابصاحب نے دس ہزار اشرفیان حسب اقرار بیگم صاحب کے بیت المال سے لیکر ہارٹلی کو بھیجین - ان بعد مجکو بیگم صاحب کا حال معلوم نہین کہ کیا ہوا صرف اتنا البتہ خبر جانتا تھا کہ نواب حیدر علی نے اسکا سب مال ضبط کرکے اپنے خزانۂ عامرہ مین داخل کیا کوئی کوئی یہ بھی کہتا تھا کہ کسی نے بیگم کو زہر دیدیا -
اب ناظرین اس روایت کو پڑھکر اپنے دل صفا منزل مین ذرا غور کرنے سے معلوم کرسکتے ہین کہ بعد ان مصائب اور جفاکشی کے جسمین ہارٹلی کسی بلا سے نڈر اپنی جان کے ضرر دشمنون کے خطرے سے مطلق خوف ذرہ نہوا بلکہ بامردی سے اس کو اس بلائے عظیم سے جہان سے تمام عمر مخلصی کی امید نتھی چھوڑا لایا تو اب مس بنی ایسے عاشق صادق جان نثار دوست موافق غمگسار چھوڑکر اور کسکے ساتھ شادی کرتی ہارٹلی سے بڑھکر اس کا چاہنے والا اور محسن کون تھا مگر ان صدمات اور صعوبات نے ان کو ایسا پژمردہ دل افسردہ خاطر کردیا تھا کہ سردست شادی کے خیالات مطلق اُن کے دل مین نہ آتے -

اسمین شک نہین کہ مرور ایام ہر زخم کو التیام کرتا ہے کسی طرح کا کیسا ہی صدمہ انسان
کے دل پر ہو رفتہ رفتہ گھٹ جاتا ہی اگر اسی حالت مین چند روز یہ ایام گذر جاتے
تو بیشک یہ عاشق و معشوق باہم ملجاتے مگر نیرنگی زمانہ کو کیا کیجئے ؎

یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین
کسی کا اسے وصل بھاتا نہین

آخر کار اس فلک کج رفتار تفرقہ شعار کو یہ بھی پسند نہ آیا کہ اتنی صحبت بھی قائم رہی عاشق
معشوق ایک دوسرے کو دیکھ سکے کلک قدر کی تحریر سے ہر فرد بشر مجبور ہے وہی ہوتا ہے
جو خالق کو منظور ہی دو برس کا بھی عرصہ نہ گذرا کہ ہارملی ایک وبائی عارضہ کے مریض
کو دیکھنے گیا مگر

شد غلامے کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد

کا نقشہ ہوا خود ہی اس عارضہ مین مبتلا ہو گیا کچھ حکمت نہ چلی کسی کی طبابت کی مطلق
دال نہ گلی عین عالم شباب مین طعمۂ اجل ہوا ؎

گزیدند فرزانگان دست فوت
کہ در طب ندیدند دارو ے موت

دو چار روز صاحب فرش رہا آخر کار وہ عاشق زار زانوے یار پر سر رکھکر جان بحق تسلیم
ہوا حالت نزع مین اپنی معشوق سے کہا ؎

ہماری موت کا صدمہ نکرنا چین سے رہنا
بہت نازک طبیعت ہو تمہین سمجھائے جاتے ہین

اس دنیا دو روزہ مین ہماری تمہاری ملاقات نصیب مین نہ تھی اب امید عقبی باقی
ہی خدا نے چاہا تو وہان ملین گے—
اس واقعہ جانکاہ سے جو صدمہ مس مینی کے دل پر ہوا بیان سے باہر ہے آخر کار
بعد چندے باخاطر فگار وطن کو لوٹ گئی پھر مرتے دم تک شادی کا نام نہ لیا ہارملی کی
یاد ایک دم بھی فراموش نہ ہوئی شب و روز اسکی تصویر پیش نظر رہنے لگی ۔ عاقبت
مین ملاقات کی امید مین لہو کے گھونٹ پی پی کر دنیا مین زندگی بسر کی مرتے وقت ہارملی

نی کل جائداد نقد وجنس لاتعداد وسب بیٹی کے نام ہبہ کر گیا تھا اُسنے اُس
بیگم نے بہت عمدہ عمدہ کام کئے رفاہ خاص وعام میں سب روپیہ صرف کیا
بہت مسجدیں بنوائے غریب و غربا کے واسطے ہسپتال طیار کئے ہزار
روپیہ غربا اور مساکین کو ہارٹلی کے نام پر تقسیم کرتی رہی جس سے اس کا نام
ہنوز تازہ ہے

تمام شد

